دو لفظ

ہمیں ناظرین تک اِس کتاب کے پہنچانے کی گوناگوں خوشی ہے۔ اس سے پہلے مہاتما جی کی ناسکتی یوگ ارتھات گیتا پیش کی گئی جو کہ بہت مقبول ہوئی۔ اب مہاتما جی نے یرودا مندر سے گیتا کے اٹھارہ ادھیاؤں کی الگ الگ تشریح کی ہے۔ جس سے گیتا کے پریمیوں کو گیتا کے سمجھنے میں کافی سہولت ہو جاوے گی۔

مہاتما جی نے چھوت چھات پر اظہار خیال کرتے ہوئے گیتا پر مزید لکھا ہے جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"گیتا کی تعلیم" گیتا ہر ہندو کے لئے ایک کھلی ہوئی کتاب ہے۔ جو اس کے مطالعہ کرنے کی پرواہ کرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور اگر دیگر تمام الہامی کتب جل کر راکھ ہو جائیں
تو اس گیتا نامی کتاب کے ۷۰۰ شلوک ایک شخص کو یہ
بتانے کے لیئے کافی ہیں۔ کہ ہندو ازم کیا ہے۔ اور
ایک شخص اس کے مطابق کیسے زندگی بسر کر سکتا ہے۔
میں چالیس سال سے اس کتاب کی تعلیم کے مطابق
لفظی طور پر زندگی بسر کرنیکی کوشش کرتا رہا ہوں
اس کتاب کے اصلی مضمون کے خلاف جو کچھ بھی ہے
اُسے میں غیر ہندو سمجھ کر ترک کر دیتا ہوں" ؎

"کتاب زندگی" گیتا ایک کتاب زندگی ہے۔
برعکس اس کے میری عقل اسے اپیل کرتی اور اس
سے زیادہ اثر کرنیوالی اپیل میرے دل سے نکلتی ہے
اور اس طور سے وہ بھی مجھے یہ ماننے کے لئے مجبور کرتی
ہے۔ کہ اس میں مقناطیسی اثر ہے۔ اور وہ یہ یقین کرنے
پر بھی مجبور کرتی ہے۔ کہ تمام ذی روح ایک واحد زندگی
ہیں۔ اور زندگی ایشور سے نکلتی ہے اور اسی کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پاس واپس جانی چاہیئے۔ سناتن دھرم کے مطابق جس کی تعلیم اس واجب التعظیم مصنف نے دی ہے۔ زندگی بیرونی رسوم و رواجوں میں نہیں ہے۔ بلکہ وہ انتہائی باطنی پاکیزگی پر مشتمل ہے۔ اور وہ کسی کے جسم روح اور دماغ کو ایک الٰہی جوہر میں جذب کر دیتی ہے ؎ مہاتما گاندھی یروداسندر ۳۲ ۶

پبلشرز

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تصانیف مہاتما گاندھی

گاندھی سندیش۔ دلچسپ پیرایہ میں اختصار سمجھو کہ دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ نہایت ہی نایاب کتاب قابل مطالعہ ہر خاص و عام ہے۔ قیمت صرف ۳ر

بیسویں صدی کا نرالا مجرم۔ مہاتما گاندھی کے مقدمہ کے مفصل حالات۔ سرکاری وکیل کی بحث اور مہاتما گاندھی کے بیان و فیصلہ عدالت و ہر سہ مضامین جن پر مقدمہ چلایا گیا ہے حکیم سقراط حضرت مسیح اور مہاتما گاندھی کے مقدمات روز قیامت تک ہر ملک اور ہر زبان کے کتب قانون کی زینت رہینگے۔ قیمت ۱۰ر

تلاش حق۔ مہاتما گاندھی کی خود نوشت سوانح حیات دو حصص قیمت دو روپیہ۔ سچائی کے متلاشیوں کے لئے نیا نسخہ اور دلچسپ ادب کاغذ ایک روپیہ صرف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تمہید

(۱)

جیسے سوامی انند وغیرہ دوستوں کے پریم کے بس ہیں ہو کر میں نے صرف اظہار صداقت کے لئے اہنسا کتھا لکھنی شروع کی تھی۔ وہی بات گیتا جی کے ترجمہ کے متعلق ہوئی ہے۔ آپ گیتا کے جو معنی کرتے ہیں وہ معنی تبھی سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ جب آپ ایک بار ساری گیتا کا ترجمہ کر جائیں۔ اور اس پر جو تفسیر لکھنا چاہیں لکھ ڈالیں اور ہم وہ سب ایک بار پڑھ جائیں۔ اِدھر اُدھر کے شلوکوں سے اہنسا وغیرہ ثابت کرنا یہ مجھے تو مناسب نہیں معلوم ہوتا" یہ سوامی انند نے عدم تعاون کے زمانے میں مجھ سے کہا تھا۔ مجھے انکی دلائل میں وزن معلوم ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں نے جواب دیا کہ "فرصت ملنے پر یہ کروں گا"۔

پھر میں جیل چلا گیا۔ وہاں تو گیتا کا مطالعہ خاص طور پر بڑے غور و فکر کے ساتھ کرنے کا موقعہ مل گیا۔ لوکمانیہ کا گیان کا بھنڈار پڑھا۔ انہوں نے ہی پہلے مجھے مراٹھی ہندی اور گجراتی ترجمے بڑے پریم سے بھیجے تھے۔ اور مراٹھی نہ پڑھ سکوں۔ تو گجراتی تو ضرور پڑھوں۔ یہ تاکید کی تھی۔ جیل کے باہر تو اسے نہیں پڑھ سکا۔ لیکن جیل میں گجراتی ترجمہ پڑھا اسے پڑھنے پر گیتا کے متعلق زیادہ پڑھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور گیتا سے تعلق رکھنے والی کئی کتابوں کی ورق گردانی کر ڈالی؛

گیتا سے میرا پہلا تعارف ایڈون آرنلڈ کے منظوم ترجمہ کے ذریعے ۱۸۸۹ء ۱۸۸۸ء میں حاصل ہؤا۔ اس سے گیتا کا گجراتی ترجمہ پڑھنے کی زبردست خواہش پیدا ہوئی۔ اور جتنے ترجمے ہاتھ لگے پڑھ ڈالے۔ مگر اس طرح کا مطالعہ مجھے اپنا ترجمہ عوام کے سامنے رکھنے کا حق بالکل نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا دوسرے میری سنسکرت کی واقفیت بہت تھوڑی ہے
گجراتی کی واقفیت علمیت کے حساب سے کچھ نہیں ہے
پھر میں نے ترجمہ کرنے کی جرأت کیوں کی؟

گیتا کو میں نے جیسا سمجھا ہے۔ اسی طرح پر عمل
کرنے کی میری اور میرے کئی ساتھیوں کی ہمیشہ کوشش
رہی ہے۔ گیتا ہمارے لئے روحانی تشخیص امراض کی کتاب ہے
اس کے مطابق عمل کرنے میں ہمیشہ ناکامیابیوں کا سامنا
کرنا پڑا ہے۔ لیکن یہ ناکامیابی ہماری کوشش کے باوجود ہوئی
ہے۔ اس ناکامیابی میں ہمیں کامیابی کی نکلتی ہوئی کرنوں
کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ یہ ننھا سا انسانی گروہ جن معانی
کو عمل میں لانے کی کوشش کرتا ہے وہ معانی اس ترجمہ میں ہیں۔
اس کے علاوہ عورتیں۔ ویشیہ اور شودر لوگ جنہیں
صرف تھوڑی سی حرف شناسی ہی ہے۔ جنہیں اصلی سنسکرت میں
گیتا سمجھنے کا موقعہ نہیں ہے۔ نہ خواہش ہے۔ لیکن جنہیں
گیتا کے سہارے کی ضرورت ہے۔ اُنہیں کے لئے ترجمہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ گجراتی زبان کا تھوڑا علم ہوتے ہوئے بھی مجھے اس
کے ذریعے گجراتی بھائیوں کو جو کچھ میرے پاس سرمایہ ہے۔
دیئے جانے کی ہمیشہ زبردست خواہش رہی ہے۔ میں یہ
ضرور چاہتا ہوں۔ کہ گندے لٹریچر کی لہر کے زور کے زمانے
میں ہندو دھرم میں بے نظیر شمار ہونے والی کتاب کا آسان
ترجمہ گجراتی لوگوں کو ملے۔ اور اس سے وہ اس لہر کا مقابلہ
کرنے کی طاقت حاصل کریں ۔

اس خواہش میں دوسرے گجراتی تراجم کی قدر وقیمت
کم کرنے کا خیال نہیں ہے۔ ان سب کی قیمت اپنی جگہ
چاہے کچھ ہو۔ لیکن انکی پشت پر مترجموں کے عمل کے
ترجمے کا دعوے ہو۔ یہ بات میرے علم میں نہیں ہے۔ اس ترجمہ
کی پشت پر اڑتیس برس کے عمل کی کوشش کا دعوے ہے۔ اس
سبب سے میں یہ ضروری چاہتا ہوں۔ کہ ہر ایک گجراتی بھائی اور
بہن جو دھرم کے عمل میں لانے کی خواہش رکھتے ہیں وہ اسے ضرور
پڑھیں غور فرمائیں اور اس میں سے طاقت حاصل کریں ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس ترجمہ کے ساتھ میرے ساتھیوں کی محنت موجود ہے میری سنسکرت کی واقفیت بہت ادھوری ہونے کی وجہ سے لفظی معنوں پر میرا پورا یقین نہیں جمنا تھا۔ اِس کا خیال رکھتے ہوئے اس ترجمہ کو ونو بابا۔ کاکا کالیلکر۔ مہادیو ڈیسائی اور کشوری لال شرو نے ملاخطہ کر لیا ہے۔

(۲)

اب میں گیتا کے معانی پر غور کرتا ہوں۔

۱۸۸۸-۸۹ء میں جب پہلی بار گیتا کے درشن ہوئے تبھی میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ تاریخی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ اس میں جسمانی لڑائی کے بیان کے بہلنے سے ہر ایک انسان کے دل کے اندر جو لگاتار کشمکش جاری رہتی ہے اسکا ذکر ہے۔ انسانی لڑاکوں کی بناوٹ کا خیال اندرونی لڑائی کا دلچسپ بنانے کے لئے فرضی ہے۔ یہ پہلا خیال خاص طور پر دھرم پر اور گیتا پر گہرا غور و خوض کرنے پر مضبوط ہو گیا۔ مہابھارت کا مطالعہ کرنے کے بعد مندرجہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بالا خیال اور بھی پختہ ہو گیا۔

مہابھارت کو میں زمانہ حال کے معنوں میں تواریخ نہیں مانتا۔ اس کے زبردست ثبوت آدی پرب میں ہی ہیں کھلاڑیوں کی غیر انسانی اور معمولی انسانی پیدائش کا بیان کر کے بیاس بھگوان نے بادشاہ اور رعیت کی تواریخ کو دھو بہایا ہے اسمیں جن کا ذکر ہے۔ وہ بنیادی طور پر تواریخی ہو سکتے ہیں۔ لیکن مہابھارت میں تو انکا استعمال صرف دھرم کا درشن کرانے کے لئے کیا گیا ہے ؛

مہابھارت کے مصنّف نے انسانی جنگ کی ضرورت کو ثابت نہیں کیا۔ اس کا بیفائدہ ہونا ثابت کیا ہے۔ فاتح سے رونے اور سر پیٹنے کا کام کرایا ہے۔ اور دُکھ کے سوا اور کچھ باقی نہیں رکھا ؛

اس بڑی ضخیم کتاب میں گیتا ممتاز طور پر موجود ہے اس کا دوسرا ادھیائے جسمانی جنگ کے کرتب سکھانے کی جگہ عقل سلیم والے کی تعریف سکھاتا ہے۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ کہ عقل سلیم کے مالک کا دنیاوی لڑائی کے ساتھ کوئی
تعلق نہیں ہوتا۔ یہ بات اس کی تعریف میں ہی موجود ہے
معمولی خاندانی جھگڑوں کے مناسب یا غیر مناسب ہونے
کا فیصلہ دینے کے لئے گیتا جیسی کتاب کا ظہور ممکن نہیں ہے

گیتا کے کرشن مکمل طور پر پاکیزہ مجسم گیان ہیں لیکن
فرضی ہیں۔ یہاں کرشن نام کے اوتاری شخص سے انکار
نہیں ہے۔ صرف مکمل کرشن فرضی ہے۔ مکمل کا اوتار کے
پیچھے سے وجود ہوا ہے۔

اوتار سے مطلب ہے جسم دار الاخاص شخص سبھی جیو ایشور
کے اوتار ہیں لیکن دنیاوی زبان میں سب کو ہم اوتار نہیں کہتے
جو شخص اپنے زمانہ میں سب سے اعلیٰ دھرم والا ہوتا ہے۔ اُسی کو
مستقبل میں ہونے والے لوگ اوتار مان کر پوجتے ہیں اس
میں مجھے کوئی برائی نظر نہیں آتی۔ اس سے نہ تو ایشور کی
بزرگی میں فرق پڑتا ہے۔ نہ صداقت کو نقصان پہنچتا ہے۔ سے
آدمی کو [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جس میں دھارمک زندگی اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ ہے۔ وہ خاص اوتار ہے۔ اس سلسلہ اوتار میں کرشن کی شکل میں سولہ کلا سمپورن اوتار آج ہندو دھرم کے دلوں پر حکومت کر رہا ہے۔

یہ نظارہ انسان کی آخری پیاری خواہش کا مظہر ہے انسان کو ایشور کی شکل میں آئے بغیر چین نہیں پڑتی تسلی نہیں ملتی ایشور روپ ہونے کی کوشش ہی سچی کوشش اور محض یہی پرشارتھ ہے۔ اور یہی آتم درشن ہے۔ یہ آتم درشن جیسے سب مذہبی کتابوں کا مضمون ہے ویسے ہی گیتا کا بھی ہے۔ لیکن گیتا کے مصنف نے اس مضمون کو ثابت کرنے کیلئے گیتا نہیں بنائی۔ گیتا کا مقصد آتما کے متلاشی کو آتم درشن کرنیکا ایک بے نظیر طریقہ بتلاتا ہے۔ جو چیز ہندو دھرم گرنتھوں میں جگہ جگہ دکھائی دیتی ہے۔ اسے گیتا نے کئی طرح سے کئی الفاظ میں بار بار دہرانے کا التزام رکھتے ہوئے بھی اچھی طرح بتلایا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہ بے نظیر طریقہ ہے کرم پھل کا تیاگ۔

اس مرکزی نقطہ کے چاروں طرف گیتا کی ساری سجاوٹ کی گئی ہے۔ بھگتی۔ گیان وغیرہ اس کے آس پاس تارامنڈل کی طرح نشان دکھلائے ہیں۔ جہاں جسم ہے وہاں کرم تو ہے ہی۔ اس سے کوئی آزاد نہیں ہے۔ پھر بھی جسم کو پربھو کا مندر بنا کر اس کے ذریعے نجات کا حاصل ہونا سبھی مذاہب نے مانا ہے۔ لیکن سبھی کرموں میں کچھ برائی تو ہے نجات تو بے عیب کی ہوتی ہے۔ تب کرم کی زنجیروں سے یعنی عیبوں سے کیسے چھٹکارا ہو۔ اسکا جواب گیتا جی نے صاف الفاظ میں دیا ہے:-

نشکام کرم کرکے یگیہ کے لئے کرم کرکے۔ کرم پھل تیاگ کر کے سب کرموں کو ایشور ارپن کرکے یعنی من۔ زبان اور جسم کو ایشور میں ہوم کرکے۔

لیکن نشکام ہونا۔ کرم پھل کو چھوڑ دینا صرف زبانی جمع خرچ سے نہیں ہو جاتا ہے۔ صرف عقلی ڈھکوسلا نہیں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ تو دل کو اچھی طرح ٹٹولنے سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ تیاگ کی طاقت پیدا کرنے کیلئے گیان چاہیئے۔ ایک طرح کا گیان تو بہتیرے پنڈت حاصل کئے ہوئے ہیں۔ وید وغیرہ انہیں حفظ رہتے ہیں۔ لیکن انہیں سے اکثر عیاشی میں لگے رہتے ہیں۔ گیان کا استعمال خشک پنڈتائی کے لئے نہ رہ جائے اسی لئے گیتا کے بنانے والے نے گیان کے ساتھ بھگتی کو ملا کر پہلا درجہ دیا ہے۔ بھگتی کے بغیر گیان بیکار ہے اس لئے کہا ہے بھگتی کرو تو گیان مل ہی جائے گا۔ لیکن بھگتی تلوار کی دھار پر دوڑنا ہے۔ اسی لئے گیتا بنانے والے نے بھگت کی تعریف عقل سلیم کا مالک شخص بتلائی ہے۔

مطلب یہ ہے۔ کہ گیتا کی بھگتی بھوندو پن نہیں ہے اندھا دھند یقین کر لینا نہیں ہے۔ گیتا میں بتلائے طریق کا بیرونی نمائش یا کاموں سے کم از کم تعلق ہے مالا تلک اور ارگھے وغیرہ ذرائع کا چاہے بھگت استعمال کرے لیکن وہ بھگتی کے نشان نہیں ہیں۔ جو کسی سے دشمنی نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرنا۔ جو دیا کا بھنڈار ہے۔ جو میرے پن سے خالی ہے جس
میں تکبر نہیں جسے رنج و راحت۔ گرمی۔ سردی یکساں ہے۔
جو معاف کرنا جانتا ہے۔ جو ہمیشہ قانع ہے۔ جس کا یقین
کبھی بدلتا نہیں۔ جس نے من اور عقل ایشور کی نذر کر دی
ہے۔ جس سے لوگ نہیں گھبراتے اور جو لوگوں سے خوف
نہیں کھاتا۔ جو خوشی غمی۔ خوف وغیرہ سے آزاد ہے۔ جو
پاک ہے۔ جو کام میں ماہر ہونے پر بھی الگ رہتا ہے۔ جو
بھلے بُرے کا تیاگ کرنیوالا ہے۔ جو دشمن اور دوست پر
یکساں نظر رکھنے والا ہے۔ جسے عزت اور بےعزتی برابر
ہے۔ جسے تعریف سے خوشی اور چغلی سے شکایت نہیں ہوتی
جو خاموش رہنے والا ہے۔ جو علیحدگی پسند ہے۔ جس کی
عقل قائم ہے۔ وہ بھگت ہے۔ یہ بھگتی دنیاوی جھنجھٹوں میں
پھنسے ہوئے مرد اور عورتوں کے لئے ممکن نہیں ہے ٭

اس سے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گیان حاصل کرنا بھگت
ہونا بھی آتم درشن ہے۔ آتم درشن اس سے الگ چیز

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہیں ہے۔ جیسے ایک روپیہ دیکر زہر بھی خریدا جا سکتا ہے اور امرت بھی لایا جا سکتا ہے۔ ویسے ہی یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ گیان یا بھگتی سے بندھن بھی لایا جا سکے اور نجات بھی۔ یہاں تو ذریعہ اور مقصد ایک نہیں تو لگ بھگ ایک ہی چیز ہے۔ ذریعہ کی آخری حد نجات ہے اور گیتا کی نجات کا مطلب پرم شانتی ہے۔

اسی طرح سے گیان اور بھگتی کو کرم پھل تیاگ کی کسوٹی پر چڑھنا ٹھہرا۔ دنیاوی نظر سے خشک پنڈت بھی گیانی مانا جاتا ہے۔ اُسے کوئی کام کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ ہاتھ سے لوٹا تک اُٹھانا بھی اس کے لئے کرم کی زنجیر ہے۔ یگیہ سے خالی جہاں گیانی مانا جائے۔ وہاں لوٹا اٹھانے جیسے ناچیز دنیوی کام کو جگہ ہی کیسے مل سکتی ہے۔

دنیاوی خیال میں بھگتی کا مطلب ہے بھونڈو مالا لے کر جپ جپنے والا۔ خدمت کا کام کرتے ہوئے بھی اس کی مالا کو رکاوٹ پڑتی ہے۔ اس لئے کھانے پینے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وغیرہ لذات حاصل کرنے کے وقت پر ہی بالا کو ہاتھ سے
چھوڑتا ہے۔ چکی چلانے یا بیمار کی خدمت وغیرہ کرنے
کے لئے ہرگز نہیں؟

ان دونوں جماعتوں کو گیتا نے صاف سنا دیا ہے
کہ "کرم کے بغیر کسی نے کامیابی حاصل نہیں کی جنک وغیرہ
بھی کرم کے ذریعہ ہی گیانی ہوئے تھے۔ اگر میں بھی کاہلی کو چھوڑ
کر کرم نہ کرتا رہوں تو ان دنیاؤں کا ناش ہو جائے" تو
پھر لوگوں کے لئے تو کہنا ہی کیا رہا؟

لیکن ایک طرف سبھی کرم پھنسانے والے ہیں۔ اس
میں کلام نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف سے قالب میں آنے
والا بھی خواہش سے یا خواہش نہ رہتے ہوئے بھی کرتا رہتا
ہے۔ جسمانی یا دماغی سبھی حرکات کرم ہیں تب کرم کرتے
ہوئے بھی انسان بندھن سے آزاد کیسے رہ سکتا ہے؟
جہاں تک مجھے پتہ ہے۔ اس گتھی کو جس طرح گیتا نے سلجھایا
ہے۔ اس طرح دوسرا کسی بھی دھرم پستک نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہیں سمجھایا۔ گیتا کا کہنا ہے۔ کہ "پھل سے لگاؤ چھوڑ دو اور کرم کرو" امید نہ باندھ کر کرم کرو۔ نشکام ہو کر کرم کرو" یہ گیتا کی وہ گونج ہے۔ جو بھلائی نہیں جا سکتی جو کرم چھوڑتا ہے۔ وہ گرتا ہے۔ جو کرم کرتے ہوئے بھی اُس کا پھل چھوڑتا ہے وہ چڑھتا ہے ؛

یہاں پھل کے تیاگ کا مطلب کوئی یہ نہ سمجھے کہ تیاگی کو پھل نہیں ملتا۔ گیتا میں کہیں ایسے مطلب کے لئے جگہ نہیں ہے۔ پھل کے تیاگ سے مطلب ہے پھل کے لئے پھنساؤ کا نہ ہونا۔ اصل میں تو پھل تیاگ کرنے والے کو ہزار گنا پھل ملتا ہے۔ گیتا کے پھل تیاگ میں لامحدود یقین کا امتحان ہے۔ جو آدمی نت نئے کے متعلق سوچتا رہتا ہے ؛

وہ کئی بار کرم یا فرض سے گر جاتا ہے۔ اُس کا استقلال جاتا رہتا ہے۔ اس لئے وہ غصہ کے بس میں ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ نامناسب کام کرنے لگتا ہے۔ ایک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرم سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے میں لگ جاتا ہے۔ نتائج کی طرف خیال رکھنے والے کیحالت وشبول میں اندھے ہوئے ہوئے کی طرح ہو جاتی ہے۔ اور آخر میں عیاش آدمی کی طرح اصل اور نقل۔ دھرم اور ادھرم کی تمیز چھوڑ دیتا ہے۔ اور پھل حاصل کرنے کیلئے من مانے طریقوں سے کام لیتا ہے۔ اور اُسے دھرم مانتا ہے ؛

پھل میں پھنس جانے کے ایسے نتائج میں سے گیتا بنانے والے نے بے تعلقی یعنی کرم کے پھل کے خیال کو چھوڑ دینے کا اصول نکالا اور اُسے دنیا کے سامنے نہایت دلچسپ زبان میں رکھا ہے۔ یہ بات عام طور پر مانی جاتی ہے کہ دھرم اور ارتھ ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ تجارت وغیرہ دنیاوی کاروبار میں دھرم کا پالن نہیں ہو سکتا۔ دھرم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دھرم کا استعمال صرف حصول نجات کے لئے کیا جا سکتا ہے۔ دھرم کی جگہ دھرم اچھا لگتا ہے۔ اور ارتھ (دنیاوی اشیاء) کی جگہ ارتھ" میری سمجھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گیتا بتانے والے کو ایسی لڑائی کو بطور تمثیل لیتے ہوئے کوئی جھجک نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے ؀

لیکن پھل تیاگ کی بزرگی پر وچار کرتے ہوئے گیتا کے مصنف کے دل میں کیا خیال تھے۔ اس نے عدم ایذا رسانی کی حد کہاں مقرر کی تھی اس پر ہمیں وچار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شاعر مسعر کے کے اصول دُنیا کے سامنے رکھتا ہے۔ اس سے یہ نہیں ہوتا۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے اصولوں کی بزرگی مکمل طور پر جانتا ہے۔ یا جاننے کے بعد انہیں مکمل طور پر زبان میں ادا کر سکتا ہے۔ اسی میں نظم اور شاعر کی تعریف ہے۔ شاعر کے معانی کی کوئی حد نہیں ہے۔ جیسے بتدریج انسان ترقی کرتا ہے۔ ویسے ہی اعلیٰ کلام کے معانی بھی بتدریج ترقی کرتے رہتے ہیں۔ مختلف زبانوں کی تواریخ کی پڑتال کیجئے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ بیشمار مشہور الفاظ کے معنی ہمیشہ نئے نئے ہوتے رہے ہیں۔ یہی بات گیتا کے معانی کے متعلق بھی ہے۔ گیتا کے مصنف نے خود خاص معنی والے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے۔ کہ گیتا جی کی تعلیم کو عملی جامہ پہنانے والے کو قدرتی طور پر صداقت اور کسی کو نہ ستانا ان دونوں باتوں پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ نتائج میں پھنساؤ کے بغیر نہ تو انسان کو جھوٹ بولنے کا لالچ ہوتا ہے۔ نہ کسی کو ستانے کا۔ چاہے کسی ایذا رسانی یا جھوٹ کے کام کو لیا جاوے۔ تو یہ معلوم ہوگا کہ اس کی پشت پر نتائج کی خواہش ضرور ہے۔ لیکن عدم ایذا رسانی کا ثابت کرنا گیتا کا مضمون نہیں ہے۔ گیتا کے زمانہ سے پہلے بھی عدم ایذا رسانی اعلیٰ دھرم مانا جاتا تھا گیتا کو تو عدم پھنساؤ یا بے تعلقی کا اصول ثابت کرنا تھا۔ دوسرے ادھیائے میں ہی یہ بات صاف واضح ہو جاتی ہے

لیکن اگر گیتا کو عدم ایذا رسانی قابل قبول ہوتی یا اصول بے تعلقی میں عدم ایذا رسانی خود بخود آ ہی جاتی ہے۔ تو گیتا کے بنانے والے نے انسانی جنگ کو مثال کے طور پر بھی کیوں رکھا؟ گیتا کے زمانے میں عدم ایذا رسانی کا اصول مانا جانے پر بھی انسانی جنگ ایک معمولی چیز ہونے کی وجہ سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں گیتا بنانے والے نے اس وہم کو دور کیا ہے۔ اس نے
نجات اور دنیاوی کاروبار میں فرق نہیں رکھا۔ بلکہ برتاؤ
میں دھرم کا استعمال کیا ہے۔ جو دھرم برتاؤ میں نہیں
لایا جا سکتا۔ وہ دھرم نہیں ہے میری سمجھ میں یہ بات گیتا
میں موجود ہے۔ یعنی گیتا کی رائے کے مطابق جو دھرم ایسے
ہوں۔ کہ پھیلاؤ کے بغیر ہو ہی نہ سکیں۔ وہ سبھی چھوڑنے لائق
ہیں۔ ایسا سنہری اصول انسان کو بیشمار دھارمک الجھنوں سے
بچاتا ہے۔ اس اصول کے مطابق خون۔ جھوٹ۔ بدمعاشی وغیرہ
کام بآسانی چھوڑ دینے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ آدمی کا جیون
سادہ بنجاتا ہے۔ اور سادگی میں سے شانتی پیدا ہوتی ہے۔

پھل تیاگ کے "نتائج سے بے پرواہی" یہ معنی بھی نہیں
ہیں۔ نتائج ذرائع کا خیال اور اسی کا گیان نہایت ضروری
ہے۔ یہ ہو جانے کے بعد جو انسان نتائج کی خواہش کئے بغیر
ذرائع میں محو ہو جاتا ہے۔ وہ پھل تیاگی ہے۔

اس نکتہ نگاہ سے غور کرتے ہوئے مجھے معلوم ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مشہور الفاظ کے معانی کو وسعت دی ہے۔ یہ بات گیتا
کے اِدھر اُدھر سے دیکھنے پر بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ گیتا کے
نہ ماننے کے پہلے ممکن ہے۔ یگیہ میں جانداروں کی قربانی
جائز رہی ہو لیکن گیتا کے یگیہ میں اس کی کہیں بُو تک
نہیں ہے۔ اس میں تو جب یگیہ کو سب سے بڑا مانا گیا ہے
تیسرا ادھیائے بتلاتا ہے۔ کہ یگیہ کے معنی عام طور پر رفاہ
عام کے کاموں میں جسم کا استعمال ہے۔ تیسرے اور چوتھے
ادھیائے کو ملا کر اور بھی تشریحات کی جا سکتی ہیں لیکن
جانداروں کی قربانی نہیں نکالی جا سکتی ؎

یہی بات گیتا کے سنیاس کے معنی کے متعلق بھی ہے
سبھی کرموں کو چھوڑ دینا گیتا کے سنیاسی کو اچھا نہیں لگتا
گیتا کے سنیاسی نہایت مصروف ہونے پر بھی بالکل کام
نہ کرنے والا ہے۔ اسی طرح گیتا کے مصنف نے مخصوص
الفاظ کے وسیع معانی کر کے اپنی زبان کے بھی وسیع معانی
کرنا ہمیں سکھایا ہے۔ گیتا بنانے والے کی زبان کے الفاظ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے یہ بات چاہے نکلتی ہو۔ کہ مکمل طور پھل کا تیاگ کرنیوالے سے جسمانی لڑائی لڑی جا سکتی ہے۔ لیکن گیتا کی تعلیم کو مکمل طور پر لانے کی لگاتار چالیس سال تک کوشش کرنے پر بھی مجھے تو عاجزانہ طور پر معلوم ہوا۔ کہ صداقت اور عدم ایذا رسانی پر مکمل عمل کئے بغیر کرم پھل کا تیاگ انسان کے لئے ناممکن ہے۔

گیتا مختصر کتاب نہیں ہے۔ گیتا ایک بڑی مذہبی منظوم کتاب ہے۔ اس میں جتنے گہرے اُتریئے۔ اُتنے ہی اس میں سے نئے اور خوبصورت معانی ملیں گے۔ گیتا مختلف انسانی جماعتوں کے لئے ہے۔ اسمیں ایک ہی بات مختلف طریقوں سے کہدی ہے۔ اسلئے گیتا کے مشہور الفاظ کے معنی ہر زمانے میں بدلتے اور وسیع ہوتے رہیں گے۔ گیتا کے بنیادی اصول اصول منتر کبھی نہیں بدل سکتا۔ وہ منتر جس طریقہ سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقے سے متلاشی حق چاہے وہ معانی نکال سکتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گیتا جائز نا جائز بتلانے والی کتاب بھی نہیں ہے۔ ایک شخص کے لئے جو جائز ہے۔ وہی دوسرے کے لئے نا جائز ہو سکتا ہے۔ ایک زمانہ میں یا ایک خاص ملک میں جو نا جائز ہوتا ہے۔ وہ دوسرے زمانہ میں یا دوسرے ممالک میں ممنوع ہو سکتا ہے۔ سبھی ممنوعات پھنسانے والے ہیں۔ جائز کام میں پھنساؤ نہیں ہے ؛

گیتا میں گیان کی بزرگی مانی گئی ہے پھر بھی گیتا کو عقل سے پانا ممکن نہیں ہے۔ یہ دل سے پہنچنے لائق ہے اس لئے وہ کفر و یقین والوں کے لئے نہیں ہے۔ گیتا بتانے والے نے ہی کہا ہے :-

"جو تپسوی نہیں ہے جو بھگت نہیں ہے جو سننا نہیں چاہتا۔ اور جو مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ اُس سے تو یہ گیان کبھی مت کہنا"

ادھیائے ۱۸۔ شلوک ۶۷

لیکن یہ نہایت پوشیدہ گیان جو میرے بھگتوں کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دے گا۔ وہ میری اعلےٰ بھگتی کرنے کی وجہ سے بلاشک وشبہ مجھے حاصل کر لیگا۔

ادھیائے ۱۸۔ شلوک ۶۸

نیز جو آدمی نفرت سے خالی ہو کر یقین کے ساتھ سنے گا۔ وہ بھی نجات حاصل کر کے جہاں نیک اعمال کرنے والے لوگ رہتے ہیں۔ اس اعلےٰ جگہ کو حاصل کریگا۔

ادھیائے ۱۸۔ شلوک ۷۱

موہن داس کرمچند گاندھی

کوسانی (ہمالہ)
ماہ ہاڑ سوموار کرشن پکش کی
دوسری سمت ۱۹۸۶ بکرمی۔
مطابق ۲۴ جون ۱۹۲۹ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پہلا ادھیائے

ارجن وشاد دکھ یوگ

گیتا مہابھارت کا ایک ننھا سا حصہ ہے۔ مہابھارت تاریخی کتاب مانی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں مہابھارت رامائن تاریخی کتابیں نہیں بلکہ مذہبی ہیں۔ یا اگر اس کو تاریخ کہیں تو یہ روح کی تاریخ ہے۔ اور یہ ہزاروں سال پہلے کیا ہوا تھا۔ ان باتوں کا حال نہیں بلکہ آج ہر انسانی جسم میں ہلچل مچ رہی ہے۔ اس کی تصویر ہے مہابھارت اور رامائن دونوں میں دیو اور اسُر کی رام اور راون کی ہر روز ہونیوالی لڑائی کا حال ہے اس بیان میں گیتا کرشن اور ارجن کے درمیان بات چیت ہے۔ اس بات چیت کا حال سنجے اندھے دھرت راشٹر سے کرتے ہیں۔ گیتا سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

معنی لگائی ہوئی ہے۔ اس میں اپنشدوں کا ہی گیان ہے اس
لیئے اس کا پورا مطلب گایا ہوا اپنشد ہوا۔ اپنشد یعنی
گیان یا علم۔ اسلیئے گیتا کے معنی سری کرشن کا ارجن کو د
ہوا علم یا اُپدیش ہوا۔ ہمیں یہ سمجھ کر گیتا پڑھنی چاہیئے۔ کہ
ہمارے جسم میں انتریامی شری کرشن مہاراج براجتے ہیں
اور جب ارجن کی طرح متلاشی حق بنکر دھرم کی پریشانی میں
انتریامی بھگوان کو پوچھتے ہیں۔ اُن کی پناہ میں جاتے ہیں
تب وہ ہمیں پناہ دینے کو تیار ہی رہتے ہیں۔ ہم سوئے
ہوئے ہیں انتریامی تو ہمیشہ جاگتا ہے۔ وہ اس بات کی راہ
رہا ہے۔ کہ ہم میں تلاش حق کی خواہش پیدا ہو۔ لیکن ہمیں
سوال پوچھنے نہیں آتے۔ سوال پوچھنے کو دل بھی نہیں
چاہتا۔ اسلئے گیتا جیسی کتاب کا روزمرہ دھیان دھر
ہیں۔ اسکا وچار کرتے کرتے اپنے اندر دھرم کی تلاش
پیدا کرتا چلے ہیں۔ اور جب جب مصیبت میں پھنستے ہیں
تب تب مصیبت کو دور کرنے کے لئے ہم گیتا ماتا کے پاس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوڑے جاتے ہیں اور اس سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔
ہمیں گیتا کو اسی خیال سے پڑھنا چاہیئے۔ ہمارے لئے
وہ سچے گورو کا کام دیتی ہے۔ ماں کی طرح ہے اور ہمیں
یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اسکی گود میں ہم سر رکھنے سے صحیح و
سلامت رہیں گے۔ گیتا کے ذریعے ہم اپنی تمام مذہبی الجھنیں
سلجھا دینگے۔ اس طریقہ سے جو روزانہ گیتا کا مطالعہ کریگا
اُسے اسمیں سے نت نئی راحت حاصل ہوگی۔ نئے نئے
معانی نکلتے رہیں گے! ایسا ایک بھی مذہبی سوال نہیں جسے
گیتا حل نہ کر سکے۔ ہماری عقیدت کی کمی وجہ سے ہمیں گیتا
پڑھنا اور سمجھنا اچھا نہ لگے۔ یہ دوسری بات ہے۔ لیکن ہماری
عقیدت روز بروز بڑھتی جائے۔ ہم مخاطب رہیں۔
اسی لئے تو ہم گیتا کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس طرح گیتا کا
وچار کرتے ہوئے جو کچھ معنی مجھے اسمیں سے حاصل ہوتے ہیں
اور اب تک حاصل ہو رہے ہیں۔ اس کا اختصار آشرم
واسیوں کے لئے نیچے دیتا ہوں:-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جب پانڈو اور کورو اپنی اپنی فوج لیکر لڑائی کے
میدان میں آ کھڑے ہوئے۔ تب کوروں کا راجہ دریودھن رون
آچاریہ سے دونوں لشکروں کے بڑے بڑے بہادروں کا
حال بیان کرتا ہے۔ لڑائی کی تیاری پوری ہوتے ہی دونوں
طرف سے شنکھ بجتے ہیں۔ اور شری کرشن بھگوان جو ارجن کے
رتھ ہانکنے والے ہیں۔ ارجن کے رتھ کو دونوں لشکروں
کے بیچ میں لاکر کھڑا کر دیتے ہیں۔ یہ دیکھ کر ارجن گھبراتا
ہے۔ اور شری کرشن سے کہتا ہے: "میں انکے ساتھ کیسے
لڑوں؟ دوسروں کے ساتھ لڑنا ہوتا تو ابھی لڑ لیتا۔ مگر یہ
تو رشتہ دار ہیں اپنے ہی ہیں۔ کورو کیا اور پانڈو کیا۔ چچازاد
بھائی ہیں۔ ہم ایک ساتھ بڑے ہوئے۔ درون اکیلے کورو
کے گورو تھوڑے ہی ہیں؟ ہمیں بھی انہوں نے ہی ودیا
سکھائی ہے۔ بھیشم تو ہم سبھوں کے دادا ہیں۔ اُن سے لڑائی
کیسی؟ یہ سچ ہے کہ کورو ظالم ہیں۔ انہوں نے بہت گناہ کئے
ہیں بے انصافیاں کی ہیں۔ پانڈوؤں کا ملک چھین لیا ہے اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دروپدی جیسی ستی عورت کی بیعزتی کی ہے۔ یہ سب اُن کا قصور ضرور ہے۔ لیکن انہیں مار کر میں کہاں جاؤں؟ وہ تو بیوقوف ہیں۔ کیا میں بھی انہیں کی طرح بن جاؤں؟ مجھے تو کچھ سمجھ ہے۔ غلط درست کی تمیز ہے۔ اس لئے مجھے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اپنوں اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ لڑائی کرنا گناہ ہے۔ چاہے وہ پانڈوں کا حصّہ ہڑپ کر کے بیٹھے ہوں چاہے ہمیں بھی مار ڈالیں۔ لیکن ہم اُن پر کیسے ہاتھ اُٹھاویں کرشن میں تو ان سب رشتہ داروں سے نہیں لڑوں گا۔ اتنا کہہ بیہوش ہو کر ارجن اپنے رتھ میں گر پڑا ؛

اس طرح یہ ادھیائے ختم ہوتا ہے۔ اس ادھیائے کا نام ارجن وشاد یوگ ہے۔ وشاد کے معنی ہیں دُکھ۔ جیسا دُکھ ارجن کو ہوا ویسا ہم سب کو ہونا چاہیئے۔ بغیر درد اور تلاش دھرم کے گیان ہرگز نہیں ملتا۔ جس کے من میں اچھا کیا ہے اور بُرا کیا یہ معلوم کرنے کی خواہش تک نہیں ہوتی۔ اس کے سامنے دھرم کی بات فضول ہے۔ کورو کھیتر کی لڑائی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو صرف ایک بہانہ ہے۔ سچا کورو کھیتر تو ہمارا جسم ہے۔
وہ کورو کھیتر بھی ہے اور دھرم کھیتر بھی۔ اگر ہم اُسے
ایشور کا مسکن مان لیں اور بنا لیویں تو وہ دھرم کھیتر ہے اس کھیتر
میں ہمارے سامنے کوئی نہ کوئی لڑائی ہوتی ہی رہتی ہے اور
اکثر ایسی لڑائی کی بنیاد میرا اور یہ تیرا کا خیال ہے۔ اپنے پرائے
کی تمیز سے ہی ایسی لڑائی ہوتی ہے۔ اسی لئے بھگوان ارجن کو
کہنے والے ہیں۔ کہ سب گناہوں کی جڑ محبت اور نفرت
راگ دویش ہے۔ کسی کے لئے اپنا مانا تو محبت پیدا ہوئی۔ دوسرے
کا مانا تو نفرت پیدا ہو گئی۔ اور دشمنی کے خیال پیدا ہو گئے۔
اس لئے میرے تیرے کا خیال قابل فراموشی ہے۔ محبت اور
نفرت چھوڑنے لائق ہے۔ گیتا اور سب دھرم کی باتیں
اسی بات کو پکار پکار کر کہتی ہیں۔ یہ کہنا ایک بات ہے اس
کے مطابق عمل کرنا دوسری بات ہے۔ گیتا ہمیں اسکے مطابق عمل
کرنا بھی سکھاتی ہے۔ یہ کس طرح اس بات کو سمجھنے کی ہم
کوشش کریں گے۔ پروداسندر ۱۱ ۱۲ ۱۱

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱

جگیاسا (تلاش) کے بغیر گیان نہیں ہوتا۔ دکھ کے بغیر سکھ نہیں ہوتا۔ دھرم بگڑنے کی چنتا اور من کا خیالات میں اُلجھنا سب جگیاسوؤں (متلاشیوں) کو ایکبار ہو ہی جاتا ہے

دھرت راشٹر نے کہا:۔

ہے سنجے مجھے بتلاؤ کہ دھرم کھیشتر روپی کورو کھیشتر میں یُدھ کرنے کی اچھا سے اکٹھے ہوئے میرے اور پانڈو کے پُتروں نے کیا کیا!

نوٹ:۔ یہ شریر ہی کھیشتر دھرم کھیشتر ہے۔ کیونکہ یہ موکھش کا دروازہ ہو سکتا ہے۔ پاپ اس کی اُتپتی ہے اور یہ پاپ ہی کا سیون کرنے والا ہو کر رہتا ہے۔ اس لئے یہ کورو کھشیتر ہے۔ کورو سے مطلب ہے۔ آسری پرتیوں (بری ترغیبات) اور پانڈو پُتروں سے مطلب ہے۔ نیک ترغیبات ہر ایک جسم میں اچھی اور بری ترغیبوں میں لڑائی لگی ہی رہتی ہے۔ یہ کون نہیں جانتا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سنجے نے کہا :۔

اس وقت پانڈؤں کی فوج سجی ہوئی دیکھ کر راجا
دریودھن آچاریہ (درونا چارج) کے پاس جا کر بولے :۔
ہے آچاریہ ! آپ کے بدھیمان شاگرد دروپد کے
لڑکے دھرشٹ دیومن نے جو پانڈؤں کی بڑی فوج سجائی
ہے اُسے دیکھئیے ؛

یہاں بھیم اور ارجن جیسے بہادر لڑا کے یُیودھان
(ساتیکی) وراٹ اور مہارتھی راجا دروپد۔ ۴
دھرشٹ کیتو۔ چیکیتان۔ شوربیر کاشی راج۔ پُروجیت
کنتی بھوج اور منشیوں میں افضل شیبو یہ۔ ۵
اسی طرح دلیر یُدھامنیو۔ بلوان اُتم اوجا۔ سُبھدرا کا
پُتر (ابھیمنیو) اور دروپدی کے پُتر یہ سبھی مہارتھی ہیں ۶
ہے برہمنوں میں اُتم۔ اب ہماری طرف کے جو بڑے
بڑے سردار ہیں۔ اُنہیں جان لیجئے۔ اپنی فوج کے سرداروں
کے نام آپ کی واقفیت کے لئے بتلاتا ہوں۔ ۷

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک تو آپ بھیشم۔ کرن لڑائی میں فتح حاصل کر نیوالا
کرپاچارج۔ اشوتھاما۔ وکرن اور سوم دت کے پتر بھوری شروا۔۸
اور انکے سوا کئی قسم کے ہتھیاروں سے لڑنے والے اور بھی
کتنی یودھا ہیں جو میرے لئے پران دینے والے ہیں۔ یہ سب
لڑائی کے کام میں ماہر ہیں۔ ۹
بھیشم سے رکھشا کی گئی ہماری فوج کی طاقت ادھوری ہے
بھیم سے حفاظت کی گئی انکی فوج پوری طاقت میں ہے۔ ۱۰
اس لئے آپ سب اپنی اپنی جگہ سے بھی راستوں سے
بھیشم پتامہ کی اچھی طرح حفاظت کریں۔ اس طرح دریودھن
نے کہا۔ ۱۱
اس کو خوش کرتے ہوئے کوروں میں بوڑھے پتامہ
بھیشم نے بڑے زور سے گرج کر سنکھ بجایا۔ ۱۲
پھر تو سنکھ۔ نقارے۔ ڈھول۔ مردنگ اور لڑائی
کے سب باجے ایک ساتھ بجنے لگے۔ یہ آواز بڑی خوفناک
تھی۔ ۱۳

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اتنے میں سفید گھوڑوں والے رتھ میں بیٹھے ہوئے سری
کرشن اور ارجن نے سُندر شنکھ بجایا۔ ۱۴

سری کرشن نے پنج جنیہ شنکھ بجایا۔ دھننجے ارجن
نے دیودت شنکھ بجایا۔ خوفناک کام کرنے والے بھیم نے
پونڈر نام کا شنکھ بجایا۔ ۱۵

کنتی کے پُتر راجا یُدھشٹر نے اننت وجے نام والا
شنکھ بجایا اور نکل نے سگھوش اور سہدیو نے منی پُشپک
نام کا شنکھ بجایا۔ ۱۶

بڑے دھنش والے کاشی راج۔ مہارتھی سکھنڈی
دھرشٹ دیومن وراٹ کے راجا۔ ناقابل تسخیر ستیاکی۔ ۱۷

دروپد راج۔ دروپدی کے پُتروں اور سبھدرا کے پُتر
بڑی بڑی باہوں والے ابھیمنیو۔ ان سب نے ہے راجن!
اپنے اپنے شنکھ بجائے۔ ۱۸

پرتھوی اور آکاش کو گونجا دینے والی۔ اس ڈراؤنی
آواز نے کوروں کے دلوں کو چیر ڈالا۔ ۱۹

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے راجن! اب جن رتھ کی جھنڈی میں ہنومان کی تصویر
لٹکی رہتی ہے ایسے ارجن نے کوروؤں کو سجے ہوئے دیکھ
کر ہتھیار چلانے کی تیاری کے وقت اپنے دھنش کو چڑھا کر
رشی کیش سے یہ وچن کہے۔ ارجن نے کہا ہے۔ اچیت (نہ
چوکنے والا) میرا رتھ دونوں سیناؤں کے بیچ میں کھڑا
کرو۔ ۲۰۔ ۲۱

تا کہ میں لڑائی کی خواہش سے تیار کھڑے ہوئے لوگوں
کو دیکھوں اور مجھے معلوم ہو کہ اس لڑائی کے میدان میں
مجھے کس کس کے ساتھ لڑنا ہے۔ ۲۲

دُربُدھی (بے عقل) دریودھن کا لڑائی میں بھلا کرنے
کی خواہش سے جو یودھا اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں ان کو دیکھوں
تو سہی۔ ۲۳

سنجے بولے:۔

ہے راجن! جب ارجن نے شری کرشن سے کہا تب
انہوں نے دونوں فوجوں کے بیچ میں سب راجاؤں اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بھیشم دروݨ کے سامنے اُتم رتھ کھڑا کر کے کہا۔
ہے پارتھ (پرتھا یعنی کنتی کے پُتر) ان اکٹھے ہوئے
ہوئے کوروں کو دیکھ ۔ ۲۴ - ۲۵
وہاں دونوں فوجوں میں موجود بڑے بوڑھے پتامہ،
اچارج، ماما، بھائی، بیٹوں، پوتوں، دوستوں، سسروں
اور پیاروں کو ارجن نے دیکھا۔ ان سب بھائی بندھوؤں
کو اس طرح کھڑا دیکھ کر دُکھی ہونے کے کارن دینی بنے
ہوئے کنتی کے پُتر ارجن نے اس طرح کہا۔ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸
ارجن نے کہا :-
ہے کرشن یُدھ کرنے کی خواہش سے اکٹھے ہوئے
ان اپنے آدمیوں کو دیکھ کر میرے انگ ڈھیلے پڑ گئے
ہیں، مُنہ سوکھ رہا ہے، جسم میں کپکپی ہو رہی ہے۔ اور
رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں ۔ ۲۸ - ۲۹
ہاتھ سے گانڈیو چھوٹا پڑتا ہے۔ کھال میں جلن ہو
رہی ہے۔ مجھ سے کھڑا نہیں رہا جاتا کیونکہ میرا دماغ چکرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہا ہے - ۳۰

اس کے سوا ہے کیشو میں تو اُلٹے نشان دیکھ رہا ہوں - لڑائی میں اپنے آدمیوں کو مارنے میں مجھے کوئی بھلائی نظر نہیں آتی - ۳۱

اُنہیں مار کر میں فتح نہیں چاہتا نہ مجھے راج چاہیئے نہ سُکھ ہے گووند مجھے راج بھوگ یا زندگی سے کیا مطلب ۳۲

جن کے لئے ہم نے راج بھوگ اور سُکھ کی خواہش کی وہی اچارج - چاچا - بیٹے - دادا - ماما - سُسر - پوتر - سالے اور دوسرے سمبندھی زندگی اور دولت کی اُمید چھوڑ کر لڑائی کے لئے کھڑے ہیں - ۳۳ - ۳۴

یہ لوگ مجھے مار ڈالیں یا مجھے تینوں لوک کا راج مل جاوے تو بھی ہے - مدھوسودن میں انہیں مارنا نہیں چاہتا تو پھر زمین کے ایک ٹکڑے کے لئے انہیں کیوں مار دوں ۳۵

ہے جنار دھن دھرت راشٹر کے لڑکوں کو مار کر مجھے کیا خوشی ہو گی - ان جانی دشمن کو بھی مارنے میں ہمیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پاپ ہی لگے گا ۳۶

اس لئے ہے مادھو مجھے اپنے ہی بھائیوں یعنی دھرت راشٹر کے لڑکوں کو مارنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں کو مار کر کیسے خوشی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ۳۷

لوبھ سے جن کی چت ملین ہو گئے ہیں۔ وہ خاندان کے نشٹ ہونے کی برائی اور دوستوں سے بیوفائی کے پاپ کو چاہے نہ دیکھ سکیں۔ لیکن ہے جنار دھن کُل کے ناش سے ہونے والی برائی کو سمجھنے والے ہم لوگ پاپ سے بچنے کا طریقہ کیوں نہ نکالیں ۳۸-۳۹

کُل کے ناش سے پُرانے خاندانی رسم و رواج ناش ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے نہ رہنے سے ادھرم سارے خاندانوں کو ڈبو دیتا ہے۔ ۴۰

ہے کرشن۔ ادھرم کے بڑھنے سے خاندان کی عورتیں بگڑ جاتی ہیں۔ اور ان کے بگڑنے سے ورن سنکر حرام کی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ ۴۱

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایسے ورن سنکروں سے کل کا ناش اور نرک میں
داس ہوتا ہے۔ اور ان کے پتر پنڈ آدھک آدی کریا سے
محروم رہنے کے کارن درگتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ ۴۲
کل گھاتک لوگوں کے اِن ورن سنکروں کو
پیدا کرنے والے دوشوں سے سناتن جاتی دھرم اور
کل دھرم ناش ہو جاتے ہیں۔ ۴۳
ہے جنار دھن۔ جس کے کل دھرم کا ناش ہوا ہو
ایسے آدمی کا ضرور نرک میں داس ہوتا ہے۔ یہ ہم لوگ
سنتے آئے ہیں۔ ۴۴
او ہو کیسی دکھ کی بات ہے۔ کہ ہم لوگ بڑے بھاری
پاپ کرنے کو تیار ہو گئے ہیں یعنی راج سکھ کے لالچ
میں بڑ کراپنوں کو مارنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ ۴۵
میں شستر ہین ہوں اور مقابلہ نہیں کرنا چاہتا ایسے
مجھ کو اگر دھرت راشٹر کے ہتھیار بند پتر لڑائی میں مار ڈالیں
تو یہ بات میرے لئے بہت کلیان کی ہوگی۔ ۴۶

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سنجے نے کہا:۔

اتنا کہہ کر لڑائی میں شوک سے دُکھی دِل ہو کر ارجن نے دھنش بان رکھ دیا۔ اور رتھ کے پچھلے حصہ میں بیٹھ گیا۔

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگونت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے سری کرشن ارجن وار تالاب کا ارجن وشاد یوگ نام کا پہلا ادھیائے ختم ہُوا۔

تصنیف شہنشاہ جی مہاراج

کاشف انقلاب عرف پیغام شہنشاہ۔ پانچواں ایڈیشن ویدانت کے اکثر مسائل آسان طریقہ سے بیان کئے گئے ہیں اور پرم آنند مکتی حاصل کرنے کے طریق بتائے گئے ہیں متلاشیان حق کے لئے انمول رتن قیمت صرف ۱۲؍ ایک روپیہ چار آنہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوسرا ادھیائے

سانکھیہ یوگ

جب ارجن کچھ برقرار ہوا۔ تو بھگوان نے اُسے الاہنا دیا اور کہا تجھے ایسا وہم کہاں سے ہو گیا ہے۔ تیرے جیسے بہادر آدمی کو یہ اچھا نہیں لگتا۔ لیکن اتنے سے ارجن کا وہم دور ہونے والا نہ تھا۔ اس نے لڑائی سے انکار کیا اور کہا:۔ ان سگے رشتہ داروں اور بزرگوں کو مار کر راج پاٹ تو کیا سورگ کا سُکھ بھی نہیں چاہتا۔ میں تو پریشان اور سرگرداں ہوں۔ اسوقت دھرم کیا ہے۔ کچھ معلوم نہیں ہوتا آپ کی پناہ میں آیا ہوں مجھے دھرم سمجھائیے"۔

ارجن کو بہت متفکر اور متلاشی پاکر بھگوان کو ترس آیا اور اُسے سمجھانے لگے:۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تو بلا وجہ دُکھی ہوتا ہے۔ اور بنا سمجھے گیان کی باتیں کرتا
ہے۔ جسم اور جسم میں رہنے والی روح کے فرق کو بھول گیا سا
معلُوم پڑتا ہے۔ جسم مرتا ہے۔ رُوح نہیں مرتی جسم تو پیدائش
سے ہی قابل فنا ہے۔ جسم میں جیسے جوانی اور بڑھاپا آتا ہے
ویسے ہی اس کا ناش بھی ہوتا ہے۔ جسم کے فناہ ہونے پر
جسم میں رہنے والی رُوح کا ناش نہیں ہوتا۔ جسم کی پیدائش
ہوتی ہے رُوح کی نہیں۔ روح تو ازلی ہے اسے فناہ اور
بالیدگی کیسی؟ وہ تو ہمیشہ تھی آج ہے۔ اور آگے بھی
رہے گی۔ اس لیئے تو کس کا افسوس کرتا ہے؟ جہالت
کی وجہ سے ہی تجھے یہ افسوس ہو رہا ہے۔ ان کورو دل وغیرہ
کو تو اپنا سمجھتا ہے۔ اور ان کی وجہ سے تجھ میں غرور پیدا
ہو گیا ہے۔ لیکن تو یاد رکھ کہ جس جسم پر تجھے غرور ہے اس
کی فنا تو لازمی ہے۔ اگر اس میں رہنے والی رُوح کا خیال
کریگا۔ تو فوراً ہی تیری سمجھ میں آجائے گا۔ کہ اس کے
فناہ کی طاقت کسی میں نہیں۔ اُسے نہ آگ جلا سکتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہ پانی ڈبو سکتا ہے۔ نہ ہوا خشک کر سکتی ہے۔ ہاں اور تو اپنے فرض پر غور کر کے دیکھ تو کھشتری ہے۔ تیری سرکردگی میں فوج اکٹھی ہوئی ہے۔ اب تیرے بزدل بننے سے جیسا تو چاہتا ہے اسکے برخلاف نتیجہ نکلے گا۔ اور تیری ہنسی ہوگی۔ اب تک تیرا شمار بہادروں میں ہوتا رہا ہے۔ اس وقت اگر تو بیچ میں لڑنا چھوڑ دیگا۔ تو لوگ سمجھیں گے۔ کہ تو ڈر کر بھاگ گیا ہے اگر بھاگنا دھرم ہو تو بدنامی کی کچھ پرواہ نہیں۔ مگر یہاں تو تیرے بھاگنے سے پاپ بھی ہوگا۔ اور بدنامی بھی مناسب ٹھہرائی جائیگی۔ یہ تو دوہرا قصور ہوگا۔ یہ تو میں نے تمہارے سامنے عقلی دلائل رکھے۔ جسم اور روح کا فرق بتایا۔ اور تمہاری خاندانی ناموس کی یاد دہانی کی۔ لیکن اب میں تجھے کرم یوگ کی بات سمجھاتا ہوں۔ کرم یوگ کی مشق اور اس پر عمل پیرا ہونے والے کو نقصان ہوتا ہی نہیں اس میں دلیل کی بات نہیں۔ اس میں تو عمل کی اور عمل کر کے محسوس کرنے کی بات ہے [illegible] تجربہ [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بات ہے۔ کہ ہزاروں میں لائل کے مقابلہ میں رتی بھر عمل بڑھ کر ہے۔ اس عمل میں اگر بھلے بُرے نتیجے کا شک شامل ہو جائے۔ تو وہ خراب بن جاتا ہے۔ نتیجے کا خیال کرتے ہی عقل پر پھل کا پردہ پڑ جاتا ہے۔ کتابی عالم لوگ کرم کانڈ میں لگ کر کئی طرح کے پھل حاصل کرنے کی خواہش سے کئی کام شروع کر بیٹھتے ہیں۔ ایک میں ناکامیاب ہونے پر دوسرا کام کرنے دوڑتے ہیں۔ اور کسی نے تیسری بات بتادی تو اُسے بھی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح کرتے کرتے ان کی عقل پریشان ہو جاتی ہے۔ فی الحقیقت انسان کا فرض بغیر نتائج کا خیال کئے اپنے فرائض کی ادائیگی ہے۔ اس وقت یہ لڑائی تیرا فرض ہے۔ اسے پورا کرنا تیرا دھرم ہے۔ نفع نقصان۔ فتح و شکست تیرے ہاتھ نہیں تو بوجھ ڈھونے والے گدھے کی طرح اُن کا بوجھ کیوں اُٹھاتا ہے۔ فتح و شکست۔ سردی گرمی۔ شادی غمی جسم کے پیچھے لگی ہی رہتی ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ انہیں برداشت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرے۔ نتیجہ چاہے کچھ ہو۔ اس سے بیفکر رہ کر سکون قلب سے اپنے فرض میں محو رہنا چاہیئے۔ اس کا نام یوگ ہے۔ اور اس میں دانائی فعل ہے یعنی کامیابی اس کے کرنے میں ہے نتیجے میں نہیں۔ تو برقرار ہو۔ پھل کا غرور چھوڑ دے۔ اور فرض کو ادا کر۔"

یہ سن کر ارجن کہتا ہے۔ "یہ تو میری طاقت سے باہر کی بات معلوم ہوتی ہے۔ فتح و شکست کا خیال چھوڑ دینا نتائج کی پرواہ نہ کرنا سکون قلب ہے۔ یہ قرار عقل کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ ایسی عقل کے مالک کس طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ اُنکی پہچان کیا ہے مجھے سمجھائیے"

اس پر بھگوان نے جواب دیا ہے ارجن! جس نے اپنی ساری خواہشات کو جواب دے دیا ہے۔ اپنے اندر سے ہی جو قناعت کی دولت پاتا ہے۔ وہ جس کے دل اور دماغ کو قرار حاصل ہو گیا ہے۔ مراقبہ نشین کہلاتا ہے۔ وہ انسان نہ غم سے مغموم ہوتا ہے اور نہ ہی خوشی سے پھولتا ہے۔ رنج و

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

راحت وغیرہ حواس خمسہ سے حاصل ہونے والے ہیں۔
اس لئے ایسا ہوشیار آدمی کچھوے کی طرح اپنے حواس
کو سمیٹ لیتا ہے۔ لیکن کچھوا تو جب دشمن کو دیکھتا ہے
تبھی ڈھال کے نیچے اپنے اعضا سمیٹ لیتا ہے۔ برخلاف
اس کے انسان کے حواس پر ہر وقت لذائذ حملہ آور
ہونے کو تیار رہتے ہیں۔ اس لئے انسان کو تو ہمیشہ
حواس کو سمیٹ رکھنا اور خود ڈھال بن کر لذائذ کا مقابلہ
کرنا ہے۔ یہی سچی لڑائی ہے۔

کوئی دشمنوں کو دور بھگانے کے لئے جسم کو کمزور
کرتے ہیں۔ فاقہ کرتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ جب تک
فاقہ کئے جاتے ہیں۔ اندریاں اپنے دشمنوں کی طرف
نہیں دوڑتیں۔ لیکن اکیلے فاقہ سے رس خشک نہیں
ہو جاتے۔ فاقہ ترک کرتے ہی وہ اور بڑھ بھی سکتے ہیں۔
اس کو قابو میں کرنے کے لئے تو ایشور کی مہربانی
ضرورت ہے ... [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انسان کو اگر وہ محتاط نہ رہے۔ تو زبردستی گھسیٹ کر لے جاتی ہیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ ہمیشہ اندریوں کو اپنے قابو رکھے۔ لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ایشور کا دھیان دھرے۔ منہ اندر کی طرف موڑے ہوئے ہو۔ وہی ہیں بسنے والے دل کی جاننے والے کو پہچاننے۔ اس کی عبادت کرے۔ اس طرح جو انسان مجھ میں محو ہو کر اور رہ کر اپنی اندریوں کو قابو میں رکھتا ہے۔ وہ عقل سلیم کا مالک یوگی کہلاتا ہے۔

جو ایسا نہیں کرتا۔ اسکی کیا حالت ہوتی ہے۔ وہ بھی کہتا ہوں۔ جس کی اندریاں آزادی سے کام کرتی ہیں وہ روز و شبوں کا دھیان دھرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اسے اُن میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اُن کے سوائے اُسے دوسرا کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ اس لگن سے اس میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے پورا نہ ہونے پر اُسے غصہ آتا ہے۔ غصہ ورنہم پاگل ہو جاتا ہی ہے اُسے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اپنا خیال بھی نہیں رہتا۔ یاد نہ رہنے سے وہ انڈ بنڈ بکتا اور برتتا ہے۔ ایسے انسان کی اگر آخر کار تباہی نہ ہو تو اور کیا ہو؟ جس کی اندریاں اس طرح بھٹکتی پھرتی ہے اس کی حالت بغیر ملاح کی کشتی کی طرح ہو جاتی ہے۔ چاہے کیسی بھی ہوا ہو کشتی کو جدھر چاہے دھکیل کرلے جاتی ہے۔ اور آخر کار کسی چٹان سے ٹکرا کر کشتی چکنا چور ہو جاتی ہے۔ یہی حالت اس کی ہوتی ہے جس کی اندریاں بھٹکتی رہتی ہیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی خواہشات کی قربانی کرے اندریوں کو قابو میں رکھنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ کوئی بُرا کام نہ کریں۔ آنکھ صاف رہے گی۔ پاک چیز کی طرف ہی اُٹھے گی۔ کان ایشور کے بھجن سُنیں گے یا غریبوں کی پکار سُنیں گے۔

ہاتھ پاؤں خدمت کے کام میں لگے رہیں گے۔ یہ سب اندریاں انسانی فرائض کی ادائیگی میں لگی رہنگی اور اس سے ایشور کی مہربانی حاصل ہوگی جب یہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مہربانی حاصل ہوتی ہے تبھی سب دُکھ دُور ہوجاتے ہیں یہ پکی بات سمجھو۔

سورج کی گرمی سے جیسے برف پگھل جاتی ہے۔ ویسے ہی ایشور کی مہربانی سے سب دُکھ دُور ہوجاتے ہیں۔ اور ایسا آدمی سلیم العقل کہلاتا ہے۔ لیکن جسکی عقل برقرار نہیں ہے اس کی ترغیب اندرونی اچھی نہیں ہے اُسے سکونِ دل کہاں ؟ جہاں سکونِ دل یا شانتی نہیں وہاں سکھ کہاں ؟ سلیم العقل انسان کو جہاں دن کی طرح صاف دکھائی دیتا ہے۔ وہاں بیچارے دل والے دنیا کے جھمیلوں میں پڑے ہوئے دیکھ ہی نہیں سکتے۔ اور جو ان دنیا داروں کو صاف سا معلوم ہوتا ہے۔ مراقبہ نشین یوگی اُسے صاف طور پہ پھیلا پاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔

کہ وہ اس طرف نظر اٹھا کر دیکھتا تک نہیں ایسے یوگی کی تو وہ حالت ہوتی ہے۔ کہ جیسے ندی نالوں کا پانی سمندر میں جا کر ساکن ہوجاتا ہے۔ ویسے ہی سب خواہشات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس سمندر کی طرح ہو گی ہیں شانت ہو جاتی ہیں۔ اور ایسے انسان سمندر کی طرح ساکن رہتے ہیں۔ اس لئے جو انسان سب خواہشات کو چھوڑ کر نفس کش بنکر میرے تیرے پن کو چھوڑ کر بغیر لاگ لپیٹ کے برتاؤ کرتا ہے۔ وہی شانتی حاصل کرتا ہے۔ یہ خدا رسیدہ بزرگوں کی حالت ہے۔ اور یہ حالت جس کی آخری وقت تک قائم رہتی ہے۔ وہ مکتی حاصل کرتا ہے +

یرہ دامسندر۔ مورخہ ۱۷

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۲

موہ کے وش آدمی ادھرم کو دھرم مان لیتا ہے۔ موہ
کے کارن اپنے اور پرائے کا بھید ارجن نے کیا۔ یہ بھید جھوٹا
ہے یہ بتلاتے ہوئے شری کرشن شریر اور آتما کے الگ
الگ ہونے کا ورنن کرتے ہیں۔ اس میں جسم کا فانی اور
ٹکڑے ٹکڑے ہونا اور آتما کا غیر فانی ہونا اور اس کا ایک
(مفرد) ہونا بتلاتے ہیں۔ آدمی اپنا فرض ادا کر سکتا ہے۔
نتیجہ اُس کے اختیار میں نہیں ہے اسلئے اُسے اپنے فرض
کا فیصلہ کر کے بےفکری سے اس میں لگے رہنا چاہیئے اس
طرح لگ کر کے کام کرتا ہوا وہ نجات (موکھش) کو حاصل
کر سکتا ہے:

سنجے نے کہا

اس طرح (نامواجب) رحم سے دین بنا ہوا اور
آنسوؤں سے بھری گھبرائی ہوئی آنکھوں والے دکھی ارجن
سے مدھوسودن یہ بچن کہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شری بھگوان بولے۔

ہے ارجن بھلے پرشوں کے نہ کرنے لائق اور سورگ سے دُور کرنے والا اور بدنامی دینے والا یہ موہ تجھے اس بُری گھڑی میں کہاں سے آ گیا۔ ۲

ہے پارتھ (ارجن) تو نامرد مت بن۔ یہ تجھے شوبھا نہیں دیتا۔ ہردے کی اس نیچ کمزوری کو چھوڑ اور بیریوں کو تپانے والے ہے ارجن تو اُٹھ۔ ۳

ارجن نے کہا:۔

ہے مدھو سودن! بھیشم اور درون کو لڑائی کے میدان میں کیسے میں تیروں سے ماروں۔ اے دشمنوں کے مارنے والے یہ تو پوجا کے یوگیہ ہیں۔ ۴

فراخ دل بزرگوں کو نہ مار کر اس دنیا میں مانگ کر کھانا بھی اچھا ہے۔ کیونکہ بزرگوں کو مار کر مجھے تو اُن کے خون آلودہ دھن دولت سے خواہشات بھوگنا ہوگا۔ ۵

میں نہیں جانتا کہ دونوں میں سے کون سی بات اچھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے۔ ہم جیت جاویں یا ہمارے مخالف جنہیں مار کر ہمیں جینا نہیں چاہتا۔ وہ دھرت راشٹر کے بیٹے میرے سامنے کھڑے ہیں۔"

بزدلی کے سبب میری عقل ماری گئی ہے۔ میں شش و پنج میں پڑا ہوں۔ اس لئے جس بات میں میری بھلائی ہو وہ مجھ سے ٹھیک ٹھیک کہئے۔ یہی میری پرارتھنا ہے۔ میں آپ کا شاگرد ہوں۔ آپ کی شرن میں آیا ہوں۔ مجھے راستہ دکھلائیے۔ ۷

اس دنیا میں دھن اور اناج سے بھرپور بنا کسی کلفت کے حاصل ہونے والی حکومت یا اندر کا آسن ملنے پر بھی میرے اعضاء کو سکھا دینے والے دکھ کے دور کرنے کا کچھ سامان دکھائی نہیں دیتا۔ ۸

سنجے نے کہا:۔

اے راجا۔ نیند کو قابو میں رکھنے والے ارجن نے اندریوں کے جیتنے والے ہری کرشن سے اور بتلائے ڈھنگ سے کہا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

"میں نہیں لڑوں گا"، یہ کہکر وہ چپ ہو گیا۔ ۹

سے بھرت کی اولاد۔ ان دونوں فوجوں کے بیچ میں اُداس بیٹھے ہوئے ارجن سے سری کرشن نے مُسکراتے ہوئے یہ بچن کہے ۱۰

شری بھگوان نے کہا:۔

نا قابلِ افسوس بات کا تو افسوس کرتا ہے اور عالموں کی سی باتیں کرتا ہے۔ لیکن عام لوگ مُردہ زندوں کا افسوس نہیں کرتے ۱۱

کیونکہ اصلیت پر دیکھتے ہیں تو یا یہ راجا کسی وقت نہ تھے۔ یا آگے کسی وقت میں نہ ہوں گے۔ یہ بات نہیں ہے ۱۲

آدمی کو جیسے اس جسم میں بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا آتا ہے۔ ویسے ہی دوسرا جسم بھی ملتا ہے۔ اس بات میں عقلمند آدمی کو دھوکا نہیں لگتا۔ ۱۳

ہے کنتی کے بیٹا ارجن! حواسِ خمسہ کے احساسات سردی۔ گرمی۔ سُکھ۔ دُکھ دینے والے ہوتے ہیں جو فانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوتے ہیں اور آتے جاتے رہتے ہیں ۔ انہیں برداشت
کر ۔ ۱۴

ہے پرُو خاندان میں سریشٹھ سکھ و دکھ میں ایک جیسے
رہنے والے جس شخص کو یہ نفسانی جذبات بیقرار نہیں کرتے
وہ مکتی کے لائق بن جاتا ہے ۔ ۱۵

نیستی کی ہستی نہیں ہے ۔ اور ہستی کی نیستی نہیں ہے
ان دونوں کا فیصلہ عالم لوگوں نے معلوم کیا ہے ۔ ۱۶

یہ تمام دنیا جس سے بھری ہوئی ہے اُسے لافانی سمجھ
اس لافانی کو   کرنا کسی کی طاقت نہیں ہے ۔ ۱۷

ہمیشہ رہنے والے بے اندازہ لافانی روح کے یہ جسم
فانی کہے گئے ہیں ۔ اسلئے ہے ارجن تو لڑائی کر ۔ ۱۸

جو اسے مارنے والا مانتے ہیں اور جو اسے مرا ہوا
مانتے ہیں ۔ وہ دونوں کچھ نہیں جانتے ۔ یہ روح نہ کسی
کو مارتی ہے ۔ اور نہ ماری جاتی ہے ۔ ۱۹

روح نہ پیدا ہوتی ہے نہ مرتی ہے یہ ہمیشہ مستقل ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہیں ہوگا۔ یہ بھی نہیں ہے۔ اس لیے یہ نہ پیدا ہونے والی ہے نہ مرنے والی۔ سدا رہنے والی ہے نتیجی ہے۔ جسم کے ناش ہونے پر اس کا ناش نہیں ہوتا۔ ۲۰

ہے پارتھ (پرتھا یا کنتی کے پتر ارجن) جو آدمی روح کو لافانی، سدا رہنے والی۔ پیدا نہ ہونے والی اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہونے والی مانتا ہے وہ کسی کو کیسے مرواتا ہے یا کس کو مارتا ہے۔ ۲۱

جیسے آدمی پرانے کپڑوں کو اتار کر نئے کپڑے پہن لیتا ہے۔ ویسے ہی روح پرانے اور کمزور جسم کو چھوڑ کر نئے جسم کو حاصل کرتی ہے۔ ۲۲

اس طرح روح یا آتما کو اوزار کاٹ نہیں سکتے۔ آگ جلا نہیں سکتی۔ پانی گلا نہیں سکتا اور ہوا سکھا نہیں سکتی۔ ۲۳

یہ آتما نہ کاٹا جا سکتا ہے۔ نہ جلایا جا سکتا ہے۔ نہ گلایا جا سکتا ہے۔ نہ سکھایا جا سکتا ہے۔ یہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ سب جگہ اس کی پہنچ ہے مضبوط نہ ہلنے والا اور قدیمی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ ۲۴

سانکھ اندریاں اور من اس کو پا نہیں سکتے۔ غیر مبدل کہا گیا ہے۔ اِس لئے اِسے ویسا جان کر افسوس کرنا تیرے لئے مناسب نہیں ہے۔ ۲۵

اور اگر تو اسے ہمیشہ پیدا ہونے والا اور مرنے والا مانے۔ تو بھی ہے۔ ارجن تجھے افسوس کرنا مناسب نہیں ہے۔ ۲۶

پیدا ہونیوالوں کو موت اور مرنے والوں کے لئے پیدائش لازم وملزوم ہے۔ اس لئے جو لازمی ہے۔ اس کا افسوس کرنا مناسب نہیں ہے۔ ۲۷

ہے بھارت (بھرت کی سنتان ارجن) سب جاندار وں کی جنم سے پہلے اور مرنے سے بعد کی حالت دکھی نہیں جا سکتی۔ وہ پوشیدہ ہے۔ بیچ کی ہی حالت ظاہر ہوتی ہے اس میں فکر کی کیا وجہ ہے؟

نوٹ۔ بھوت یا جاندار سے مطلب چلنے والے جیسے انسان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حیوانات وغیرہ اور ایک جگہ قائم جیسے درخت وغیرہ دونوں طرح کی مخلوقات ہے

کوئی اسے عجیب وغریب دیکھتا ہے۔ دوسرے اُسے عجیب و غریب بیان کرتے ہیں۔ اور تیسرے اُسے عجیب و غریب بیان کیا ہوا سنتے ہیں۔ لیکن سُننے پر بھی کوئی اُسے جانتے نہیں ہیں۔ ۲۹

ہے بھارت سب کے جسم ہیں یہ جسم کو دھارن کرنیوالی روح ہمیشہ رہنے والی اور نہ ماری جانے کے لائق ہے۔ اس لئے تجھے سبھی جانداروں کے لئے افسوس کرنا مناسب نہیں ہے۔ ۳۰

نوٹ:۔ یہاں تک سری کرشن نے دلائل کے ذریعے روح کا لافانی اور جسم کا فانی ہونا سمجھا کر بتلایا ہے۔ کہ اگر کسی حالت میں جسم کا ناشش کرنا مناسب سمجھا جائے۔ تو معلوم ہو جائے۔ کہ یہ خیال کہ یہ اپنے بھائی بندھو ہیں۔ جیسے کہ اپنے سگے ہیں ان کو کیسے مارا جائے۔ یہ حالت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سے پیدا شدہ ہے ؎

اب ارجن کو یہ بتلاتے ہیں۔ کہ کھشتری دھرم کیا ہے
اپنے دھرم کو سمجھ کر بھی تیرے لئے ہچکچاہٹ مناسب
نہیں۔ کیونکہ دھرم کی لڑائی سے بڑھ کر کھشتری کے لئے
اور کچھ کلیان کاری نہیں ہو سکتا۔ ۳۱

ہے پارتھ۔ یہ لڑائی تو مانو تیرے لئے بنا تکلیف
کئے از خود کھلا سورگ کا دروازہ مل گیا ہے۔ ایسی لڑائی
تو خوش قسمت کھشتریوں کو ہی ملتی ہے۔ ۳۲

اگر یہ دھرم کی لڑائی جیسی لڑنے کا خوش قسمتی سے
تجھے موقعہ مل گیا ہے۔ تو نہ لڑیگا تو اپنے دھرم اور شہرت کو کھو
کر پاپوں کی گٹھڑی باندھ لیگا۔ (پاپ اکٹھے کرلیگا) ۳۳
سب لوگ لگاتار تیری بدنامی کرتے رہیں گے اور معزز
آدمی کے لئے بدنامی مرنے سے بھی بدتر ہے۔ ۳۴

جن مہارتھیوں سے پہلے لڑ کر تو نے عزت حاصل کی
ہوئی ہے۔ وہ ہی تمہیں ڈر کر لڑائی سے بھاگا ہوا خیال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرینگے اور تجھے ہیچ سمجھیں گے - ۳۵

اور تیرے دشمن تیری طاقت کی بدنامی کرتے ہوئے نہ کہنے لائق کئی باتیں کہیں گے - اس سے بڑھ کر دُکھ دینے والی اور بات کیا ہو سکتی ہے - ۳۶

اگر تو لڑائی میں مارا جائیگا تو تجھے سورگ ملیگا - اور اگر جیتیگا تو حکومت کریگا - اس لئے ہے ارجن لڑائی کا فیصلہ کرکے تو کھڑا ہو - ۳۷

نوٹ :- اس طرح بھگوان نے روح کی لافانیت اور جسم کا فانی ہونا بتلایا پھر از خود حاصل شدہ لڑائی لڑنے میں کھشتریوں کو دھرم کی ہانی نہیں ہوتی یہ بھی بتلایا - اس طرح ۳۱ ویں شلوک سے لیکر بھگوان نے ثواب کیساتھ دنیاوی فوائد کو ملا دیا ہے - اتنا کہنے کے بعد بھگوان گیتا کے خاص اُپدیش کو ایک شلوک میں بیان کرتے ہیں :

سکھ اور دُکھ نفع اور نقصان جیت اور ہار ایک جیسا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سمجھ کر لڑائی کے لئے تیار ہو۔ ایسا کرنے سے تجھے
پاپ نہیں لگے گا۔ ۳۸

میں نے تجھے فلاسفی کے اصولوں کے مطابق تیرا یہ فرض
بتلایا ہے ؎

اب کرم یوگ سمجھاتا ہوں۔ وہ سُن۔ اس کا سہارا
لینے سے تو کرم کی پھانسی کو توڑ سکے گا۔ ۳۹

اس میں آغاز تباہ نہیں ہوتا۔ اُلٹا نتیجہ نہیں نکلتا۔
اس دھرم کا ذرا سا پالن کرنا بھی بڑے خطرے سے بچا لیتا ہے۔ ۴۰
ہے کرو نندن اگرو کی اولاد۔ ارجن! یوگ کے طریقوں
پر چلنے والوں کی مستقل رہنے والی عقل ہمیشہ ایک سی رہتی ہے
اور غیر مستقل یقین والوں کی عقل کئی شاخوں والی اور بیشمار قسم
کی ہوتی ہے۔ ۴۱

نوٹ:۔ جب عقل ایک نہ رہ کر کئی قسم کی ہوتی ہے۔ تو وہ
عقل نہ رہ کر خواہش بن جاتی ہے۔ اس لئے یہاں عقلوں یا
بے شمار قسم کی عقل سے مطلب خواہشات ہیں ؎

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اگیانی وید وادی۔ اِس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ یہ کہنے والے خواہشات سے والسبندر سورگ کو اچھا ماننے والے زندگی اور موت روپی کرم کے پھل دینے والے۔ اذات اور دھن دولت کے حاصل کرنے والے کرموں کے بیان سے بھری ہوئی باتیں بڑھا بڑھا کر کہتے ہیں۔ وِنیا دی لذتوں اور دھن دولت میں پھنسے رہنے والے۔ اِن لوگوں کی عقل ماری جاتی ہے۔ اِن کی عقل نہ تو درڑھ وشواش والی ہوتی ہے اور نہ وسمادھی میں قائم ہو سکتی ہے۔ ۴۲-۴۳-۴۴-

نوٹ:۔ یوگ واد کے برخلاف کرم کانڈ یا وید واد کا بیان اُوپر کے تین شلوکوں میں کیا گیا ہے۔ کرم کانڈ یا وید واد کا مطلب ہے پھل حاصل کرنے کے لئے کی گئی کوششوں کے بیشمار کام یہ کام وید کے بھاشیوں سے اوپدانت سے علیحدہ اور تھوڑے پھل والے ہونے کے سبب بے فائدہ ہیں:

ہے ارجن تین خواص جو وید کا مضمون ہیں۔ اُن سے تو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انگ رہ۔ سکھ دکھ وغیرہ کے بکھیڑوں سے چھوٹا رہ ہمیشہ غیر
فانی اشیاء میں لگا رہ کسی چیز کے حاصل کرنے اور اُسے
سنبھالنے کے جھنجھٹوں میں نہ پھنس۔ آتما میں لین رہ ۴۵

جیسے جو کام کنوؤں سے نکلتے ہیں۔ وہ سب اسی طرح
چشموں سے بھی نکل سکتے ہیں۔ ویسے ہی جو سب ویدوں میں
ہے۔ وہ گیانی برہم میں لین پرش کو اپنے اندر سے مل
جاتا ہے۔ ۴۶

تیرا اپنے کرموں کے کرنے کا ہی اختیار ہے۔ اس سے
پیدا ہونے والے بے شمار نتائج پر تیرا کوئی اختیار نہیں
کرم کے پھل کی خواہش کو لیکر کام نہ کر۔ کرم نہ کرنے کی بھی تجھے
ہٹ نہیں کرنی چاہیئے۔ ۴۷

ہے ارجن پھنساوٹ کو چھوڑ کر یوگ میں لگا رہ یعنی
کامیابی ناکامیابی میں یکساں رہ کر تو کرم کر۔ یکسانیت کا
نام ہی یوگ ہے ۴۸

ہے ارجن یکساں رہنے والی عقل کے مقابلہ پر صرف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرم بہت ناچیز ہے۔ اِس لئے تو یکساں رہنے والی عقل کا سہارا لے۔ پھل کا مقصد بنانے والے انسان قابل رحم ہیں ۴۹

عقلمند یعنی یکسانیت والے آدمی کو اس دنیا میں پاپ پُن نہیں چھو سکتے۔ اس لئے تو یکسانیت کے لئے کوشش کر۔ یکسانیت کا کام ہی مہارت ہے ۵۰۔

کیونکہ یکساں بدھی والے لوگ کرم سے پیدا ہونیوالے پھل کو چھوڑ کر جنم کی پھانسی سے چھوٹ جاتے ہیں اور بیداغ حالت و درجہ نجات کو حاصل کرتے ہیں۔ ۵۱

جب تیری عقل جہالت کے دلدل سے پار اُتر جائیگی تب تجھے سنے ہوئے کے متعلق نفا یا سُننے میں اور سینتا (بے پرواہی) حاصل ہو گی۔ ۵۲

کئی طرح کے اصولوں کے سننے سے بیقرار ہوئی ہوئی تیری عقل جب گوشہ نشینی میں قائم ہو گی تبھی تو یکسانیت کو حاصل ہو گا۔ ۵۳

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ارجن نے کہا:۔

ہے کیشوا کرشن، عقلِ مطمئنہ کے مالک یا لجبوئی کو حاصل کئے ہوئے کے کیا نشان ہوتے ہیں، عقلِ مطمئنہ کا مالک کِس طرح بولتا اُٹھتا اور چلتا ہے۔ ۵۴

ہے پارتھ، جب آدمی من میں اُٹھتی ہوئی سبھی خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور آتما کے ذریعے ہی اپنے آپ میں خوش رہتا ہے، تب وہ عقلِ مطمئنہ کا مالک کہلاتا ہے۔

نوٹ:۔ آتما سے ہی آتما میں خوش رہنے کا مطلب راحت روحانی کو اپنے اندر ہی تلاش کرنا ہے! ورنج و راحت دینے والی بیرونی اشیاء پر راحت کا انحصار رکھتی ہے۔ اور راحت روحانی معمولی خوشی سے علیحدہ ہے۔ اسکا خیال رکھنا چاہیئے۔ مجھے دولت ملنے پر جو خوشی ہوتی ہے یہ جہالت ہے۔ میں بھکاری ہوں کھانے کی تکلیف ہو۔ پھر بھی میں چوری یا کسی دوسرے لالچ میں نہ پڑوں۔ اس میں جو بات موجود ہے۔ اُس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں مجھے راحت حاصل ہوتی ہے اور وہی روحانی خوشی ہے

دُکھ سے جو دکھی نہ ہو سُکھ کی خواہش نہ رکھے اور جو محبت خوف اور

۵۶ غصہ سے خالی ہو وہ عقل مطمئنہ کا مالک مُنی یا عارف کہلاتا ہے۔

ہر جگہ لگاؤ سے خالی رہ کر جو آدمی بھلے یا بُرے

ہونے میں نہ خوش ہوتا ہے۔ نہ رنجیدہ ہوتا ہے۔ اسی کی

عقل مطمئنہ ہے۔ ۵۷

کچھوا جیسے سب طرف اپنے اعضاء کو سکیڑ لیتا ہے ویسے

ہی جب یہ آدمی حواس کو اُن کی ترغیبات سے ہٹا لیتا ہے

تب اس کی عقل مطمئنہ کہلاتی ہے۔ ۵۸

جب انسان نا کھائے پئے رہتا ہے تب اس کی

ترغیبات شکست پڑ جاتی ہیں لیکن ذائقہ نہیں جاتا۔ وہ ذائقہ

تو نظارہ خالق سے مطمئن ہوتا ہے۔ ۵۹

نوٹ:- یہ شلوک مراقبہ وغیرہ کرنے کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ

اس کی حد بتلاتا ہے۔ ترغیبات کو روکنے کے لئے فاقہ

کشی وغیرہ ضروری ہیں لیکن ان کی جڑ ذائقہ تو دیدِ خدا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سے ہی مطمئن ہوتا ہے۔ جیسے نظارۂ خالق کا عشق لگ جاتا ہے۔ وہ دوسرے ذائقوں کو بھول جاتا ہے۔

ہے ارجن عقلمند آدمی کے کوشش کرتے رہنے پر بھی حواس خمسہ ایسے منہ زور ہوتے ہیں کہ اس کے من کو زبردستی کھینچ لیتے ہیں۔

ان سب حواس کو قابو میں رکھ کر یوگی کو مجھ میں محو ہو رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اپنے حواس جس کے قابو میں ہیں اس کی عقل برقرار ہے۔ ۶۱

نوٹ:۔ مطلب بغیر بھگتی کے اور خدا کی امداد کے انسانی کوششیں لاحاصل ہیں۔

ترغیبات کا خیال کرنے والے آدمی کو ان میں چھپ ادٹ ہو جاتی ہے۔ اس چھپساوٹ سے خواہش پیدا ہوتی ہے اور خواہش سے غصہ پیدا ہوتا ہے۔ ۶۲

نوٹ:۔ خواہش کرنے والے کے لئے غصہ لازمی ہے۔ کیونکہ خواہشات کبھی پوری نہیں ہوتی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غصّہ سے مُوہ رکھتا (بے وقوفی) پیدا ہوتی ہے بیوقوفی
سے ہوش ٹھکانے نہیں رہتا۔ ہوش ٹھکانے نہ رہنے سے
علم کا نقصان ہو جاتا ہے۔ اور جسمیں علم ہی نہ رہا۔ وہ مُردہ
کی مانند ہے۔ ۶۳

لیکن جس کا من اپنے قابو میں ہے اور جس کے حواس
کھنپاوٹ یا دشمنی سے خالی ہو کر اسکے قابو میں رہتے ہیں
وہ آدمی حواس سے کام لیتا ہوا بھی راحتِ قلب
حاصل کرتا ہے ۶۴۔

اطمینانِ قلب سے اس کے سارے دُکھ دُور ہو جاتے
ہیں جسے اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کی عقل فوراً
ہی برقرار ہو جاتی ہے۔ ۶۵

جسے اطمینان نہیں ہے۔ اُسے تمیز نہیں ہے اُسے
بھگتی نہیں ہے۔ اُسے شانتی نہیں ملتی اور جہاں شانتی
نہیں وہاں سکھ کہاں سے آسکتا ہے۔ ترغیبات میں
بھٹکنے والے حواس کے پیچھے جس کا من دوڑتا ہے اس کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

من عقل کو جہاں چاہے ویسے ہی کھینچ لے جاتا ہے جیسے ہوا کشتی کو پانی میں ادھر ادھر لئے پھرتی ہے۔ ۶۷۔

اس لئے ہے ارجن جب سنکے حواس چاروں طرف کی ترغیبات سے نکل کر اپنے قابو میں آجاتے ہیں۔ اس کی عقل برقرار ہو جاتی ہے :

جب سب جاندار سوتے رہتے ہیں تب نفس مطمئنہ والا انسان جاگتا رہتا ہے۔ جب لوگ جاگتے رہتے ہیں تب عارف سوتا رہتا ہے۔ ۶۹۔

نوٹ :۔ دنیا دار لوگ رات کے بارہ ایک بجے تک ناچ۔ راگ۔ رنگ۔ کھانے پینے وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں اور پھر سویرے سات آٹھ بجے تک سوتے ہیں خدا پرست رات کو سات آٹھ بجے تک سو کر آدھی رات کے وقت اُٹھ کر یادِ خدا میں لگ جاتے ہیں۔ اسکے سوا جہاں دنیادار دنیاوی گھبیڑے بڑھاتا ہے اور خدا کو بھول جاتا ہے۔ وہاں عارف لوگ دُنیاوی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بکھیڑوں سے بے خبر رہتے ہیں۔ اور نظارۂ خالق دیکھتے ہیں
اِس طرح دونوں کا راستہ الگ الگ ہے۔ یہ بات
اسی شلوک میں بھگوان نے بتلائی ہے۔

دریاؤں کے داخلہ سے بھرپور رہنے پر بھی جیسے سمندر ساکن رہتا ہے۔ ویسے ہی جس آدمی میں دنیاوی خواہشات مطمئن ہو جاتی ہیں۔ وہی اطمینان حاصل کرتا ہے۔ نہ کہ خواہشات والا۔ ۷۰

سب خواہشات کو چھوڑ کر جو آدمی چاہ۔ میرا تیرا پن اور تکبر سے خالی ہو کر رہتا ہے وہی اطمینان کو حاصل کرتا ہے۔ ۷۱

ہے پارتھ! النور کو پہنچانے والی حالت اس طرح کی ہوتی ہے اسے حاصل کر لینے پر وہ جہالت میں نہیں پھنستا اور اگر حالت نزع میں بھی یہ حالت میسر ہو جاوے۔ تو وہ انسان برہم نروان حاصل کرتا ہے۔ ۷۲

اوم تت ست

اس طرح شری بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا

کے بیچ یوگ شاستر کا شری کرشن اور ارجن کے وِرتا لاپ کا ساٹکھیہ یوگ نام والا دوسرا ادھیائے ختم ہُوا ۔

تیسرا ادھیائے

کرم یوگ

سلیم العقل کی تعریف سُن کر ارجن کو ایسا معلوم ہُوا کہ انسان کو چپ چاپ ہو کر بیٹھ رہنا چاہیئے ۔ اس کی تعریف میں اُس نے کرم کا تو نام تک نہ سُنا ۔ اس لئے بھگوان سے پُوچھا ۔ آپ کی باتوں سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کرم کی نسبت گیان برتر ہے ۔ اِس سے میری عقل پریشان ہوتی ہے ۔ اگر گیان اچھا ہے تو مجھے گھور کرم میں کیوں پھنساتے ہو ۔ مجھے صاف صاف بتلائیے کہ میری بھلائی کس میں ہے ؟

تب بھگوان نے جواب دیا ۔ ہے معصوم ارجن !

پہلے سے ہی اس دُنیا میں دو راستے چلتے آئے ہیں ۔ ایک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں گیان کا درجہ برتر رکھا گیا ہے۔ دوسرے ہیں کرم کا لیکن تو ہی دیکھ سکیگا۔ کہ کرم کے بغیر کبھی انسان نکما ہو ہی نہیں سکتا۔ بغیر کرم کے کبھی گیان آتا ہی نہیں۔ سب کچھ چھوڑ کر بیٹھ جانے والا آدمی کامیاب انسان نہیں کہلا سکتا۔ تو دیکھتا ہے کہ ہر ایک آدمی کچھ نہ کچھ کرم تو کرتا ہی ہے۔ اس کی فطرت ہی کچھ نہ کچھ اس سے کرا ئیگی۔ دُنیا کا یہ قانون ہوتے ہوئے بھی جو آدمی ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا رہتا ہے۔ اور دماغ میں کئی طرح کے خیالات کے قلعے بنایا کرتا ہے۔ اسکا شمار بیوقوفوں میں ہوتا ہے۔ اور وہ قول و فعل میں جھوٹا کہا جاتا ہے۔ اس سے کیا یہ اچھا نہیں۔ کہ اندریوں کو قابو میں رکھ کر محبت اور نفرت کو چھوڑ کر بغیر جلد بازی اور بغیر پچھتاوے کے یعنی نتائج سے الگ تھلگ رہ کر وہ ہاتھ پاؤں سے کچھ کام کیا کرے۔ مقررہ کام تیرے حصہ میں آیا ہوا خدمت کا کام تو اندریوں کو قابو میں رکھ کر کیا کر کاہل کی طرح بیٹھے رہنے سے یہ اچھا ہی ہے کاہل بن کر بیٹھے رہنے والے کا جسم آخر کار نکما ہو جاتا ہے لیکن کام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرتے ہوئے اتنی بات یاد رکھنا کہ یگ کے کام کو چھوڑ کر دوسرے سب کام لوگوں کو بندھن میں رکھتے ہیں۔ یگ یعنی اپنے لئے نہیں دوسروں کے لئے رفاہِ عامہ کی خاطر اُٹھائی ہوئی تکلیف جسے خدمت کہا جاتا ہے اس خدمت کے لئے ہی جو خدمت کی جاتی ہے اس میں کسی طرح کی جھنجھٹ یا محبت اور نفرت نہیں ہوتی۔ یہ یگ یہ خدمت تو کیا کر۔ برہما نے یہ دُنیا پیدا کی اور اس کے ساتھ ہی یگیہ کو بھی پیدا کیا۔ مانو ہمارے کام میں اُس نے یہ منتر پھونکا:۔ زمین پر جاؤ۔ ایک دوسرے کی خدمت کیا کرو اور ترقی پاؤ۔ سب جانداروں کو دیوتا کی شکل میں دیکھو۔ یہ تمہیں خوش رکھیں گے۔ خوش ہوئے ہوئے دیوتا بغیر مانگے تمہاری دل مُرادیں پوری کریں گے۔ یعنی یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ خدمتِ خلق کے بغیر اُن کا حصّہ انکو پہلے دیئے بغیر جو کھاتا ہے۔ وہ چور ہے۔ اور جو دُنیا کے سب جانداروں کا حصّہ انہیں پہنچا کر بعد ازاں کھاتے ہیں یا کیے ہوئے گنے ہیں۔ انہیں بھوگنے کا حق ہے یعنی [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے خالی ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف جو اپنے لئے ہی کماتے ہیں۔ مزدوری کرتے ہیں۔ وہ پاپی ہیں۔ اور پاپ کا اناج کھاتے ہیں۔ قدرت کا قانون ہی یہی ہے۔ کہ اناج سے جانداروں کی پرورش ہوتی ہے۔ اناج بارش سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بارش یگ سے ہوتی ہے۔ یعنی سب جانداروں کی محنت سے پیدا ہوتی ہے۔ جہاں جاندار نہیں ہیں وہاں بارش بھی نہیں ہوتی۔ جہاں جاندار ہیں وہاں ورشا ہے ہی سب جاندار محنتی ہیں محنت کر کے جینے والے ہیں۔ کوئی بیٹھے لیٹے کھا نہیں سکتا۔ اور اگر یہ بات نادان جانداروں کے متعلق سچ ہے۔ تو انسان کے لئے کتنی زیادہ حد تک سچ ہونی چاہیئے۔ اس لئے بھگوان نے کہا ہے۔ کہ کرم برہما نے پیدا کیا۔ برہما کی پیدائش لافانی برہم سے ہوئی اس سے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ سبھی یگوں میں یعنی خدمت عامہ کے کاموں میں لافانی پرہم پرمیشور موجود رہتا ہے۔ ایسی اس گھٹنا کی کوشش کے رہٹ کی جو تقلید نہیں کرتا۔ وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گنہگار ہے اور فضول زندگی بسر کرتا ہے۔

جو انسان اندرونی شانتی حاصل کر لیتا ہے۔ اور قانع رہتا ہے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کے لئے کچھ کام ہے ہی نہیں۔ اس کو کرم کرنے سے کچھ فائدہ نہیں نہ کرنے سے بھی نہیں۔ اُسے کسی کے بارے میں کوئی غرض نہیں ہوتی۔ پھر بھی یگیہ کے کام کو وہ چھوڑ نہیں سکتا۔ اس لئے تو صرف اپنے روزانہ فرائض ادا کرتا رہ۔ مگر اسمیں محبت یا نفرت نہ رکھ۔ جو بغیر کسی لگاؤ کے کرم کرتے ہیں۔ وہ ایشور کو حاضر ناظر دیکھتے ہیں اور دیکھ جنک کی طرح تو بھی راجہ کرم کرتے کرتے سدھی پا گئے۔ کیونکہ وہ رفاہ عام کے لئے کام کرتے تھے۔ تو پھر تو اسکے برخلاف کیسے عمل کر سکتا ہے۔

یہ قاعدہ ہے کہ اچھے اور بڑے مانے جانے والے لوگ جیسا کام کرتے ہیں۔ عوام اُن کی تقلید کرتے۔ میری طرف دیکھ مجھے کرم کر کے کون سی غرض حاصل کرنی تھی۔ مگر میں جو بیں گھنٹے لگاتار کام کرتا ہوں۔ اور یہ دیکھ کر لوگ بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اسی کے مطابق کرم وشٹیں کرتے ہی ہیں۔ لیکن اگر میں سستی کر دوں تو دنیا کا کیا حال ہو۔ سورج۔ چاند۔ ستارے وغیرہ چلنا بند کر دیں۔ تو دنیا تباہ ہو جائے۔ یہ تو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور ان سب کو حرکت دینے والا انتظام میں رکھنے والا تو میں ہی ہوں نہ! لیکن عام لوگوں میں اور مجھ میں اتنا فرق ضرور ہے۔ کہ میں بغیر کسی پھنساؤ کے کام کرتا ہوں۔ لوگ پھل میں پھنسے ہوئے مزدوری کیا کرتے ہیں۔ تیرے جیسا گیانی آدمی کام چھوڑ بیٹھے۔ تو لوگ بھی ویسا ہی کریں۔ اور کج فہم بنیں۔ تجھے تو لگاؤ چھوڑ کر ہی فرض ادا کرنا چاہیئے۔ جس سے لوگ اپنے فرض سے نہ گریں اور آہستہ آہستہ بغیر لگاؤ کے کرم کرنا سیکھیں۔ انسان کی فطرت میں جو صفات موجود ہیں۔ اُن کے ماتحت ہو کر وہ کام تو کرتا ہی رہیگا۔ بیوقوف ہی یہ مانتا ہے۔ کہ میں کرنے والا ہوں۔ سانس لینا سب جانداروں کی فطرت میں ہے۔ اُنکی عادت ہے۔ آنکھ پہ کسی کے بیٹھتے ہی آدمی طبعًا پلک ہلاتا ہے۔ اسوقت وہ نہیں کہتا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ میں سانس لیتا ہوں۔ میں پلک مارتا ہوں۔ اسی طرح
جتنے کام بھی کیئے جاویں وہ سب فطرت سے ہی صفات کے
مطابق ہیں۔ اُن کے لیئے خودی کیوں؟ اور اس طرح پر
بغیر میرا اختیار کیئے قدرتی طور پر کام کرنے کا سُنہری
راستہ یہ ہے۔ کہ سب کاموں کو میری نذر کیا جائے۔ اس طرح
کرتے کرتے جب انسان میں سے خودی۔ خود غرضی کا خیال
مفقود ہو جاتا ہے۔ تب اسکے سب کام قدرتی اور بے عیب
ہو جاتے ہیں۔ وہ بیشمار جھنجھٹوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ پھر
اس کے لئے کرموں میں پھنساؤ وغیرہ کچھ نہیں رہتا۔ اور
جہاں قوانین قدرت کے موافق کام ہوتا ہے۔ وہاں مجبوراً
نہ کرنے کا دعویٰ کرنے میں بھی خودی ہے۔ ایسا مجبوراً کرنے
والا چاہے۔ باہر سے کچھ نہ کرتا ہوا ہی معلوم ہو۔ مگر اندر ہی
اندر اس کا من جال بنتا ہی رہتا ہے۔ یہ بیرونی کوشش
سے بھی بڑا ہے۔ اور زیادہ زنجیروں میں جکڑنے والا ہے۔
حقیقت یہ ہے۔ کہ اندریوں کو اپنے وشیوں سے محبت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یا نفرت ہنچی ہی ہے۔ کان کو کوئی خاص آواز سننا پسند ہوتا ہے اور کوئی ناپسند۔ ناک کو گلاب کا پھول سونگھنا پسند ہے۔ اور پاخانے وغیرہ کی بدبو نہیں بھاتی۔ یہی حال سب اندریوں کا سمجھ لو۔ اس لیئے انسان کو جو کرنا ہے وہ تو یہ ہے۔ کہ ان محبت اور نفرت کی شکل میں جو دو لُٹیرے ہیں۔ اُن کے قابو میں کبھی نہ پڑے۔ اور انہیں باہر نکال پھینکے۔ اس کے لیئے کرم کو ڈھونڈھنا نہ چھوڑے۔ آج یہ کل دوسرا پرسوں تیسرا۔ اس طرح بے فائدہ ہاتھ پاؤں نہ ٹپکے لیکن اپنے حصّے جو خدمت آوے۔ اُسے خوشنودی خالق کے لیئے کرنے کو تیار رہے۔ اس طرح کرنے سے یہ خیال پیدا ہوگا۔ کہ جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ ایشور ہی کراتا ہے۔ اس سے علم اور احساس پیدا ہوگا۔ اور خودی مٹ جائیگی۔ اسکا نام ہے اپنا دھرم اپنے دھرم پر ڈٹے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اپنے لیئے وہی اعلیٰ ہے۔ چاہے دوسرے کا دھرم زیادہ اچھا دکھائی دیتا ہو پھر بھی یہ سمجھ کر کہ وہ خطرناک ہے اپنے دھرم پر چلتے ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

موت کی نذر ہو جانے میں نجات ہے۔
محبت اور نفرت کو چھوڑ کر ہی کرم کرنا چاہیئے۔ یہی
یگ ہے۔ جب بھگوان نے یہ کہا۔ تو ارجن نے پوچھا آدمی
کس کی ترغیب سے گناہ کرتا ہے۔ اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے۔
جیسے کوئی زبردستی اسے گناہ کی طرف گھسیٹے لئے جاتا ہے۔
بھگوان بولے آدمی کو گناہ کی طرف گھسیٹنے والا نفس
اور غصہ ہے۔ یہ سگے بھائی کی طرح ہیں۔ خواہش نفسانی
پوری نہ ہوئی۔ تو جھٹ غصہ آکر کھڑا ہو گیا۔ اور جس میں یہ
دونوں ہیں۔ اسے بندۂ نفس کہتے ہیں۔ آدمی کا سب سے
بڑا دشمن نفس ہی ہے۔ اس سے روز جنگ چھڑی رہتی ہے
آئینہ پر دھول چھا جانے جیسے وہ دھندلا ہو جاتا ہے یا جیسے
جب تک دھواں رہتا ہے۔ آگ ٹھیک نہیں جلتی یا بچہ
جب تک رحم کی جھلی سے ڈھکا رہتا ہے۔ تب تک اس کا دم
گھٹتا رہتا ہے۔ ویسے ہی غصہ اور شہوت خدا شناسی کی معرفت
کے نور کو چمکنے نہیں دیتے۔ دھندلا کر دبے ہیں۔ یا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس کا دم گھونٹ دیتے ہیں۔ یہ شہوت آگ کی طرح خطرناک ہے۔ نفس عقل اور حواس کو اپنے قابو میں کر کے انسان کو پچھاڑتی ہے۔ اس لئے تو سب سے پہلے حواس پر قبضہ جمالے پھر نفس کو قابو میں لانا ایسا کرتے ہوئے عقل بھی تیرے قابو میں ہو کر رہے گی۔ کیونکہ اگرچہ حواس ـ نفس اور عقل تدریج ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ تو بھی ان سب کی نسبت روح برتر ہے انسان کو اپنی روح کی طاقت کا احساس نہیں ہے۔ اس لئے وہ مانتا ہے کہ حواس قابو میں نہیں رہتے یا نفس مطمئن نہیں رہتا یا عقل کام نہیں کرتی۔ روح کی طاقت کا یقین ہوتے ہی دوسرے سب کام آسان ہو جاتے ہیں۔ اور جس نے حواس ـ نفس اور عقل کو قابو کر رکھا ہے۔ شہوت ـ غصہ یا اُن کی لاانتہا فوج اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ؛

اس ادھیائے کو میں نے گیتا کے سمجھنے کی چابی کہا ہے اور اسکا مطلب ہم ایک فقرہ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زندگی خدمت کے لئے ہے عیش و عشرت کے لئے نہیں۔ اس لئے ہمیں زندگی کو قربانی کی زندگی بنانا چاہیئے۔ صرف یہ سمجھ لینے سے ہی ایسا ہو نہیں جاتا۔ بلکہ یہ جان کر عمل کرتے ہوئے ہم بتدریج پاکیزہ بنتے ہیں۔ لیکن سچی خدمت کسے کہا جائے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے جو اس کو قابو میں کرنا لازمی ہے۔ ایسا کرنے سے ہم بتدریج صداقتِ مجسم ایشور کے نزدیک پہنچتے جاتے ہیں۔ جوں جوں وقت گذرتا ہے۔ ہم صداقت کو زیادہ دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ خدمت کا کام بھی اگر خودغرضی کے خیال سے کیا جاوے۔ تو وہ یگ نہیں رہتا اس لئے عدم کھنچاوٹ کی بھاری ضرورت ہے۔ اتنا معلوم ہو جانے پر ہمیں کسی دوسرے تیسرے بحث مباحثے میں پڑنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ ارجن کو سچ مچ ہی اپنے رشتہ داروں کو مارنے کا سبق دیا تھا۔ کیا اس میں دھرم تھا۔ ایسے سوالات پھر پیدا ہی نہیں ہوتے۔ عدم کھنچاوٹ آنے پر ہمارے ہاتھ میں کسی کو مارنے کی چھری ہوتے ہوئے بھی از خود

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہ ہاتھ سے چھوٹ پڑتی ہے۔ لیکن عدم بھینساوٹ کی نمائش کرنے سے وہ نہیں آتی۔ ہم کوشش کریں تو وہ آج ہی حاصل ہو جائے۔ یا ہزاروں سال کوشش کرنے پر بھی نہ آوے۔ اس کی فکر بھی ہمیں چھوڑ دینی چاہیئے۔ کوشش ہی ہی کامیابی ہے۔ کوشش سچ مچ ہی کرتے ہیں یا نہیں اس کی ہمیں پوری نگرانی رکھنے کی ضرورت ہے۔ اسمیں اپنے آپ کو دھوکا نہ دینا چاہیئے۔ اور اتنا خیال رکھنا تو سب کے لئے ممکن ہے ؛

یروداامندر

۲۴-۲۵ر نومبر ۱۹۳۰ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۳

یہ ادھیائے گیتا کی تعلیم کی ٹھیک ٹھیک حالت جاننے کی کُنجی کہا جاسکتا ہے۔ اِس میں کرم کیسے کرنا چاہیئے۔ کون ساکرم کرنا چاہیئے اور سچا کرم کسے کہنا چاہیئے۔ یہ بات صاف صاف کہی گئی ہے اور بتلایا ہے۔ کہ سچے گیان کا پھل یہ ہونا چاہیئے۔ کہ عاقبت سمبندھی کاموں میں لگ جائے۔

ارجن نے کہا:۔

ہے جناردھن (کرشن) اگر آپ کرم کی نسبت عقل کو زیادہ اچھا مانتے ہیں۔ تو ہے کیشو پھر آپ مجھے خوفناک کام میں کیوں لگاتے ہیں۔ ا

نوٹ:۔عقل سے مطلب ہے یکساں سمجھنے والی بدھی۔

اپنی رنگارنگ کی باتوں سے میری عقل کو آپ مانو مشکوک بنا رہے ہیں۔ اسلئے آپ مجھ سے ایک ہی یقینی بات کہئے۔ کہ جس سے میرا کلیان ہو ۲

نوٹ:۔ارجن اکتاتا ہے۔ کیونکہ ایک طرف سے بھگوان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اسے سست ہونے پر طعن کرتے ہیں اور دوسری طرف دوسرے ادھیائے کے ۴۹۔۵۰ شلوک میں کرم چھوڑ دینے کا اشارہ ملتا ہے۔ سنجیدگی کے ساتھ وچار کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسا نہیں ہے۔ یہ بھگوان آگے بتلاتے ہیں ؛

شری بھگوان نے کہا۔ اس دنیا میں میں نے پہلے دو حالتیں بتلائی ہیں۔ ایک تو گیان یوگ کے ذریعہ فلاسفروں کی اور دوسری کرم یوگ کے ذریعے یوگیوں کی۔ ۳۔

کرم کا آغاز کرنے سے آدمی نکما پن کو محسوس نہیں کرتا اور کرم کو صرف بیرونی طور پر چھوڑ دینے سے مکتی نہیں پاتا۔۴

نوٹ:۔ نکمّا پن سے مطلب ہے۔ خیال سے زبان سے اور جسم سے کرموں کی نسبتی ایسا نکمّا پن کا احساس کسی کو کرم نہ کرنے سے نہیں ہو سکتا۔ تب اسکا احساس کیسے ہوتا ہے۔ یہ اب دیکھنا ہے ؛

اصل میں کوئی ایک سیکنڈ بھر بھی کرم کئے بغیر نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رہ سکتا ۔ قدرت سے پیدا ہوئے خواص مجبور ہو کر ہر ایک
آدمی سے کرم کراتے ہیں ۔ ۵

جو آدمی کرم کرنے والے حواس کو روکتا ہے ۔ لیکن
اُن حواس کی ترغیبات کا خیال من سے کرتا ہے وہ نادان
اور بیفائدہ کام کرنے والے کہلاتا ہے ۶

نوٹ :۔ جیسے کوئی زبان کو روکتا ہے ۔ لیکن دل سے کسی کو
گالی دیتا ہے ۔ وہ نکما نہیں ہے ۔ وہ ہنسا جاری ہے
اسکا یہ مطلب نہیں ہے ۔ کہ جب تک من نہ روکا جاسکے تب
تک جسم کو روکنا بیفائدہ ہے ۔ جسم کو روکے بغیر من
پر دباؤ نہیں پڑتا ۔ لیکن جسم کو روکنے کے ساتھ من
پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ جو لوگ خوف
یا ایسے ہی بیرونی اسباب سے جسم کو روکتے ہیں لیکن
من پر قابو نہیں رکھتے ۔ اتنا ہی نہیں بلکہ من سے تو
لذات کا حظ اُٹھاتے ہیں اور اگر انہیں موقع مل
جائے تو جسم سے ویسا ہی کریں ایسے ہنسا چاریوں کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

برائی کی گئی ہے۔ اس کے بعد کے شلوکوں میں
اس سے الٹا خیال دکھاتے ہیں ؞

لیکن اے ارجن! جو آدمی حواس کو دل سے قابو میں رکھ کر لگاوٹ سے الگ ہو کر کرم کرنے والے حواس کے ذریعہ کرم یوگ کا آغاز کرتا ہے۔ وہ بہت اچھا آدمی ہے۔ ۷

نوٹ:- اسمیں باہر اور اندر کا میل ملایا گیا ہے۔ من کو قابو میں رکھتے ہوئے بھی آدمی جسم کے ذریعے یعنی اعضا سے کچھ نہ کچھ تو کریگا ہی۔ لیکن جس کا دل قابو میں ہے اس کے کان بُری باتیں نہ سنکر ایشور بھجن سنیں گے جس کا دل قابو میں ہے وہ آدمی ذوالفنوں میں بالذات جسمانی میں دلچسپی نہیں لیتا۔ ایسا آدمی رُوح کی شان بڑھانیوالے کام ہی کریگا۔ ایسے کرم کرنے کو کرم مارگ کہتے ہیں جس کے ذریعے روح کا جسمانی زنجیروں سے چھوٹنے کا کام بنے وہ کرم یوگ ہے اس میں ذوالفقول بالذات میں پھنسا وٹ کے لیئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کوئی جگہ ہو ہی نہیں سکتی۔

اس لئے نیت سے کام کر۔ کام نہ کرنے کی نسبت کام کرنا زیادہ اچھا ہے۔ تیرے جسم کا کام بھی بغیر کرم نہیں چل سکتا۔

نوٹ:۔ (نیت) مقررہ کا لفظ اصل شلوک میں ہے اُس کا تعلق پچھلے شلوکوں ہی سے ہے۔ اس ہی دل سے حواس خمسہ کو قابو میں رکھتے ہوئے لگاوٹ کے بغیر کام کرنے والے کی تعریف کی ہے۔

یہاں نیت یا مقررہ سے مطلب حواس کو قابو میں رکھ کر کرنے لائق کام کی تاکید کی گئی ہے۔

یگیہ کے لئے کئے ہوئے کرموں کے سوا کرموں سے اس دنیا میں پھنساوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہے کنتی کے پتر (ارجن) تو بے لگاؤ ہو کر یگیہ کے لئے کرم کر۔ ۹

نوٹ:۔ یگیہ (پراپکار کے لئے اور ایشور کے ارپن کئے ہوئے کام) سے پرجا پیدا کر کے پرجاپتی برہما نے کہا:۔

یگیہ سے تمہاری ترقی ہو یہ تمہیں من مانے پھل دے۔ ۱۰

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تم یگیہ کر کے دیوتاؤں کی اور دیوتا تمہاری پرورش
کریں اور ایک دوسرے کی پرورش کرتے ہوئے تم اونچے
درجہ کا کلیان حاصل کرو - ۱۱

یگیہ کے ذریعے خوش ہو کر دیوتا تمہیں من مانی مراد دینگے
انکا معاوضہ دیئے بغیر جو ان کا استعمال کرتا ہے ۔ وہ ضرور
چور ہے - ۱۲

نوٹ :- یہاں دیوتا کا یہ مطلب ہے کہ سب جاندار پرمیشور
کی پیدائش ہے سب جانداروں کی خدمت
دیوتاؤں کی خدمت ہے اور وہ یگیہ ہے ۔

جو یگیہ کر کے اس سے بچی ہوا کھانے والے ہیں ۔ وہ
سب گناہوں سے چھوٹ جاتے ہیں ۔ جو اپنے لئے ہی پکاتے
ہیں وہ گناہ کرتے ہیں - ۱۳

اناج سے سب جاندار پیدا ہوتے ہیں ۔ اناج بارش
سے پیدا ہوتا ہے ۔ بارش یگیہ سے ہوتی ہے اور یگیہ کرم سے
ہوتا ہے - ۱۴

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نوجوان لے کہ کرم قدرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ قدرت
کی ہستی لافانی خالق سے ظہور میں آتی ہے۔ اور اس لئے ہر
حاضر و ناظر خالق ہمیشہ یگیہ میں موجود ہے ۱۵۔

اس طرح مسلسل چکر جو تقلید نہیں کرتا۔ وہ انسان
اپنی زندگی کو گناہ آلود بناتا ہے۔ لذات میں پھنسا رہتا ہے۔
اور ہے ارجن وہ آدمی بے فائدہ جیتا ہے ۱۶۔

لیکن جو آدمی روح میں محو رہتا ہے۔ جو اسی میں قناعت
رہتا ہے۔ اور اس میں مطمئن رہتا ہے۔ اُسے کچھ کرنا باقی نہیں
رہتا۔ ۱۷

کرنے یا نہ کرنے میں اس کی کچھ بھی غرض نہیں ہے
کسی جاندار سے بھی اس کی ذاتی غرض یا لگاؤ نہیں ہے ۱۸
اس لئے تو تو بے لگاؤ ہو کر لگاتار فرائض کے کام
کرتا رہ بے لگاؤ رہ کر کام کرنے والا آدمی ہی مکتی حاصل
کرتا ہے۔ ۱۹

جنک وغیرہ نے کرم سے ہی پوری کامیابی حاصل کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حصول نیکنامی کے خیال سے بھی تجھے کرم کرنا مناسب ہے۔۲۰

جو جو افعال بھلے آدمی کرتے ہیں۔ اسکی تقلید دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ وہ جس بات کو قابل قبول بناتے ہیں۔ لوگ انہیں کے پیچھے چلتے ہیں۔۲۱

ہے ارجن۔ میرے لئے تینوں لوک میں کچھ بھی کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ قابل حصول کوئی چیز مجھے میسر نہ ہو۔ یہ بات بھی نہیں ہے۔ پھر بھی میں کاموں میں لگا رہتا ہوں۔۲۲

نوٹ:۔ سورج۔ چاند۔ زمین وغیرہ کی لگاتار اور بنا غلطی کے گردش اس ایشور کے کرم کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ کرم دماغی نہیں بلکہ جسمانی کہے جا سکتے ہیں۔ ایشور کی کوئی شکل وصورت نہیں۔ پھر بھی جسمانی افعال کرتا ہے۔ یہ کیسے کہا جا سکتا ہے۔ یہاں اس طرح کے شک کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بغیر جسم کے ہوکر بھی جسم والوں کی طرح کام کرتا ہوا نظر آتا ہے اس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لئے وہ کرم کرتا ہوا بھی کام نہ کرنے والا اور بغیر پھنساؤ
ہے۔ انسان کیلئے سمجھنے کی بات تو یہ ہے۔ کہ جیسے ایشور کے
سب ظہورات مشین کی طرح کام کرتے ہیں۔ ویسے
ہی آدمی کو بھی وچار کرکے لیکن مشین کی طرح ہی مقررہ
کام کرنا چاہیئے۔ آدمی کی خصوصیت اس بات میں
نہیں کہ مشینوں کی حرکات سے بے پرواہی کرکے اپنی
مرضی سے ہی کام کرنے والا بنے۔ بلکہ سوچ وچار کے
ساتھ انکی حرکات کی تقلید کرنے میں ہے۔ پھنساؤ میں
نہ پڑے کہ مشین کی طرح کام کرنے سے اُسے رگڑ نہیں
لگتی۔ وہ موت کے وقت تک تروتازہ رہتا ہے۔
جسم جسمانی قواعد کے مطابق اپنے وقت پر فنا ہوتا ہے
لیکن اسکے اندر روح جیسی کی تیسی رہتی ہے ۔
اگر میں کبھی بھی انگڑائی لینے کے لئے بھی رُکے بغیر کام
میں لگا نہ رہوں تو ہے ارجن لوگ سبھی طرح سے میرے کاموں
کی تقلید کرنے لگ جاویں ۳-۲۳

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اگر میں کرم نہ کروں۔ تو یہ دنیا تباہ ہو جائے۔ میں بد
۲۴ انتظامی کرنیوالا ہوں۔ اور یہ سب کرہ جات فناہ ہو جاویں۔

ہے ارجن! جس طرح انجان لوگ پھنساوٹ میں پڑ کر کام
کرتے ہیں۔ اسی طرح عالم کو پھنساوٹ میں نہ پڑ کر دنیا کے
فوائد کے لئے کام میں لگے رہنا چاہیئے۔ ۲۵

کرموں میں پھنسے ہوئے انجان پرشوں کی عقل کو عقلمند
ڈانواڈول نہ کرے۔ بلکہ یک جہتی کے ساتھ اچھی طرح کرم
کرکے انہیں سب کاموں میں لگا دے۔ ۲۶

سب کرم قدرت کے خواص کے ذریعے کئے ہوئے
ہوتے ہیں۔ تکبر سے جاہل بنا ہوا آدمی "میں کرتا ہوں" ایسا
مانتا ہے۔ ۲۷

ہے ارجن! خواص اور افعال کی تقسیم کا راز جاننے والے
آدمی خواص میں کام کرتے ہیں۔ یہ مان کر اس میں پھنستا
نہیں ہے۔

نوٹ: جس طرح سائنس وغیرہ فعل اپنے آپ ہوتے رہتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ اس میں آدمی پھنستا نہیں اور جب اُن کو کوئی
بیماری ہوتی ہے۔ تب ہی انسان کو انکی فکر کرنی پڑتی ہے
یا اُسے ان اعضا کی ہستی کا احساس ہوتا ہے۔ اُسی طرح
قدرتی افعال اپنے آپ ہوتے ہوں۔ تو اُن میں
پھنساوٹ نہیں ہوتی۔ جو فراخ دِل ہے۔ وہ اپنی فراخ
دلی کو خود نہیں جانتا۔ لیکن اس سے بغیر خیرات کئے
رہا ہی نہیں جاتا۔ ایسی بنا، پھنساوٹ کام کرنے کی
عادت ایشور کی کرپا سے ہی حاصل ہوتی ہے ؛
مادے کے خواص پر لٹو ہوئے ہوئے آدمی اُن خواص
کے ظہور کو دیکھ کر اس میں پھنستے رہتے ہیں۔ خدا
شناس لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان انجان کم عقل لوگوں
کو ڈانواں ڈول نہ کرے۔ ۲۹
ہم تم پتی کی عادت ڈال کر سب افعال میری نذر
کر کے پھنساوٹ اور میرا تیرا پن چھوڑ بغیر لگاؤ کے ہو کر تو
لڑائی کر۔ ۳۰

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نوٹ:- جو جسم میں رہنے والی روح کو پہچانتا ہے۔ اور اُسے قادر مطلق کا ایک حصّہ جانتا ہے۔ وہ سب کام ایشور کی ہی نذر کریگا۔ ایسے جیسے کہ ایک نوکر مالک کے سہارے گزارا کرتا ہے۔ اور سب کچھ آدمی کی نذر کرتا ہے۔

وشواس رکھ کر دشمنی کو چھوڑ کر آدمی میری اس رائے کے مطابق چلتے ہیں وہ بھی کرم کی پھانسی سے چھوٹ جاتے ہیں۔ ۳۱

لیکن جو میرے اس بیان میں عیب نکال کر اسکی تقلید نہیں کرتے وہ بے سمجھ جاہل ہیں انکی تباہی ہوئی سمجھو۔ ۳۲

عالم لوگ بھی اپنی عادات کے مطابق افعال کرتے ہیں سب جاندار اپنی عادات کے مطابق کام کرتے ہیں۔ وہاں زبردستی کیا کر سکتی ہے۔ ۳۳

نوٹ:- یہ شلوک دوسرے ادھیائے ۶۱ ویں یا ۶۸ ویں کا مخالف نہیں ہے جو اندریوں کو قابو میں رکھنا جاتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چلانے آدمی مرتا ہی۔ لیکن پھر بھی کامیابی حاصل نہ ہو تو
زبردستی قواعد کی پابندی بیفائدہ ہے۔ اس حواس
کو قاعدہ میں رکھنے کی برائی نہیں کی گئی ہے۔ عادات
کی طاقت دکھائی گئی ہے۔ اگر کوئی آدمی یہ کہکر کہ میری
تو یہ عادت ہی نکھٹو بن بیٹھے۔ تو وہ اس شلوک کا مطلب
نہیں سمجھتا۔ عادات کا ہمیں پتہ نہیں لگتا۔ خفیہ عادات
ہی سب خصلت نہیں ہیں۔ اور روح کی خاصیت تو
ارتفاع ہے۔ اس لئے روح جب نیچے اترے تو اسکا
مقابلہ کرنا فرض ہے۔ اسی لئے نیچے کا شلوک اس بات
کو صاف کرتا ہے۔

اندریوں کو اپنے اپنے وشیوں سے محبت یا نفرت
رہتی ہی ہے۔ انسان کو ان کے قابو میں نہ ہونا چاہیئے۔ وہ
وشے انسان کے راستے میں دشمن کی طرح ہیں۔ ۳۴

نوٹ :۔ کان کا وشے ہے سننا جو اچھا لگتا ہے۔ اسی کے
خلاف کی آواز سننا ناپسند ہے ۔۔۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایسا کہ پھر محبت یا نفرت نہ کرنے لگ جاوے۔ بلکہ اُن کا
مقابلہ کرنا چاہیئے۔ روح کا کام سکھ دُکھ سے نرلیپ
رہنا ہے۔ اس فطرت تک انسان کو پہنچنا ہے ؎

دوسرے کا دھرم آسان ہونے پر بھی اسکی نسبت
اپنا دھرم صفات سے خالی ہو تو بھی زیادہ اچھا ہے۔ اپنے
دھرم میں مرنا اچھا ہے۔ دوسرے کا دھرم خطرناک ہے۔ ٣٥

نوٹ: مجلس میں ایک کا کام جھاڑو دینے کا ہوتا ہے اور
دوسرے کا کام حساب کا۔ حساب لکھنے والا چاہے
اونچے درجہ میں شمار ہو۔ لیکن جھاڑو دینے والا اپنا
دھرم چھوڑ دے۔ تو وہ گر جائیگا اور مجلس کو نقصان
پہنچیگا۔ خدا کے یہاں دونوں کی خدمت کی قیمت
اُنکی تن دہی کے مطابق لگائی جاویگی پیشے کی قیمت وہاں تو ایک
ہی ہو سکتی ہے۔ دونو خدا کی نذر کرنے کے خیال سے اپنا فرض
ادا کریں تو یکساں طور پر نجات کے حقدار بن جاتے

ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ارجن نے کہا:-

ہے کرشن! آ تو زبردستی کسی کام پر لگایا جا رہا ہے اس طرح خواہش نہ ہونے پر بھی انسان کس کی ترغیب سے پاپ کرتا ہے - ۳۶

شری بھگوان نے کہا:-

رجوگن سے پیدا ہونے والا ترغیب دینے والا یہ کام ہے - کرودھ ہے - اس کا پیٹ نہیں بھرتا - یہ بڑا پاپی ہے اس کو دنیا میں اپنا دشمن سمجھ - ۳۷

نوٹ:- ہمارا اصلی دشمن ہمارے اندر رہنے والا چاہے تو اُسے کام کہو چاہے کرودھ ہی ہے ؛

جس طرح دھوئیں سے آگ میل سے آئینہ یا جھلی سے رحم ڈھکا رہتا ہے - اسی طرح کام وغیرہ دشمنوں سے یہ گیان ڈھکا رہتا ہے ۳۸

ہے کنتی کے بیٹے ارجن! یہ کام روپی آگ ہے جو چھائی بجھنے والی نہیں ہے یہ گیانیوں کا دشمن ہے اس سے گیانی کا گیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ڈھکا رہتا ہے۔

اندریاں۔ من اور بدھی یہ دشمن کے رہنے کی جگہ ہے۔ اس کے ذریعہ گیان کو ڈھک کر یہ دشمن آدمی کو بیہوش کردیتا ہے۔

نوٹ:۔ اندریوں میں کام سما جانے کی وجہ سے من میلا ہو جاتا ہے۔ اس سے تمیز کی طاقت سُست پڑ جاتی ہے اور اس سے گیان کا ناش ہوتا ہے۔ دیکھو ادھیائے ۲ اشلوک ۶۲۔۶۴ سے اسے بھرت کے خاندان میں مرشریشٹ ارجن۔ اس لئے تو پہلے تو اندریوں کو قاعدے میں رکھ کر گیان اور تجربہ کو نقصان پہنچانے والے اس پاپی کو ضرور چھوڑ دے۔

اندریاں بہت باریک ہیں۔ ان میں سے بہت باریک من ہے۔ اس سے بھی زیادہ باریک بدھی ہے جو بدھی سے بھی نہایت باریک ہے۔ وہ آتما ہے۔ ۴۲

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آسان ہو جاوے۔ اس طرح بُدھی سے دُور آتما کو پہچان
کر اور آتما کے ذریعہ من کو بس میں کر کے ہے ارجن!
کام روپ جو ناقابل تسخیر دشمن ہے اُس کو مار ڈال۔

نوٹ:۔ اگر انسان جسم میں رہنے والی آتما کو جان لے۔ تو
من اُسکے قابو میں رہیگا۔ اور من کو جیت لیا جاوے
تو کام کیا کر سکتا ہے؛

اوم تت ست

اِس طرح شریمد بھگوت گیتا اپنشد یعنی برہم ودیا کے
بیچ میں یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن کے وارتالاپ
کا کرم یوگ نام والا تیسرا ادھیائے ختم ہوا؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چوتھا ادھیائے

گیان کرم سنیاس یوگ

بھگوان ارجن سے کہتے ہیں۔ میں نے تجھے نشکام کرم یوگ بتایا ہے۔ وہ نہایت قدیم زمانہ سے چلا آیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں تو میرا پیارا بھگت ہے اس لئے اور دھرم کی وجہ سے تشویش میں ہے۔ اسلئے اس سے چھڑانے کے خیال سے میں نے تجھے یہ سکھایا ہے۔ جب جب دھرم کی بدنامی ہوتی ہے۔ اور ادھرم پھیلتا ہے۔ تب تب میں اوتار لیتا ہوں بھگتوں کی حفاظت کرتا ہوں۔ پاپیوں کو تباہ کرتا ہوں۔ میری اس کھیل کو جو جانتا ہے! اور یقین رکھتا ہے۔ کہ ادھرم کا ناش ہوگا ہی۔ بھلے آدمیوں کا حافظ خدا ہے کیونکہ دھرم کو نہیں چھوڑتا ... آخر کار مجھے پا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

لیتا ہے۔ چونکہ ایسے لوگ میرے خیال میں محو رہنے والے ہوتے ہیں۔ میری پناہ لینے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے خواہشات نفسانی اور غصہ وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں اور ریاضت اور معرفت کی وجہ سے پاکیزہ بنے رہتے ہیں۔ انسان جیسا کرتے ہیں۔ ویسا پھل پاتے ہیں۔ میرے قوانین سے باہر کوئی نہیں رہ سکتا۔ صفات اور اعمال کی تفریق سے میں نے چار ذاتیں پیدا کی ہیں تو بھی یہ نہ سمجھ کہ کہ اُن کا پیدا کرنے والا میں ہوں۔ کیونکہ مجھے اس کام سے کسی پھل کی ضرورت نہیں۔ اسکا گناہ و ثواب مجھے نہ ہوگا۔ یہ ایشوری کھیل سمجھنے لائق ہے۔ دنیا میں جو بھی کام ہوتا ہے وہ سب قوانین قدرت کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر بھی ایشور اس سے الگ رہتا ہے۔ اس لئے وہ اس کا کرنیوالا بھی ہے اور نہ کرنے والا بھی۔ ایسے ہی الگ رہ کر بغیر پھل کی خواہش کئے جس طرح ایشور کرتا ہے۔ جو انسان کام کرتے ہیں۔ وہ ضرور نجات حاصل کرتے ہیں ایسا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کام ہیں کام نہ ہونا دیکھتا ہے۔ مزدوروں کی صورت میں نہ سہی تو بھی فعل کی صورت میں اس کا معاوضہ تو اُسی کو ملتا ہی ہے پھل تو لابحد دو ہے۔ لیکن عمل میں بطالت نفت ہونی چاہیئے۔ ایسا کرتے وقت تیاگ کرنے والے میں پاکیزگی وغیرہ بھی ہونی چاہیئے۔ اس موقعہ پر تیاگ کرنے والے کو کسی طرح کی خواہش نہیں رکھنی چاہیئے +

ایسی آدمی کو نہ کرنے لائق کام کی بھی فوراً خبر ہو جایا کرتی ہے جن کے لئے خواہش ہے۔ جو بغیر خواہش کے رہ ہی نہیں سکتے۔ وہ سب نہ کرنے کے کرم کہلاتے ہیں جیسے چوری بدمعاشی وغیرہ ایسے افعال بے لگاؤ ہو کر کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ اس لئے جو خواہشات اور خیالات کو چھوڑ کر کرنے لائق کام کرتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس نے اپنی گیان کی آگ سے اپنے کرم جلا ڈالے ہیں۔ اس طرح جس نے کرموں کے پھل کا خیال چھوڑ دیا ہے۔ وہ انسان ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہے۔ ہمیشہ آزاد رہتا ہے۔ اس کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نفس مطمئن رہتا ہے۔ وہ کسی طرح کی مصیبت میں نہیں پھنستا اور جس طرح تندرست آدمی کے سب جسمانی کام قدرتی طور پر اپنے آپ ہوتے رہتے ہیں۔ اسطرح اس آدمی کی ترغیبات قدرتی ہوتی ہیں۔ وہ خود انہیں کر رہا ہے اس بات کا غرہ اُسے نہیں ہوتا۔ احساس تک نہیں رہتا خود صرف وجہ اولین نبار رہتا ہے۔ کامیابی ہوئی تو کیا اور نا کامیابی ہوئی تو کیا۔ وہ نہ پھول بیٹھتا ہے۔ اور نہ گھبراتا ہے۔ اس کے سبھی کام یگ کے طور پر یا خدمت خلق کے لئے ہوتے ہیں۔ وہ سب اکاموں میں ایشور کو ہی دیکھتا ہے۔ اور آخر کار ایشور کو ہی حاصل کر لیتا ہے۔

یگ تو بے شمار قسم کے بتائے گئے ہیں لیکن اُن سب کی بنیاد میں نیکی اور خدمت ہوتی ہے۔ اندریوں کو قابو میں کرنا ایک طرح کا یگ ہے۔ کسی کو دان دینا دوسری طرح کا یگ ہے۔ پرانا یام وغیرہ بھی پاکیزگی کے لئے کیا گیا یگ ہے۔ اس کا گیان کسی تجربہ کار گورو سے سیکھا جا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سکتا ہے۔ یہ تابعداری۔ لگن اور خدمت ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ سب بنا سمجھے گیان کے نام سے مختلف تجربات شروع کر دیں۔ تو اگیان سے پیدا شدہ ہونے کی وجہ سے نیکی کی جگہ بدی بھی کر بیٹھیں۔ اس لئے ہر ایک کام کو سوچ سمجھ کر کرنے کی بڑی ضرورت ہے ؎

یہ علم حروف کا علم نہیں۔ اس علم میں شکوک کے لئے کوئی جگہ ہی نہیں رہتی عقیدت سے اسکا آغاز ہوتا ہے اور انجام احساس ہے۔ ایسے علم کے ذریعے انسان سب جانداروں کو اپنے میں دیکھتا ہے اور اپنے کو ایشور میں یعنی اُسے یہ سب فی البدیہہ کی طرح ایشور سے بھرپور معلوم ہوتا ہے۔ یہ علم گنہگاروں میں بھی جو مشہور گنہگار ہیں۔ انکو بھی اوپر اٹھاتا ہے۔ یہ علم انسان کو افعال کی زنجیروں سے نجات دلاتا ہے یعنی افعال کے نتائج اُسے چھو تک نہیں سکتے۔ اس جیسا مقدس اس دنیا میں اور کچھ نہیں ہے۔ اسلئے تو عقیدت کیساتھ مجوِ خدا ہو کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حواس کو قابو میں کر کے اس علم یا گیان کو حاصل کرنے کی
کوشش کر۔ اس سے تجھے لا انتہا اطمینان حاصل ہوگا۔
یہ ادھیائے اور تیسرا، پانچواں ادھیائے اکٹھے وچارنے
لائق ہیں۔ ان سے عدم پھنساوٹ کا طریقہ کیا ہے۔ یہ معلوم
ہوجاتا ہے۔ یہ عدم پھنساوٹ یا نشکام ہونا کیسے حاصل
ہوسکتا ہے۔ یہ بات بھی ان میں کسی حد تک بتا دی گئی ہے
ان تینوں کو اچھی طرح سمجھ لینے پر بعد کے ادھیاؤں کو
سمجھنے میں بہت کم مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعد
کے ادھیائے ہمیں عدم پھنساوٹ کی راہ پانے کے ذرائع
کئی طرح سے بتلاتے ہیں۔ اس نکتۂ نظر سے گیتا کا مطالعہ
ہمارے لئے ضروری ہے۔ ایسا کرتے ہوئے ہم اپنی روزانہ
اُلجھنوں کو گیتا کی امداد سے بڑی آسانی سے سلجھا سکینگے۔ روزمرہ
کے محاورے سے ابھیاس سے یہ ہوسکتا ہے۔ سب
آزمائش کر دیکھیں۔ غصہ چڑھا نہیں کہ فوراً اسکے متعلقہ
شلوک یاد کر کے اُسے دبا دیا۔ کسی سے نفرت ہونے لگے، گھبراہٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چھوٹنے لگے۔ بے حوصلگی۔ پیٹوپن۔ سواری گانٹھنے لگے کیا کرنا چاہیئے۔ کیا نہ کرنا چاہیئے۔ ایسی مصیبت کا وقت آ پڑے تب ایسے تمام سوالات کا جواب اگر یقین ہو اور روزانہ مطالعہ ہو تو گیتا ماتا کے پاس سے مل جاتا ہے یہیں اسکی عادت پڑ جائے۔ اس لئے روز کا نیم ہے اور اسی لئے یہ کوشش ہے ؛

پیرو دا مندر
مؤرخہ یکم دسمبر ۱۹۳۰ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۴

اس ادھیائے میں تپسیہ کا خاص طور پر بیان ہے
اور مختلف قسم کے کئی یگیوں کا بیان ہے۔

شری بھگوان نے کہا:۔

یہ لافانی یوگ میں نے وِسوان (سورج) سے کہا۔
انہوں نے منو کو اور منو نے اکھشواکو سے کہا۔ ا

اس طرح ایک دوسرے سے سلسلہ وار ملا ہوا
اور راج رشیوں کا جانا ہوا وہ یوگ بھی بہت مدت کے
ہونے سے نشٹ ہو گیا۔ ۲

وہی قدیمی یوگ میں نے آج تجھے بتلایا۔ کیونکہ
تو میرا بھگت ہے اور یہ یوگ بہت عمدہ بھید کی بات ہے۔ ۳

ارجن نے کہا:۔

آپ کا جنم تو حال کا ہے۔ اور وِسوان کا پہلے ہو
چکا ہے۔ ایسی حالت میں کیسے جانوں۔ کہ آپ نے وہ
یوگ، پہلے کہا تھا؟ ۴

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شری بھگوان نے کہا:-

ہے ارجن! میرے اور تیرے جنم تو بہت ہو چکے ہیں۔
اُن سب کو میں جانتا ہوں تو نہیں جانتا ۔ ۵

میں پیدا نہ ہونے والا ۔ لافانی اور پھر سب جانداروں
کا مالک ہوں ۔ پھر بھی اپنی سرشٹ کو لے کر اپنی قدرت
کی طاقت سے جنم لیتا ہوں ۔ ۶

ہے بھارت (ارجن) جب جب دھرم سُست پڑ جاتا
ہے ۔ ادھرم کا زور ہو جاتا ہے ۔ تب تب میں جنم لیتا ہوں ۔
سادھوؤں کی حفاظت کے لئے اور پاپیوں کے ناش
کے لئے نیز دھرم کا پھر ادّھار کرنے کے لیئے ہر زمانہ
میں جنم لیتا ہوں ۔ ۸

نوٹ:- یہاں یقین والوں کی تسلی ہے ۔ اور سچ دھرم
کا اور استقلال کا عہد ہے ۔ اس دنیا میں اتار چڑھاؤ
ہوا ہی کرتا ہے ۔ لیکن آخر میں دھرم کی ہی جیت ہوتی
ہے سنتوں کا ناش نہیں ہوتا ۔ کیونکہ سچائی کا ناش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہیں ہوتا۔

پاپیوں کا ناشس ہی ہے۔ کیونکہ جھوٹ کی ہستی نہیں ہے یہ جان کر انسان کو اپنی قابلیت کے غرور سے کسی کو ایذا نہیں پہنچانی چاہیئے۔ برے کام نہیں کرنے چاہیئیں۔ ایشور کی گہری قدرت اپنا کام کرتی ہی جاتی ہے۔ یہی اوتار یا ایشور کا جنم ہے۔ اصل میں ایشور کے لئے پیدائش ہوتی ہی نہیں۔

اس طرح جو میرے عجیب جنم اور کرم کے بھید کو جانتا ہے۔ وہ ہے ارجن جسم کو چھوڑ کر پھر جنم نہیں پاتا ہے۔ ۹

نوٹ:۔ جبکہ انسان کو یہ پکا یقین ہو جاتا ہے۔ کہ ایشور سچ کی ہی جیت کراتا ہے۔ تب وہ سچ کو نہیں چھوڑتا صبر رکھتا ہے۔ تکلیف برداشت کرتا ہے۔ اور میرا نیز اپنی چھوڑ کر رہنے کی وجہ سے زندگی اور موت کے چکر سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور ایشور کا ہی دھیان کرتے ہوئے اس میں محو ہو جاتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

محبّت۔ خوف اور غصّے سے خالی ہو کر میرا ہی دھیان کرتے ہوئے میرا ہی سہارا لینے والے اور گیان کے تپ سے پاک ہوئے بہتیروں نے میرے سروپ کو حاصل کیا ہے۔ ۱۰

جو جس طرح میرا سہارا لیتے ہیں۔ ویسے ہی میں انہیں پھل دیتا ہوں۔ چاہے جس طرح بھی ہے ارجن انسان میری راہ کی پیروی کرتا ہے میرے حکم میں رہتا ہے۔ ۱۱

نوٹ: مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی ایشور ی قانون کو توڑ نہیں سکتا ہے۔ جیسا بوتا ہے۔ ویسا ہی کاٹتا ہے۔ جیسی کرنی ویسی پار اترنی۔ ایشور کے قانون میں کرم کے قاعدے میں کوئی استثنا نہیں ہے۔ سب کو برابر یعنی اپنی لیاقت کے موافق انصاف ملتا ہے۔

کرم کی کامیابی چاہنے والے اس دنیا میں دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ اس سے انہیں کرم سے پیدا ہوا ہوا پھل فوراً انسانی دنیا میں حاصل ہو جاتا ہے۔ ۱۲

نوٹ: دیوتا کا مطلب سورگ میں رہنے والا [illegible] ور [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وغیرہ ذاتیات سے نہیں۔ بلکہ دیوتا کا مطلب ایشور کی
جزوی طاقت ہے۔ ان معنوں میں انسان بھی دیوتا
ہے۔ بھاپ۔ بجلی وغیرہ بڑی طاقتیں دیوتا ہیں ان
کے استعمال کا پھل فوراً اسی دُنیا میں ملتا ہوا ہم دیکھتے
ہیں۔ یہ پھل تھوڑے عرصہ کے لئے ہوتا ہے۔ وہ رُوح
کو شانتی نہیں دیتا۔ ایسی حالت میں وہ نجات تو دے
ہی کہاں سے سکتا ہے؛

گُن اور کرم کی تقسیم کے مطابق میں نے چار ذاتیں پیدا
کی ہیں۔ ان کو پیدا کرنیوالا ہونے پر بھی مجھے تو لافانی نہ کرنیوالا
سمجھنا۔ ۱۳

مجھے کرم نہیں چھوتے مجھے اس کے پھل کی خواہش
نہیں ہے۔ اس طرح جو مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ وہ کرم کی
زنجیروں میں نہیں پھنستے۔ ۱۴

نوٹ:۔ کیونکہ انسان کے سامنے کرم کرتا ہُوا کرم سے الگ
رہنے کی عمدہ مثال ہے اور سب کا بنانے والا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایشور ہی ہے - ہم تو صرف ذریعہ ہیں - اس لئے فاعلیت
کا غرور کیسے ہو سکتا ہے ؟

اس طرح نجات کے متلاشیوں نے کرم کئے ہیں اسلئے
تو بھی جیسے پہلے لوگ ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں ویسے کر - ۱۵

کرم کیا ہے ؟ اکرم کیا ہے - اس بات میں سمجھدار لوگ
بھی جھنجھٹ میں پڑے ہیں - اس کرم کے متعلق تجھے اچھی طرح
بتلاؤں گا - اسے جان کر تو برائی سے بچے گا - ۱۶

کرم یا فعل ، فعل ممنوع اور عدم فعل (اکرم) کا فرق
جاننا چاہیئے - کرم کی اصلیت پردۂ راز میں ہے - ۱۷

کرم کرتے ہوئے جو کرم کا نہ کرنا سمجھتا ہے - وہ لوگوں
میں عقلمند شمار ہوتا ہے - وہ یوگی ہے اور مکمل طور پہ
کرم کرنے والا ہے - ۱۸

نوٹ :- کرم کرتے ہوئے بھی جو اس بات کا غرور نہیں
کرتا کہ میں نے کرم کیا ہے - اسکا کرم اکرم (عدم فعل)
ہے اور جو باہر ہے - کرم کا تیاگ کرتے ہوئے بھی جو خیالی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پڑا ہے۔ پکا نارہتا ہے۔ اسکا عدم فعل بھی فعل ہے۔ جیسے
لقوہ ہو گیا ہے۔ وہ جب ارادہ کر کے غرور سے بیکار عضو
کو ہلاتا ہے۔ تب وہ ہلتا ہے۔ یہ بیمار عضو کو ہلانے کا
فعل اُسے فاعل بناتا ہے۔ آتما کی خاصیت عدم فاعلیت
کی ہے۔ جو بیہوش ہو کر اپنے کو فاعل خیال کرتا ہے اس
آتما کو مانو کہ لقوہ ہو گیا ہے۔ اور وہ مغرور ہو کر کرم کرتا ہے
اس طرح جو کرم کی حالت کو جانتا ہے۔ وہی عقلمند یوگی اپنے
فرائض میں محو سمجھا جاتا ہے۔ "میں کرتا ہوں" یہ ماننے
والا فعل اور عدم فعل کے فرق کو بھول جاتا ہے۔ اور
ذرائع کے بھلے بُرے کا خیال نہیں کرتا۔ آتما کا فطرتی
رجحان ترقی کی طرف ہے۔ اس لئے جب انسان خلاف
سے الگ ہوتا ہے۔ تب اس میں غرور ضرور ہے۔ یہ کہا
جا سکتا ہے۔ بغیر غرور کے آدمی کے فعل قدرتاً نیک ہوتے
ہیں ؂

جس کے سب آغاز خواہشات اور خیالات سے خالی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوتے ہیں اسکے افعال گیانی کے آگ کے ذریعے بھسم ہو گئے ہیں

ایسے کو گیانی لوگ پنڈت کہتے ہیں۔ ۱۹

جس نے کرم کے پھل کا خیال چھوڑ دیا ہے۔ اور جو ہمیشہ

قانع رہتا ہے سب سے کسی سہارے کی خواہش نہیں ہے۔

وہ کرم میں اچھی طرح لگے ہوئے ہونے پر بھی کچھ نہیں

کرتا یہ کہنا چاہیئے۔ ۲۰

نوٹ:۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ اس کو کرم کی زنجیروں میں

جکڑے جانا نہیں پڑتا۔

جو امیدیں نہیں باندھتا جس کا من اپنے قابو میں

ہے جس نے جمع کرنے کے خیال کو چھوڑ دیا ہے۔ اور جس کا

صرف جسم ہی کام کرتا ہے۔ وہ کرتے ہوئے بھی اسکے اثرات

سے بری ہے۔ ۲۱

نوٹ۔ غرور کے ساتھ کیا ہوا کوئی بھی کام کتنا ہی نیک

ہونے پر بھی جکڑنے والا ہے۔ جب وہ نذر مولا کے

خیال سے بغیر غرور کے کیا جاتا ہے۔ تب وہ جکڑنے والا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہیں ہوتا جس نے اپنی ہیں" کو مار لیا ہے اسکا صرف جسم ہی کرم کرتا ہے۔ سوتے ہوئے آدمی کا صرف جسم ہی کام کرتا ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے۔ جو کبھی خواہش نہ ہوتے ہوئے جبراً ہل چلاتا ہے۔ اسکا جسم ہی کام کرتا ہے خود تو نفی بنا ہوا ہے۔ ترغیب دینے والا الیشور رہے ۔:

جو اپنے آپ حاصل ہوئے سے خوش رہتا ہے۔ جو سُکھ دُکھ وغیرہ کے جھنجھٹوں سے چھوٹ گیا ہے جس میں کسی سے دشمنی کا خیال نہیں رہا۔ جو کامیابی اور ناکامیابی سے الگ رہتا ہے۔ وہ کام کرتے ہوئے بھی پھندے میں نہیں پھنستا۔ ۲۲

جو بغیر لگاؤ کے ہے۔ جس کا دل گیان کی روشنی سے منور ہے۔ جو آزاد ہے۔ اور جو مناسب کرموں کے کرنیوالا ہے۔ اس کے سب کرم جاتے رہتے ہیں ۔: ۲۳

یگیہ میں بھینٹ دی ہوئی یہ برہم ہے۔ ہون کی چیز دھوئی، یہ برہم ہے۔ برہم روپ جو آگ ہے اسمیں ہون کرنیوالا بھی برہم ہے۔ اس طرح کرم کے ساتھ جس نے برہم کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میل ملا لیا ہے۔ وہ بھی برہم کو ہی پاتا ہے۔ ۲۴

دُوسرے کتنے ہی یوگی دیوتاؤں کی پُوجا کا یگیہ کرتے ہیں اور دُوسرے برہم کی آگ میں یگیہ کے ذریعے یگیہ کو ہی نذر کرتے ہیں۔ ۲۵

اور دوسرے کان وغیرہ حواس کو قابو میں رکھنے کا یگیہ کرتے ہیں۔ اور کچھ دوسرے لوگ الفاظ وغیرہ وشیوں کو اندریوں کی آگ میں ڈالتے ہیں۔ ۲۶

نوٹ: سننے وغیرہ کے فعل کا قابو میں کرنا یہ ایک بات ہے اور حواس کو کام میں لاتے ہوئے اُن کے وشیوں کو مالک کو خوش کرنے کے لئے کام میں لانا دوسری بات ہے۔ اصل میں دونوں ایک ہیں۔

اور دوسرے سب حواس کے افعال کو اور دم کشی کے افعال کو گیان کے چراغ سے روشن کی ہوئی خود ضبطی کی یوگ اگنی میں ہوم کرتے ہیں۔ ۲۷

نوٹ: مطلب یہ کہ پرماتما میں محو ہو جاتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس طرح کوئی یگیہ کے لئے دھن دینے والے ہوتے ہیں۔ کوئی تپ کرنے والے ہوتے ہیں۔ کتنے ہی اشٹانگ یوگ کے کرنے والے ہوتے ہیں۔ کتنے ہی مطالعہ اور اور گیان یگیہ کرتے ہیں۔ یہ سب کڑے برتوں کو دھارن کرنے والے زحمت کش یگیہ کرنے والے ہیں ۲۸۔

دوسرے پرانایام میں لگے رہنے والے سانس سے باہر نکلنے والی ہوا کو اندرونی ہوا میں ڈالتے ہیں اندرونی سانسوں میں بیرونی ہوا کو ڈالتے ہیں۔ یا اندرونی اور بیرونی دونوں سانس کی ہوا کو روکتے ہیں ۔

نوٹ :- یہ تین قسم کے پرانایام ہیں۔ ریچک پورک اور کمبھک سنسکرت میں پران وایو کا ارتھ گیرانی کی نسبت ام ٹھا ہے۔ یہ پران وایو اندر سے باہر نکلنے والا ہے ہم باہر سے جسے اندر کھینچتے ہیں۔ اسے پران وایو آکسیجن کے نام سے پہچانتے ہیں ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پرانوں میں ڈال دیتے ہیں جنہوں نے یگیوں کے ذریعے اپنے پاپوں کو ناشش کر دیا ہے۔ ایسے یہ سب یگیہ کے جاننے والے ہیں۔ ۳۰

کوروں کے خاندان میں اعلےٰ یگیہ سے بچا ہوا صرف کھانے والے لوگ نند یبی برہم کو پاتے ہیں۔ یگیہ نہ کرنے والے کے لئے یہ دنیا دکھ روپ ہی ٹھیک نہیں ہے۔ تب عاقبت کہاں سے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ ۳۱

اس طرح وید میں کئی قسم کے یگیوں کا ذکر آیا ہے ان سب کو کرم سے پیدا ہوا سمجھو۔ اس طرح ب کو جان کر تو مکتی حاصل کریگا۔ ۳۲

نوٹ:۔ یہاں کرم کا مطلب ہے یعنی جسمانی۔ دماغی اور روحانی ایسے کرم یگیہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یگیہ کے بغیر مکتی نہیں ہوتی۔ اس طرح جاننا اور اس کے مطابق عمل کرنا اسی کا نام ہے۔ یگیوں کا جاننا۔ مطلب یہ ہوا کہ انسان اپنے جسم اپنی عقل اور آتما کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مالک کی خوشنودی کے لئے خدمت خلق میں نہ لگائے
تو چور بنتا ہے۔ اور مکتی کے لائق نہیں ہو سکتا۔ جو صرف
عقل کی طاقت کو ہی کام میں لاوے اور جسم اور
آتما کو چرا دے وہ پورا یگیہ کرنے والے نہیں۔
ہیں۔ جب تک یہ طاقتیں مل نہ جاویں۔ اسکا رفاہ
عام کے لئے پورا استعمال نہیں ہو سکتا۔ اِس
لئے روحانی پاکیزگی کے بغیر خدمت خلق ناممکن ہے
سبھوں کے واسطے جسم۔ عقل اور روح تینوں کی
یکساں ترقی کرنا فرض ہے۔

ہے ارجن! روپے پیسے وغیرہ سے کئے گئے یگیہ کی
نسبت گیان کا یگیہ زیادہ اچھا ہے۔ کیونکہ ہے کنتی کے
لڑکے سب ہی کرم گیان میں آخری حد کو پہنچتے ہیں۔ ۳۳

نوٹ:۔ رفاہ عام کے خیال سے دیا ہوا دھن بھی اگر سوچ
سمجھ کر نہ دیا گیا ہو تو کئی بار نقصان کرتا ہے۔ یہ کس
[illegible] کی اچھی [illegible] ہونے والے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سب کام تبھی اچھے لگتے ہیں۔ جب ان کے ساتھ
گیان کا ملاپ ہو۔ اس لئے سب کاموں کی تکمیل
گیان میں ہی ہے ؎

اس کو تو باریکیوں کو سمجھنے والے گیانی لوگوں کی خدمت
کر کے اور حلیمی کے ساتھ سوچ وچار کر بار بار سوال کر کے
معلوم کرنا وہ تیری بیقراری کو دور کریں گے ؎

نوٹ :۔ گیان حاصل کرنے کی تین شرائط۔ پرانی پات۔ پری
پرشن اور سیوا اس زمانہ میں خوب دھیان رکھنے لائق
ہیں۔ پرانی پات یعنی حلیمی۔ وہ کب پری پرشن یعنی
بار بار سوال کرنا۔ بغیر خدمت کے حلیمی خوشامد میں
داخل ہو سکتی ہے۔ پھر گیان کے بغیر ممکن نہیں ہے
اس لئے جب تک سمجھ میں نہ آوے۔ تب تک شاگرد
کو استاد سے حلیمی کے ساتھ سوال پوچھتے رہنا چاہیئے
یہ تلاش کی نشانی ہے۔ اس میں یقین کی ضرورت ہے۔
جب یقین نہیں ہوتا اس کے لئے دل سے تعظیم کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خیال نہیں ہوتا۔ اس کی خدمت تو کہاں سے ہو سکتی ہے ؟

یہ گیان حاصل کرنے کے بعد ہے پانڈو (ارجن) پھر تو تجھے ایسا وہم نہ ہوگا۔ اس گیان کے ذریعہ تو سب جانداروں کو آتما میں اور مجھ میں دیکھے گا۔ ۳۵

نوٹ: یتھا پنڈے تتھا برہمانڈے، کا مطلب یہی ہے جس پر اپنا آپ ظاہر ہو گیا ہے۔ وہ اپنی آتما اور دوسرے کی آتما میں فرق نہیں پاتا ؟

سب پاپیوں میں اگر تو بڑے سے بڑا پاپی بھی ہو۔ تو گیان کی کشتی کے ذریعے سب پاپوں کو پار کر جائیگا۔ ۳۶

ہے ارجن جس طرح جلتی ہوئی آگ اندھن کو خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ ویسا ہی گیان کی آگ سب کرموں کو بھسم کر دیتی ہے۔ ۳۷

گیان کے برابر اس دنیا میں کوئی پاکیزہ نہیں ہے۔ یوگ میں کامل ہوا انسان وقت پر اپنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آپ ہیں اُس گیان کو پاتا ہے -۳۸

یقین والا - محو دیدار خدا - جو اُس کو قابو میں رکھنے والا آدمی گیان پاتا ہے اور گیان پاکر فوراً مکمل سکون کو حاصل کرتا ہے -۳۹

جو اگیانی (لاعلم) اور لیقین سے فانی ہو کر شکیہ حالت میں رہتا ہے اس کا ناش ہو جاتا ہے - شکیہ مزاج کے لئے نہ تو یہ لوک ہے اور نہ پرلوک - اُسے کہیں سُکھ نہیں ہے -۴۰

جس نے نِکیا منیت کے یوگ کے ذریعے کرموں کا یعنی کرموں کے پھل کا تیاگ کیا ہے اور گیان کے ذریعے شکوک کو دُور کر دیا ہے - ایسے آتم درشٹی کو ہے ارجن کرم کی زنجیریں جکڑ نہیں سکتیں ؛

اس لئے ہے بھارت (ارجن) دِل میں جہالت سے پیدا شکوک کو خود دانی کی تلوار سے کاٹ کر نِکیا منیت کے یوگ کا سہارا لے کر کھڑا ہو ؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن سے بار تالاپ کا گیان کرم سنیاس یوگ نام کا چوتھا ادھیائے ختم ہوا ؁

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پانچواں ادھیائے

کرم سنیاس یوگ

ارجن کہتا ہے۔ آپ گیان کو بڑھ کر بتاتے ہیں اس سے میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ کرم کا ناش کرنے کی ضرورت نہیں سنیاس ہی اچھا ہے۔ لیکن ساتھ ہی کرم کی بھی تعریف کرتے ہیں۔ اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یوگ ہی اچھا ہے۔ ان دونوں میں سے زیادہ اچھا کیا ہے مجھے ٹھیک طور پر سمجھائیے۔ تو کچھ نشانتی ملے۔

یہ سنکر بھگوان بولے:۔

سنیاس یعنی گیان اور کرم یوگ یعنی نشکام کرم یہ دونوں اچھے ہیں۔ لیکن اگر مجھے انتخاب کرنا پڑے تو میں کہوں گا کہ یوگ یعنی بے لگاؤ کرم زیادہ اچھا ہے۔ جو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آدمی کسی سے نہ نفرت کرتا ہے۔ نہ کسی طرح کی خواہش رکھتا ہے
اور سکھ دکھ۔ سردی گرمی وغیرہ جھگڑوں سے الگ رہتا ہے
وہ سنیاسی ہی ہے چاہے وہ کرم کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔ ایسا آدمی
ہر ساتی کے ساتھ تعلقات سے آزاد ہوتا ہے۔ ناواقف لوگ
یوگ اور گیان کو علیحدہ علیحدہ سمجھتے ہیں۔ گیانی ایسا نہیں مانتے
دونوں سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ یعنی دونوں سے ایک ہی
درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے جو دونوں کو ایک ہی
شکل میں سمجھتا ہے۔ وہی سچا جاننے والا ہے۔ کیونکہ
جسے ٹھیک ٹھیک گیان ہے۔ وہ صرف ارادہ سے ہی
کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ یعنی بیرونی کرم کرنے کی اُسے
ضرورت نہیں رہتی۔ جب جنگ پوری چلتی تھی۔ تب دوسروں
کا دھرم آگ بجھانے کا تھا۔ جنگ کے ارادوں سے آگ
بجھانے میں مدد ملتی تھی۔ کیونکہ اس کام میں نوکر اُن کے
ماتحت تھے۔ اگر وہ پانی کا گھڑا لے کر دوڑتے۔ تو اس
میں بڑا بھاری نقصان ہوتا۔ دوسرے اُن کا مُنہ دیکھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرتے۔ اپنا کام بھول جاتے اور زیادہ اچھے ہوتے تو
ہٹّا کٹّا ہو کر جنگ کی حفاظت کے لئے دوڑ پڑتے۔ لیکن
سب جلدی ہی جنگ نہیں بن سکتے۔ جنگ کا درجہ بہت
اونچا ہے۔ کروڑوں میں سے ایک کو کئی جنموں کی خدمت سے
حاصل ہوتا ہو۔ وہ بھی انہیں بتدریج نشکام کرنے سے
انسان کی قوتِ ارادی بڑھ جاتی ہے۔ اور بیرونی کرم گھٹتے
جاتے ہیں۔ اور سچ پوچھو تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کا اسے
علم بھی نہیں ہوتا۔ وہ اس کے لئے کوشش بھی نہیں
کرتا۔ وہ تو کار خدمت میں ہی مست رہتا ہے۔ اور اس
طرح رہتے ہوئے اس کی خدمت کرنے کی طاقت اتنی
زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کہ وہ خدمت کے کاموں سے تھکتا
نظر بھی نہیں آتا۔ اس سے انجام کار اس کے ارادوں
میں ہی خدمت سما جاتی ہے۔ اس نہایت تیزی سے چلنے
والی چیز کی طرح جو ساکن سی معلوم ہوتی ہے۔ ایسے انسان کے
وہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اسکے حصول سے کوئی خاص اطمینان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لئے یہ کہنا صریحاً نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کچھ نہیں کرتا لیکن عام طور پر ایسی حالت کا خیال ہی کیا جا سکتا ہے۔ احساس نہیں۔ اسی لئے میں نے کرم یوگ کو خاص کہا ہے۔ کروڑوں لوگ نشکام کرم سے ہی سنیاس کا پھل پاتے ہیں۔ اگر وہ سنیاسی بننے جائیں۔ تو دین و دنیا دونوں سے جائیں سنیاسی بننے کی کوشش میں پاکھنڈی بننے کا پورا امکان ہے۔ اور کرم سے تو گرتے ہی ہیں۔ جس سے سب کچھ تباہ ہوتا ہے۔ لیکن جو انسان بغیر لگاؤ کے کرم کرتا ہوا پاکیزہ بنتا ہے۔ جس نے اپنے من کو جیت لیا ہے۔ جس نے اپنی اندریوں کو قابو میں کر رکھا ہے۔ جس نے سب جانداروں کے ساتھ اتحاد پیدا کر لیا ہے۔ جو سب کو اپنی ہی طرح مانتا ہے۔ وہ کرم کرتے ہوئے بھی اس سے الگ رہتا ہے۔ یعنی تعلقات کی زنجیر میں نہیں پھنستا۔ ایسا آدمی بولنے چالنے وغیرہ کے کام کرتا ہوا بھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اس کی حرکات اندریاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اپنے دھرم کے مطابق کام کرتی ہیں۔ وہ خود کچھ نہیں کرتا جسم سے تندرست آدمی کی حرکات قدرتی طور پر ہوتی ہیں۔ اس کے پیٹ وغیرہ اعضا اپنے آپ کام کرتے ہیں۔ اُسے اس طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس طرح جس کی روح تندرست ہے وہ جسم میں رہتے ہوئے بھی بے لگاؤ ہے۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کچھ بھی نہیں کرتی۔ اس لئے انسان کو اپنے سب کام برہم ارپن یا نذر سولا کرنے چاہئیں۔ خدا کے نام پر کرنے چاہئیں۔ ایسے کرم کرتا ہوا بھی وہ گناہ و ثواب کے قابو میں نہیں رہے گا۔ پانی میں کنول کی طرح کورے کا کورا یا سوکھا ہی رہیگا۔

منگل پربھات "یعنی جس نے بغیر لگاؤ کے کرم کرنا سیکھ لیا ہے۔ وہ یوگی جسم سے من سے عقل سے کام کرتا ہوا بھی تعلقات سے بے خبر ہو کر خودی چھوڑ کر رہتا ہے۔ اور پاکیزہ نیک ہے۔ شانتی پاتا ہے۔ دوسرا یوگی نتائج میں پھنسا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہنے سے قیدی کی طرح اپنی خواہشات میں بندھا رہتا ہے۔ اس نو دروازوں والے جسم کے شہر میں سب کاموں کا من سے تیاگ کر کے خود کچھ نہیں کرتا کراتا۔ اس طرح یوگی سُکھ سے رہتا ہے۔ تربیت یافتہ پاکیزہ روح نہ پاپ کرتی ہے۔ نہ پن۔ جس نے کرم میں سے لگاؤ کو ہٹا لیا ہے۔ خودی کے خیال کا وجود ہٹا دیا ہے۔ پھل کا تیاگ کیا ہے۔ وہ بے جان کی طرح کام کرتا ہے۔ وہ صرف ایک ذریعہ بنتا ہے۔ اُسے پاپ پن چھو تک نہیں سکتا۔ اس کے برخلاف جو جہالت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ روز حساب لگاتے ہیں۔ اتنا پُن کیا۔ اتنا پاپ کیا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ روز گڑھے میں گرتے جاتے ہیں۔ اور آخر اُن کے حصے پاپ ہی رہ جاتا ہے۔ لیکن جو گیان کے ذریعے دن بدن اپنے گیان (جہالت) کا ناش کرتا جاتا ہے۔ اسکے کاموں میں دن بدن پاکیزگی بڑھتی جاتی ہے۔ دُنیا اس کے کاموں میں تکمیل اور بھلائی دیکھتی ہے۔ ایسے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آدمی کے سب کرم قدرتی ہوتے ہیں۔ ایسا انسان سب
کو ایک نظر سے دیکھنے والا ہوتا ہے۔ اس کی نظر میں
عالم حلیم۔ خداشناس۔ برہمن۔ گائے۔ ہاتھی۔ کتا۔
بے تمیز حیوان سے بھی بدتر گیا گذرا انسان وغیرہ سب یکساں
ہیں۔ یعنی وہ ان سب کی ایک ہی نظر سے خدمت کریگا۔
ایک کو بڑا مان کر اس کی عزت اور دوسرے کو ناچیز سمجھ کر
اس کی تحقیر نہیں کریگا۔ کرموں سے لگاؤ نہ رکھنے والا
آدمی اپنے آپ کو سب کا قرضدار مانیگا۔ سب کا قرض چکائیے
گا۔ اور پورا انصاف کرے گا۔ ایسے انسان نے یہیں دُنیا
کو جیت لیا ہے۔ اور وہ محو خدا ہے۔ کوئی اسکا بھلا کرے تو
اُسے خوشی نہیں ہوتی۔ کوئی اُسے گالی تو رنج نہیں ہوتا
لگاؤ رکھنے والا آدمی باہر سے اپنے لئے خوشی تلاش
کرتا ہے۔ بے لگاؤ کو لگاتار اندر سے ہی شانتی ملتی
ہے۔ کیونکہ اس نے باہر سے روح کو ہٹا لیا ہے۔ اندریوں
سے حاصل ہونے والی سب خوشیاں دُکھ کا موجب ہوتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ انسان کو خواہشات نفسانی غصہ وغیرہ سے ہونے
والی تکلیفات کو برداشت کر لینا مناسب ہے سب سے لگاؤ
یوگی سب جانداروں کی بھلائی میں لگا رہتا ہے۔ وہ
شکوک سے رنجیدہ نہیں رہتا۔ ایسا یوگی بیرونی دنیا سے
الگ تھلگ رہتا ہے۔ پرانایام وغیرہ کے ذریعے اپنے اندر
ہی محو رہنے کی حالت کے حصول کے لئے بیقرار رہتا ہے
اور خواہش۔ غصہ۔ خوف وغیرہ سے دور رہتا ہے وہ
مجھے ہی سب کا مالک کل۔ دوست اور بگیہ وغیرہ کا
قبول کرنے والا جانتا ہے اور شانتی حاصل کرتا ہے

بھودا منڈر

۹۔ ۵ دسمبر ۱۹۳۰ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۵

اس ادھیائے میں کرم یوگ کے بغیر کرم سنیاس ہو ہی نہیں سکتا۔ اور عمل میں دونو ایک ہی ہیں یہ بتلایا گیا ہے:۔

ارجن نے کہا:۔

ہے کرشن! کرموں کے تیاگ کی اور پھر کرموں کے یوگ کی آپ تعریف کرتے ہیں۔ ان دونوں میں سے کلیان کاری کیا ہے۔ یہ مجھے ٹھیک ٹھیک یقینی طور پر کہیں ا

شری بھگوان نے کہا:۔

کرموں کا تیاگ اور یوگ دونوں مکتی کے دینے والے ہیں۔ ان میں بھی کرم سنیاس کی نسبت کرم یوگ بہتر ہے ۲

جو آدمی کسی سے دشمنی نہیں کرتا اور خواہش نہیں کرتا اسے ہمیشہ سنیاسی سمجھنا چاہیئے۔ جو رنج و راحت وغیرہ کے جھمیلوں سے آزاد ہے۔ وہ بڑی آسانی سے زنجیروں سے چھوٹ جاتا ہے۔ ۳

نوٹ:- مطلب یہ کرم کا تیاگ سنیاس کی خاص تعریف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہیں ہے بلکہ جھنجھٹوں سے الگ رہتا ہی ہے ایک آدمی کرم کرتا ہوا بھی سنیاسی ہو سکتا ہے۔ دوسرا کرم نہ کرتے ہوئے بھی پاکھنڈی (منتھیا چاری) ہوسکتا ہے۔ دیکھو ادھیائے ۳۔ شلوک ۲

سانکھیہ اور یوگ۔ گیان اور کرم یہ دونوں مختلف ہیں۔ نادان لوگ ایسا کہتے ہیں۔ پنڈت نہیں کہتے۔ ایک ہی میں اچھی طرح سے قائم رہنے والا دونوں کے پھل کو حاصل کرتا ہے ؛

نوٹ :۔ گیان یوگی دنیاداری کرم یوگ کا خاص پھل صرف ارادہ سے ہی حاصل کرتا ہے۔ کرم یوگی اپنی لگاوٹ نہ ہونیکے باعث بیرونی کام کرتے ہوئے بھی گیان یوگی کی شانتی بنا محنت کے شانتی حاصل کرتا ہے جو درجہ سانکھیہ کی راہ پہ چلنے والے پاتے ہیں وہی یوگی بھی پاتا ہے۔ جو سانکھیہ اور یوگ کو ایک ہی شکل میں دیکھتا ہے۔ وہی سچا دیکھنے والا ہے۔ ۵

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بڑے بازوؤں والے ارجن! کرم یوگ کے بغیر کرم
تیاگ مشکل سے ہو سکتا ہے۔ لیکن بھیاں نظر رکھنے والا منی
جلدی سے مکتی حاصل کر لیتا ہے۔ ۶

جس نے یوگ کیا ہے۔ جس نے دل کو صاف کر لیا
ہے۔ اور جس نے من اور اندریوں کو جیتا ہے اور جو سب
جانداروں کو اپنی طرح سمجھتا ہے۔ ایسا آدمی کرم کرتا ہوا
بھی اس میں نہیں پھنستا ہے۔ ۷

دیکھتے سنتے۔ چھوتے سونگھتے۔ کھاتے چلتے سوتے
سانس لیتے۔ آنکھ کھولتے۔ نیند کرتے (ان میں اندریاں
ہی اپنا کام کرتے ہیں۔ ایسا خیال رکھ کر باریکیوں کو جاننے
والا یوگی یہ سمجھے کہ میں کچھ کرتا ہی نہیں ۸-۹

نوٹ:- جب تک غرور ہے۔ تب تک ایسی بے لگاؤ حالت
حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے لذات نفسانی میں
پھنسا ہوا آدمی لذات کو کبھی نہیں حاصل کرتا جو اس
اپنا کام کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر چھوٹ نہیں سکتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایسا اُلٹا ارتھ کرنے والا نہ گیتا کو سمجھتا ہے اور نہ دھرم کو جانتا ہے۔ اس بات کو نیچے کا شلوک صاف کرتا ہے ۔

جو آدمی کرموں کو ایشور کی بھینٹ کر کے لگاوٹ کو چھوڑ کر کام کرتا ہے۔ وہ جیسے پانی میں رہنے والا کنول پانی سے الگ رہتا ہے۔ ویسے ہی وہ پاپ سے الگ رہتا ہے۔

جسم سے، من سے عقل سے یا صرف اندریوں سے یوگی لوگ پھنساوٹ میں نہ پڑتے ہوئے اپنی پاکیزگی کے لئے کرم کرتے ہیں۔ ۱۱

سب کو یکساں سمجھنے والا کرم کے پھل کو چھوڑ کر بڑی شانتی حاصل کرتا ہے۔ بیقرار دل والا خواہشات سے کرنے والا بن کر پھل میں پھنس کر زنجیروں میں جکڑا جاتا ہے۔

خود ضبط انسان من سے سب کرموں کا تیاگ کر کے نو دروازوں والے شہر اس جسم میں رہتے ہوئے کبھی نہ کچھ کرتا ہے نہ کرواتا ہوا سکھ میں رہتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نوٹ:۔ دو ناک۔ دو کان۔ دو آنکھ۔ پاخانہ۔ پیشاب کی دو راہیں اور مُنہ یہ جسم کے نو دروازے ہیں۔ ویسے تو جلد میں بے شمار سوراخ ہیں جو دروازے ہی ہیں۔ ان سب دروازوں کا چوکیدار اگر ان میں آنے جانے والے حقداروں کو ہی آنے جانے دیکر اپنا پالن کرتا ہے تو اس کے لئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ یہ آتا جاتا رہتے ہوئے بھی اسکا حصے دار نہیں بلکہ شاہد ہے۔ اس لئے وہ نہ کرتا ہے اور نہ کراتا ہے ؂

دُنیا کا مالک نہ فاعلیت بناتا ہے۔ اور نہ فعل اور جزا کا میل ملاتا ہے۔ قدرت ہی سب کام کرتی ہے۔

نوٹ:۔ ایشور فاعل نہیں ہے۔ کرم کا نیم نہ ٹلنے والا اور لازمی ہے اور جو جیسا کرتا ہے۔ اسکو ویسا بھرنا ہی پڑتا ہے۔ اسی میں ایشور کی بڑی مہربانی ہے۔ اس کا انصاف موجود ہے۔ خالص انصاف میں [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ظلم ہے۔ لیکن انسان ماضی و مستقبل کی جاننے والا نہیں
ہے۔ اسلئے اسکے لئے تو رحم۔ معافی بھی انصاف ہے۔
وہ خود گنہگار نہ رہ کر اہل انصاف ہو کر معافی کا خواستگار
ہے۔ وہ دوسرے کا انصاف معافی سے چکا سکتا ہے۔ معافی
کی صفت کو بڑھاتے بڑھاتے ہی آخر میں اپنے آپ
کو فاعل نہ سمجھنے والا سب میں یکساں نظر رکھنے والا
یوگی کرم میں ماہر بن سکتا ہے۔

ایشور کسی کے گناہ و ثواب کی ذمہ داری نہیں لیتا
لاعلمی کے ذریعے علم (گیان) ڈھک جاتا ہے۔ اور اس سے
لوگ وہم میں پھنس جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ جہالت سے "میں کرتا ہوں" اس رجحان سے انسان کرم
کی زنجیروں میں بندھتا ہے۔ پھر بھی وہ بھلے برے
پھل کا دینے والا ایشور کو کہتا ہے۔ یہ وہم کا جال ہے
لیکن جن کی جہالت گیان کے ذریعہ فنا ہو گئی ہے۔ اُن کو
وہ سورج کی طرح چمکتا ہوا گیان پرمیشور تتو کو [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے ۔ ۱۶

گیان کے ذریعے جس کے پاپ دُھل گئے ہیں وہ اور ایشور کا دھیان کرنے والے محو ہوئے ہوئے اسی میں لگے ہوئے ہی کو اپنا سرمایہ جاننے والے لوگ مکتی حاصل کرتے ہیں ۔ ۱۷

عالم اور منکسر مزاج برہمن میں ۔ گائے میں ۔ ہاتھی میں کتے میں اور کتے کو کھانے والے آدمی میں گیانی یکساں نظر رکھتے ہیں ۔ ۱۸

نوٹ: سب کی ضرورت کے مطابق خدمت کرتے ہیں برہمن اور چانڈال میں ایک نظر رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح برہمن کو سانپ ڈس جانے پر گیانی پریم بھاؤ سے اس کے گھاؤ کو چوس لیتا ہے اور اسے زہر سے بچاتا ہے۔ چانڈال کی حالت میں بھی اسی طرح برتاؤ کرتا ہے ۔

جن کا من یکسانیت میں قائم ہو گیا ہے انہوں نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اِس جسم سے ہی دنیا کو جیت لیا ہے۔ برہم بے داغ اور سب
پر یکساں نظر رکھنے والا ہے۔ اس لئے وہ برہم ہی میں
قائم ہوگئے ہیں۔ ۱۹

نوٹ:۔ آدمی جس طرح اور جس کا خیال کرتا ہے۔ ویسا ہی ہوتا
ہے۔ اسلئے یکسانیت کا خیال کر کے بے عیب ہو کر
یکسانیت کی مورتی بے عیب برہم کو حاصل کرتا ہے
جس کی عقل قائم ہے جس کا وہم دُور ہو گیا ہے۔ جو
برہم کو جانتا ہے۔ اور جو برہم میں محو رہتا ہے۔ وہ پیاری
چیز کو پاکر خوش نہیں ہوتا اور نہ ہی ناپیاری کو پاکر دکھی ہوتا ہے۔ ۲۰

بیرونی ترغیبات میں جسے لپٹاوٹ نہیں ہے۔ ایسا
آدمی اپنے اندر خوشی حاصل کرتا ہے۔ وہ لافانی راحت
اوپر کھے ہوئے برہم میں محو انسان ہی محسوس کرتا ہے۔ ۲۱

نوٹ:۔ جس کی نظر اندر کی طرف ہوگئی ہے۔ وہی ایشور
کو دیکھ سکتا ہے۔ اور وہی راحت کامل حاصل
کرتا ہے لذات سے الگ ہو کر کام کرنا اور ایشور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دھیان میں محو رہنا یہ دونوں الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی چیز کو دیکھنے کی دو نظریں ہیں۔ ایک ہی سکے کی دو طرفیں ہیں؛

لذّات سے پیدا شدہ خوشیاں ضرور ہی دُکھ کا موجب ہیں۔ یہ گنتی کے ہیں۔ وہ ابتدا اور انتہا والی ہیں عقلمند آدمی ان میں دل نہیں لگاتا۔ ۲۲

موت سے پہلے ہی جو انسان اس جسم سے ہی شہوت اور غصّہ کے جذبات کو برداشت کرنیکی طاقت حاصل کر لیتا ہے اس انسان نے یکسانیت کو حاصل کیا ہے۔ وہ خوش ہے۔ ۲۳

نوٹ:۔ مردہ جسم کو جیسے خواہش یا نفرت نہیں ہوتی۔ رنج وراحت نہیں ہوتی۔ اُسی طرح جو زندہ رہتے بھی مردہ کی طرح جڑ بھرت کے موافق جسم کی پرواہ نہ کرتا ہؤا رہ سکتا ہے۔ وہ اس دنیا میں فاتح ہؤا ہے۔ اور وہ اصلی خوشی کو جانتا ہے؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جیسے اندرونی خوشی ہے۔ جس کے دل میں شانتی ہے جسکو ضرور اندرونی گیان حاصل ہے۔ وہ برہم روپ بنا ہوا یوگی برہم نروان حاصل کرتا ہے۔ ۲۴۔

جن کے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ جن کے شکوک رفع ہو گئے ہیں جنہوں نے اپنے من پر قابو پا لیا ہے۔ اور جو سب جانداروں کے بھلے میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے رشی برہم نروان حاصل کرتے ہیں۔ ۲۵۔

جو اپنے کو پہچانتے ہیں جنہوں نے کام کرودھ کو جیت لیا ہے۔ اور جنہوں نے من کو قابو میں کر لیا ہے۔ ایسے جتی لوگوں کے لئے سب جگہ برہم نروان ہی ہے۔ ۲۶۔

بیرونی خواہشات اور لذات کو تیاگ کر کے نظر کو بھووں کے بیچ میں ٹکا کر ناک سے آنے جانیوالی پران اور اپان نام کی ہوا کی رفتار ایک جیسی کر کے اندریوں من اور بدھی کو قابو میں کر کے تیز خواہش خوف اور غصہ سے خالی ہو کر جو منی مکتی میں محو رہتا ہے۔ وہ سدا مکت یا آزاد ہے۔ ۲۷۔ ۲۸۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نوٹ:۔ پران وایو اندر سے باہر نکلنے والی ہے اور اپان
باہر سے اندر جانیوالی ہے۔ ان شلوکوں میں پرانایام
وغیرہ یوگ کے کاموں کی تائید ہے۔ پرانہ یام وغیرہ تو
بیرونی افعال ہیں اور انکا اثر صحت جسمانی اور پرماتما کے
رہنے لائق سندر مندر بنانے تک ہی محدود ہے دنیادار
کا معمولی ورزش وغیرہ سے جو کام نکلتا ہے۔ وہی یوگی کا
پرانایام سے نکلتا ہے۔ دنیا دار کے کثرت وغیرہ کے کام
اسکے جذبات کو تیز کرنے میں مددگار ہوتے ہیں پرانایام
وغیرہ یوگی کے جسم کو تندرست اور مضبوط بناتے ہوئے
بھی جذبات کو ساکن رکھنے میں امداد کرتے ہیں آجکل
پرانایام وغیرہ کے طریقے بہت کم لوگ جانتے ہیں اور ان
میں سے بھی بہت کم اسکا جائز استعمال کرتے ہیں۔
جس نے حواس نفس اور عقل پہ کم سے کم ابتدائی فتح
حاصل ہے جسکو نجات کی زبردست خواہش ہے جس
نے محبت اور نفرت وغیرہ کو حسیت کے خوف کو چھوڑ دیا
ہے۔ اسکے پرانایام وغیرہ مفید اور مددگار ہوتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آخر کار غیر پاکیزگی کے پرانا یام بھپیاوٹ وغیرہ ایک ذریعہ
بنکر انسانوں کو چاہ جہالت میں زیادہ نیچے لے جاسکتا ہے
ایسا کئی آدمیوں کا تجربہ ہے۔ اس لئے یوگی راج
پاتنجلی نے یم اور نیم کو پہلا درجہ دیکر اس کو پالن کرنے
والے کے لئے ہی راہِ نجات میں پرانایام وغیرہ کو
مددگار رمانا ہے ؏

یم پانچ ہیں۔ اہنسا (کسی کو ایذا نہ دینا) ستیہ۔ استینا
(چوری نہ کرنا) برہمچریہ اور اپری گرہ (اندریوں میں نہ پھنسنا)
نیم پانچ ہیں۔ شوچ (صفائی) سنتوکھ۔ تپ سوادھیائے
اور ایشور پرنِدھان (دھیان)

بگیہ اور تپ کے کھانیوالا۔ سب دنیا کا بڑا مالک اور
سب جانداروں کی بھلائی کرنیوالے ایسے مجھ کو جان کر اوپر
بیان کردہ ہستی شانتی کو حاصل کرتا ہے۔ ۲۹۔
نوٹ:۔ اس ادھیائے کے چودھویں پندرھویں اور ایسے
ہی دوسرے شلوکوں کا یہ شلوک مخالف ہے۔ یہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کوئی نہ سمجھے - ایشور سروشکتیمان ہوتے ہوئے کرنیوالا نہ کرنے والا - کھانے نہ کھانے والا - جو کہ ہو وہی ہے اور نہیں ہے - یہ ناقابل بیان ہے - انسانی زبان سے پرے ہے - اسلئے آپس میں آپس کے مخالف خواص اور طاقتیں بھی داخل کر کے انسان اسکے نظارہ کی امید رکھتا ہے ؛

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اُپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا کرم سنیاس یوگ نام کا پانچواں ادھیائے ختم ہوا ؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چھٹا ادھیائے

دھیان یوگ

شری بھگوان کہتے ہیں۔ کرم پھل کو چھوڑ کر جو انسان ادائیگی فرض کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ سنیاسی بھی کہلاتا ہے اور یوگی بھی۔ جو سب کاموں کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ وہ کاہل ہے۔ سچی بات تو من کے گھوڑے دوڑانے کا کام چھوڑنے کی ہے۔ جو یوگ یعنی حالت غیر متبدل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ بغیر کرم کے اس کا کام چلتا ہی نہیں۔ جس کو حالت غیر متبدل حاصل ہو گئی ہے۔ وہ مطمئن نظر آئیگا۔ یعنی اسکے صرف خیال ہی میں فعل کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ جب انسان اندریوں کے وشیوں میں یا کرم میں پھنس نہیں جاتا اور من کی سب لہروں کو چھوڑ دیتا ہے۔ تب کہا جاتا ہے کہ ایسا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نے یوگ لکھا ہے۔ وہ یوگ ارودھ بنا ہے۔ رُوح کا اُٹھنا
رُوح کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے۔ کہ
وہ خود ہی اپنا دشمن بنتا ہے۔ یا دوست بنتا ہے۔ جس نے
من کو جیتا ہے۔ آتما اُس کا متر بنتا ہے۔ جس نے من کو نہیں
جیتا۔ آتما اُس کا دشمن ہے۔ جس نے من کو جیتا ہے۔ اس
کی پہچان یہ ہے۔ کہ اُسے سردی گرمی۔ رنج و راحت عزت
بے عزتی ایک سی ہوتی ہے جسے گیان ہے۔ احساس ہے جو
چٹان کی طرح مضبوط ہے۔ جس نے اندریوں پر فتح حاصل کرلی
ہے۔ اور جسے سونا مٹی یا پتھر سب یکساں ہیں۔ وہ یوگی ہے
ایسا انسان دوست و دشمن بھلے بُرے کے ساتھ ایک ہی
طرح برتاؤ کرتا ہے۔ اس حالت کو حاصل کرنے کے لئے
من کو پکا کرنا چاہیئے۔ خواہشات کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور
گوشہ نشینی اختیار کر کے پرماتما کا دھیان کرنا چاہیئے۔
صرف آسن وغیرہ کرنا ہی کافی نہیں یگانگت کو پہنچنے کی خواہش
رکھنے والے کو ...

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

طرح کرنا چاہیئے۔ اسی طرح آسن لگائے یم نیموں کا
پالن کرنیوالا انسان جب اپنا من پرماتما میں لگا دیتا
ہے تو اُسے بڑی بھاری شانتی حاصل ہوتی ہے۔

حالت غیر متبادل اگھوری کی طرح کھانے والے کو تو
حاصل نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی صرف فاقہ کرنے والوں کو حاصل
ہوتی ہے۔ نہ بہت سونیوالوں کو حاصل ہوتی ہے۔ نہ بہت
جاگنے والوں کو ہی اس درجہ کے حاصل کرنے کے خواہشمند
کو سب کھانے میں سونے میں جاگنے میں قواعد کا خیال
رکھنا چاہیئے۔ ایک دن خوب کھا لیا۔ اور دوسرے دن
فاقہ کر لیا۔ ایک دن خوب سو کر دوسرے دن جاگتے رہنا
ایک دن خوب کام کر کے دوسرا دن سستی میں گذارنا یہ یوگ
کی نشانی ہی نہیں ہے۔ یوگی تو ہمیشہ یکساں اطمینان دل سے
رہتا ہے۔ اور ہر طرح کے خواہشات کو دل سے چھوڑے
ہوئے رہتا ہے۔ ایسے یوگی کی حالت ہوا کے بغیر جگہ میں
چراغ کی طرح یکساں مضبوط رہتی ہے۔ تخت و عالم پر ہونے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

والے کھیل یا اُس کے دماغ میں چکّر کاٹنے والے خیالات کی لہریں اِدھر اُدھر اُسے بھٹکا یا اڑا نہیں سکتیں۔ گرا نہیں سکتیں۔ یہ یوگ آہستہ آہستہ لیکن مضبوطی سے کوشش کرنے پر حاصل ہو سکتا ہے۔ من ہر وقت چلنے والا ہے اس لئے وہ اِدھر اُدھر دوڑتا ہے۔ اُسے آہستہ آہستہ ساکن کرنا چاہیئے۔ یہ ایک جگہ ٹکے تبھی شانتی ملے۔ من کو اس طرح ساکن کرنے کے لئے لگاتار اپنے اندر غور و فکر کی ضرورت ہے۔ ایسا انسان سب جانداروں کو اپنے میں دیکھتا ہے۔ اور اپنے کو سب میں دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ مجھ کو سب میں اور سب کو مجھ میں دیکھتا ہے۔ جو مجھ میں محو ہؤا ہے۔ وہ مجھ کو سب جگہ دیکھتا ہے۔ وہ آپ ہٹ چکا ہے۔ اس لئے چاہے جو کرتا ہو ابھی وہ مجھ میں سمایا رہتا ہے۔ اس لئے اسکے ہاتھوں نہ کرنے لائق کوئی بھی کام کبھی ہو گا ہی نہیں ٭

ارجن کو یہ یوگ مشکل معلوم ہؤا اور وہ بول اٹھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

"یہ قرارِ دل کیسے حاصل ہو۔ من تو بندر کی طرح ہے۔
اگر ہوا دبائی جا سکتی ہے۔ تو من بھی دبایا جا سکتا ہے۔ ایسا
یہ من کیسے اور کب قابو میں آئیگا"۔

بھگوان نے جواب میں کہا:۔

تو جو کہتا ہے۔ وہ صحیح ہے۔ لیکن محبت اور نفرت کو
جیتنے سے اور کوشش کرنے سے مشکل کو بھی آسان بنایا
جا سکتا ہے۔ من کو جیتنے کے بغیر یوگ نہیں کیا جا سکتا
ہے۔ اس میں شک نہیں۔

اس پر ارجن پھر پوچھتے ہیں۔ مان لیجیئے۔ انسان میں
عقیدت ہے۔ لیکن اس کی کوشش ڈھیلی ہے۔ اِس لئے
وہ کامیاب نہیں ہوتا۔ ایسے آدمی کی کیا حالت ہوتی ہے۔
بکھرے ہوئے بادلوں کی طرح اسکا ناش تو نہیں ہوتا۔

بھگوان نے کہا۔ ایسے عقیدت مند کا ناش ہوتا ہی
نہیں۔ بھلائی کے راستہ پر چلنے والوں کی بُری حالت
کبھی نہیں ہوتی۔ ایسے انسان موت کے بعد کرموں کے مطابق

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پتر لوک میں رہ کر پھر زمین پر آتا ہے۔ اور نیک گھر میں جنم
لیتا ہے۔ اس دُنیا میں ایسا جنم بڑا مشکل ہے۔ اس گھر میں
اس کے پہلے کے نیک کاموں کا ظہور ہوتا ہے۔ اس دفعہ
کی اسکی کوششیں تیزی سے ہوتی ہیں اور آخر کار وہ
کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اس طرح کوشش کرتے ہوئے
کوئی جلدی اور کوئی بے شمار جنموں کے بعد اپنی عقیدت اور کوشش
کے زور کے مطابق حالت غیر متبدل حاصل کرتا ہے۔ تپ، گیان
کرم کانڈ۔ ان سب سے حالت غیر متبدل اعلےٰ ہے۔ کیونکہ تپ وغیرہ
کا نتیجہ تو آخر کار محو خدا ہونا یا حالت غیر متبدل حاصل کرنا
ہونا چاہیئے۔ اس لئے تو حالت غیر متبدل حاصل کر اور
یوگی بن۔ ان میں سے بھی جو اپنا سرمایہ میری نذر کر دیتے
ہیں۔ اور عقیدت کے ساتھ میری ہی حمد و ثنا کرتے ہیں
اُنہیں تو اعلےٰ سمجھ ٭

اس ادھیائے میں پرانایام آسن وغیرہ کی تعریف ہو
لیکن یاد رہے کہ ان کے ساتھ ہی برہمچریہ یعنی بہم کے حصول

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے لئے یم نیم وغیرہ کے پالن کی ضرورت بھی بھگوان نے بتائی ہے۔ یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ اکیلے آسن وغیرہ کے طریقوں سے محویت یا یکاگرتا حاصل نہیں ہوتی۔ آسن پرانایام وغیرہ من کو قائم کرنے میں ایک طرف لگانے میں تھوڑی مدد کرتے ہیں۔ اگر اس مطلب سے یہ کئے جاویں نہیں تو اسکو بھی ایک جسمانی کثرت سمجھ کر دوسری جسمانی ورزشوں کی طرح اس کی قیمت لگانی چاہیئے جسمانی ورزش کی صورت میں پرانایام بہت مفید ہے۔ اور میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ یہ ورزش اطمینانِ قلب دینے والی ہے جسمانی نکتہ نظر سے یہ مشق کرنے لائق ہے۔ لیکن سدھیاں حاصل کرنے اور معجزہ دکھانے کے لئے یہ عمل کئے جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ فائدے کی جگہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ یہ ادھیائے تیسرے چوتھے اور پانچویں ادھیائے پر سرسری نظر کی شکل میں سمجھنے چاہئیں اور کوشش کرنیوالوں کو تسلی دیتا ہے۔ کہ ہم ہار کر محویت حاصل کرنیکی کوشش کو کبھی نہ چھوڑیں ۔ یرودا مندر ۱۶ ر ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۶

اس ادھیائے میں یوگ کر کے یکسانیت حاصل
کرنے کے کئی طریقے بتلائے گئے ہیں ÷

شری بھگوان نے کہا:۔

کرم پھل کا سہارا لئے بغیر جو انسان نشاستر میں
کہے کرم کرتا ہے۔ وہ سنیاسی ہے۔ وہ یوگی ہے جو ہون کی
آگ یا دوسرے کرموں کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ نہیں ہے۔ ا

نوٹ:۔ آگ کا مطلب ایک ذریعہ ہے۔ جب آگ کے ذریعے
ہون ہوتے تھے۔ تب آگ کی ضرورت تھی۔ اس زمانے
میں مان لیجئے۔ چرخہ خدمت کا ذریعہ ہے۔ تو اس کو
چھوڑ دینے سے سنیاسی نہیں ہو سکتا ÷

ہے پانڈو (ارجن) جسے سنیاس کہتے ہیں اُسے تو یوگ
سمجھ۔ جس نے من کی خواہشات کو نہیں چھوڑا۔ وہ کبھی
یوگی نہیں ہو سکتا ۔ ۲

یوگ کرنے والے مُنی کے لئے کرم ذریعہ کہا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس نے اُسے پورا کیا ہے۔ اُسے شانتی ذریعہ ہے۔ ۳
نوٹ:۔ جس کی آتما صاف ہو گئی ہے۔ جس نے سب کو ایک
نظر سے دیکھنا سیکھ لیا ہے۔ اس کو اپنے سوروپ
کا جان لینا آسان ہے۔ اِسکا یہ مطلب نہیں کہ یوگ
میں لگے ہوئے پُرش کو دُنیاوی اشیاء کو جمع کرنے
کیلئے بھی کرم کی ضرورت نہیں رہتی۔ دُنیاوی ضروریات
کے بغیر تو وہ جی ہی نہیں سکتا۔ مطلب یہ کہ سیوا کے
کام بھی اس کے لئے آسان ہوتے ہیں۔ وہ دکھلاوے
کے لئے کچھ نہیں کرتا۔ ادھیائے ۳۔ ۴۔ ادھیائے
۵ شلوک ۲ سے ملا دیجے۔

جب انسان اندریوں کے وشیوں میں یا کرم میں پھنسا
ہوا نہیں ہوتا۔ اور سب خواہشات چھوڑ دیتا ہے۔ تب وہ
یوگ میں لگا ہوا کہلاتا ہے۔ ۴
آتما سے انسان آتما کو اُٹھا دے۔ اس کو نیچے نہ
گرا دے۔ آتما ہی آتما کا مددگار ہے اور آتما ہی آتما کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دشمن ہے۔ ۵۔

اس کا آتما مددگار ہے۔ جس نے اپنی طاقت کو من سے جیت لیا ہے۔ جس نے آتما کو جیتا نہیں۔ وہ اپنے آپ سے ہی دشمن کی طرح برتاؤ کرتا ہے۔ ۶۔

جس نے اپنا من جیتا ہے اور جو سب طرح سے شانت ہو گیا ہے۔ اس کا آتما گرمی۔ سردی۔ سکھ دُکھ اور عزت یا بے عزتی میں ایک جیسا رہتا ہے۔ ۷۔

جو گیان اور احساس سے شانت ہو گیا ہے۔ جو ٹکا ہُوا ہے۔ جس نے اندریوں کو جیت لیا ہے اور جسے مٹی پتھر اور سونا ایک جیسا ہے۔ ایسا ایشور میں لگا ہُوا انسان یوگی کہلاتا ہے۔ ۸۔

بھلا چاہنے والا۔ دوست۔ دشمن۔ بے تعصب۔ دونو کا بھلا چاہنے والا۔ نفرت کرنے والا۔ بھائی بندھو۔ سادھو اور پاپی ان سبھوں میں جو ایک خیال رکھتا ہے۔ وہ نیک ہے۔ ۹

من کو ٹکا کر خواہشات اور جمع کرنے کے خیال کو چھوڑ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کر اکیکانت میں رہتا ہوُا یوگی لگاتار آتما کو پرماتما کے ساتھ ملا دیوے - ۱۰

پاکیزہ جگہ میں ایک پھر ایک ایسے کُشا کا آسن اور مرگ چرم اور کپڑا بچھاوے - نہ بہُت اونچا نہ بہُت نیچا ہلے جُلے نہیں - ایسا آسن اپنے لئے بنا کر وہاں من لگا کر بیٹھے اور چیت اور اندریوں کو قابو میں کر کے آتما کی پاکیزگی کے لئے یوگ کرے - ۱۱-۱۲ -

جسم گردن اور ماتھے کو ایک سیدھ میں لگا کر من مضبوطی سے لگا کر ادھر اُدھر نہ دیکھتا ہوا اپنی ناک کے اگلے حصّہ پہ نظر جما کر بڑی شانتی سے بیخوف ہو کر برہمچرج میں مضبوط رہ کر من کو مار کر مجھ میں محو ہوا ہوا یوگی میرا دھیان کرتا ہوُا بیٹھے - ۱۳-۱۴ -

نوٹ :- ناک کا اگلا حصّہ اس سے یہ مطلب ہے - کہ دونوں بھوؤں کے بیچ کا حصّہ دیکھو دھیائے شلوک ۲۷ - برہمچرج کے معنی بھی برہمچرج کا اکٹھا کرنا یہ ایک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہی نہیں بلکہ برہم کا حاصل کرنے کے لئے ضروری
اہنسا (کسی کو ایذا نہ دینا) وغیرہ سبھی برت ہیں ؛
اس طرح جس کا من قاعدے کے اندر ہے ایسا یوگی
آتما کی کھوج پرماتما کے ساتھ کرتا ہے۔ اور میرے حصول
میں بسنے والی نجات روپی پوری شانتی کو حاصل کرتا ہے ۱۵
ہے ارجن۔ یہ یکسانیت روپی یوگ نہ ٹھونس کر کھانے
والے کو حاصل ہوتا ہے۔ نہ کورے فاقہ کشوں کو۔ ویسے ہی
نہ بہت سونے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ بہت
جاگنے والوں کو۔ ۱۶

جو انسان کھانے پینے چلنے پھرنے وغیرہ میں اور سونے
جاگنے میں انداز کے اندر رہتا ہے۔ اس کا یوگ دکھ کے
ناش کرنے والا ہو جاتا ہے۔ ۱۷

اچھی طرح قاعدوں میں جکڑا ہوا من جب آتما میں
ٹک جاتا ہے۔ اور انسان سبھی خواہشات سے بے پرواہ
ہو جاتا ہے۔ تب وہ یوگی کہلاتا ہے ؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آتما کا پرماتما کے ساتھ جوڑنے کی ہمت کرنیوالے مضبوط دل یوگی کی حالت ویسی کہی گئی ہے جیسی بغیر ہوا کے جگہ میں رہنے والے چراغ کی ہوتی ہے۔ ۱۹۔

یوگ کرنے سے قابو میں آیا ہوا من جہاں شانتی حاصل کرتا ہے۔ آتما سے ہی آتما کو پہچان کر آتما میں جہاں انسان سنتوش پاتا ہے۔ اور اندریوں سے پرے اور بدھی سے ہی حاصل کرنے لائق بیحد سکھ کا جہاں احساس ہوتا ہے۔ جہاں رہ کر انسان اصلیت سے ادھر ادھر نہیں بھٹکتا۔ اور جسے حاصل کر کے اس سے بڑھ کر کسی دوسرے فائدہ کو نہیں سمجھتا اور جس میں ٹکا ہوا بڑے بڑے دکھوں کو جھیلتا ہوا بھی وہ نہیں ہٹتا اس دکھ سے ملاوٹ سے خالی حالت کا نام یوگ کی حالت سمجھنا چاہیئے۔ یہ یوگ بغیر اکتائے استقلال سے حاصل کرنے لائق ہے۔ ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-

ارادوں میں پیدا ہونیوالی سب خواہشات کا مکمل طور سے تیاگ کر کے من سے ہی سب اندریوں کو سب طرف سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اچھی طرح قاعدے میں لا کر ٹکی ہوئی بدھی سے یوگی آہستہ آہستہ شانت ہوتا جائے اور من کو آتما میں پروکر دوسری کسی ترغیب کا خیال نہ کرے۔ ۲۴-۲۵

جہاں جہاں ایک جگہ نہ ٹکنے والا اور ادھر اُدھر بھاگنے والا یہ من جاوے۔ وہاں وہاں سے یوگی اسے قاعدے میں باندھ کر اپنے قابو میں لا دے۔ ۲۶

جس کا من اچھی طرح شانت ہوا ہے۔ جس کے جذبات شانت ہو گئے ہیں۔ ایسا برہم میں محو ہوا ہوا معصوم یوگی ضروری اعلےٰ خوشی حاصل کرتا ہے۔ ۲۷

آتما کے ساتھ لگاتار تلاش کرتا ہوا پاپ سے فانی ہوا یہ یوگی آسانی سے حصولِ برہم کی بیحد خوشی کو محسوس کرتا ہے ۲۸

سب جگہ یکساں خیال رکھنے والا یوگی اپنے کو سب جانداروں میں اور سب جانداروں کو اپنے میں دیکھتا ہے۔ ۲۹

جو مجھے ہر جگہ دیکھتا ہے۔ اور سب کو مجھ میں دیکھتا ہے وہ میری نظر سے اوجھل نہیں ہوتا اور میں اس کی نظر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اوجھل نہیں ہوتا۔ ۳۰

مجھ میں محو ہوا ہوا جو یوگی سب جانداروں میں رہنے والا مجھ کو یاد کرتا ہے۔ وہ چاہے جس طرح برتتا ہوا بھی مجھ میں ہی برتتا ہے۔ ۳۱

نوٹ:۔ جب تک خودی ہے۔ تب تک تو خدا الگ ہے۔ جب خودی جاتی ہے۔ صفر ہو جاتا ہے۔ تبھی ایک ایشور کو سب جگہ دیکھتا ہے۔ اور ادھیائے ۱۳ کے ۲۱ اشلوک کا نوٹ دیکھئے؛

ہے ارجن۔ جو انسان اپنی طرح سب کو دیکھتا ہے اور خوشی ہو یا رنج دونوں کو یکساں سمجھتا ہے۔ وہ اعلیٰ یوگی گنا جاتا ہے۔ ۳۲

ارجن نے کہا:۔

ہے مدھوسودن! یہ یکسانیت کا یوگ جو آپ نے کہا۔ اس کا قیام میں اپنی بیقراری کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ ۳۳

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کیونکہ ہے کرشن۔ من نہ ٹکنے والا ہی ہے۔ انسان کو
چکر میں ڈال دیتا ہے۔ اور بہت طاقتور ہے۔ جیسے ہوا کا
دبانا بہت مشکل ہے۔ ویسے ہی من کا قابو میں کرنا بھی مشکل
سمجھتا ہوں۔ ۳۴

شری بھگوان نے کہا:۔

ہے ارجن! اچھی بات ہے۔ کہ من متحرک ہونے کی وجہ سے
قابو میں کرنا مشکل ہے۔ لیکن ہے کنتی کے پتر۔ مشق اور
دنیاوی خواہشات سے نفرت سے وہ قابو میں کیا جا سکتا ہے ۳۵
میری رائے ہے۔ کہ جس کا من اپنے قابو میں نہیں ہے
اس کو یوگ کرنا بہت مشکل ہے۔ لیکن جس کا من اپنے قابو
میں ہے اور جو محنتی ہے۔ وہ کوشش کرکے کر سکتا ہے۔ ۳۶

ارجن نے کہا:۔

ہے کرشن! جو یقین تو رکھتا ہے۔ لیکن کوششوں
میں کمی کی وجہ سے یوگ سے گر جاتا ہے۔ وہ کامیابی حاصل
نہ کرکے کس حالت کو حاصل کرتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے ارجن! یوگ سے گرا ہؤا برہم کی راہ میں بھٹکا ہوا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہوئے بادلوں کی طرح دونوں اطراف سے بھٹک کر وہ فنا تو نہیں ہو جاتا۔ ہے کرشن۔ یہ میرا شک آپ دُور کرنے لائق ہیں۔ آپ کے سوا دوسرا کوئی اِس شک کو دُور کرنے والا نہیں مل سکتا۔ ۳۹

ہے ارجن! ایسے منشیوں کا فنا نہ تو اس دُنیا میں ہوتا نہ دوسری دُنیا میں ہے۔ پیارے بھلائی کی راہ پر جانے والوں کی بُری حالت ہوتی ہی نہیں۔ ۴۰

نیکی کرنے والے لوگ جس درجہ کو حاصل کرتے ہیں اس کو حاصل کرکے وہاں بہت عرصہ رہنے پر یوگ سے گرا ہؤا انسان پاکیزہ اور صاحب ذرائع انسان کے گھر جنم لیتا ہے۔ ۴۱

یا گیان وان یوگی کے خاندان میں وہ جنم لیتا ہے دُنیا میں ایسا جنم ملنا ضرور مشکل ہے۔ ۴۲

ہے ارجن! وہاں اُسے پہلے جنم کی بُدھی کے اثرات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حاصل ہوتے ہیں اور وہاں سے وہ حصولِ نجات کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ ۴۳

اس پہلی مشق کی وجہ سے وہ ضرور یوگ کی طرف کشمکش کرتا ہے۔ یوگ کا متلاشی بھی خواہش کے ساتھ وید کرم کرنے والے کی حالت سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ ۴۴

اور جرأت کے ساتھ کوشش کرتا ہوا یوگی پاپوں سے آزاد ہو کر انیک جنم پا کر اور پوری طرح پاکیزگی کو حاصل کر کے سب سے اعلیٰ (نجات) کو حاصل کرتا ہے۔ ۴۵

تپ کرنے والے کی نسبت یوگی اچھا ہے۔ گیانی کی نسبت بھی زیادہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح کرم کانڈی کی نسبت بھی وہ زیادہ ہے۔ اس لئے ہے ارجن تو یوگی بن۔ ۴۶

نوٹ:- یہاں تپ کرنے والے کا تپ پھل کی خواہش والا ہے۔ گیانی سے مطلب وہ گیانی نہیں جو برہم کا احساس رکھتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سب یوگیوں میں بھی وہ مجھ میں من پروکر شردھا کے ساتھ مجھے یاد کرتا ہے۔ اُسے میں سب سے بڑھ کر یوگی سمجھتا ہوں ؂

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا دھیان یوگ نام کا چھٹا ادھیائے ختم ہوا ؂

راج یوگ

از سوامی دویکانند

اس کے دو حصّہ ہیں۔ یوگ کی اہمیت اور اُس کے اصطلاحات پر آٹھ مفصل دریاکھیانوں میں بحث کی گئی ہے دوسرے حصّہ میں مہرشی بیاس جی کے یوگ شاستر کا اُردو ترجمہ درج ہے قیمت ۱۲/

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ساتواں ادھیائے

گیان وگیان یوگ

بھگوان بولے:-

ہے ارجن! مجھ میں من لگا کر اور میرا سہارا لیکر کرم یوگ پر عمل کرنیوالا آدمی یقیناً مکمل طور پر مجھے کس طرح پہچان سکتا ہے۔ یہ میں تجھے کہوں گا۔ یہ تجربہ کیا ہوا گیان میں تجھے کہوں گا۔ اسکے بعد اور کچھ بھی جاننے کی ضرورت باقی نہ رہیگی۔ ہزاروں میں سے کوئی ہی اسے حاصل کرنیکی کوشش کرتے ہیں اور سعی کرنیوالوں میں شاذونادر ہی کامیاب ہوتے ہیں

مٹی۔ پانی۔ ہوا۔ آکاش۔ من۔ بدھی اور اہنکار ایسی آٹھ طرح کی میری پرکرتی ہے۔ یہ اپرا پرکرتی کہلاتی ہے اور دوسرا پراپرکرتی ہے یہ جیو کی شکل [illegible] ہے [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پرکرتیوں سے یعنی جسم اور روح کے تعلق سے ساری دنیا بنی ہے۔
اس لئے سب کی پیدائش اور موت کی وجہ میں ہوں۔ جس
طرح مالا میں دھاگے کے سہارے اسکے سارے منکے رہتے
ہیں۔ اسی طرح یہ دنیا میرے سہارے پر قائم ہے۔ یعنی
پانی میں رس میں ہوں۔ سورج چاند کی روشنی میں ہوں۔
ویدوں میں اونکار میں ہوں۔ آکاش کی آواز میں ہوں
مردوں کی بہادری ہوں۔ مٹی کی بُو ہوں۔ اگنی کا تیج ہوں
سب جانداروں کی زندگی ہوں۔ ریاضت کرنیوالوں کی
ریاضت ہوں۔ دانشمندوں کی عقل ہوں۔ طاقتوروں کی طاقت
ہوں۔ سب جانداروں میں دھرم کی خواہش کی چنگاری میں
ہوں۔ مختصر طور پر ست۔ رج اور تم سے پیدا ہونے والے جو جو
خیال ہیں۔ اُن سب کو مجھ سے پیدا ہوا سمجھ اور یہ سب میرے
ہی سہارے پر رہ سکتے ہیں۔ ان تین چیزوں یا صفات میں
پھنسے رہنے والے لوگ مجھ لافانی کو پہچان نہیں سکتے۔ ایسی
میری ان تینوں صفات [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہو جانا مشکل ہے۔ لیکن جو میری پناہ میں آتے ہیں۔ وہ اس
مایا یعنی کھیل کو جو تین صفات سے مرکب ہے پار کر سکتے ہیں
لیکن جن کے چال چلن اور خیالات کا ٹھکانا نہیں ہے
وہ بیوقوف لوگ میری پناہ میں کیوں آنے لگے؟ وہ تو مایا میں
پڑے رہ کر اندھیرے میں بھٹکا کرتے ہیں اور گیان حاصل
نہیں کرتے۔ لیکن اچھے چال چلن والے میرا بھجن کرتے ہیں
اور کوئی میرے حصول کی خواہش سے اور کوئی کچھ حاصل
کرنے کی خواہش سے اور کئی ایک فرض سمجھ کر گیان پورو
میرا بھجن کرتے ہیں۔ میرا بھجن کرنا میری دنیا کی خدمت کرنا ہے
اس میں کوئی دکھ کے مارے کوئی کسی فائدہ کی امید پر کوئی
پہنچ کر چاہو دیکھیں تو کیا ہوتا ہے خدمت کرتے ہیں اور کوئی
گیان پورک اسکے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ اس لئے خدمت
میں لگے رہتے ہیں۔ یہ آخری میرے گیانی بھگت ہیں اور
سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ یہ مجھ کو زیادہ سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زیادہ پہچانتے ہیں۔ اور میرے نزدیک تر ہیں ہیں۔ انسان کو یہ گیان کئی جنموں کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے۔ اور حاصل ہونے کے بعد وہ اس دُنیا میں مجھ واسدیو کے سوائے وہ اور کچھ دیکھتا ہی نہیں۔ لیکن جو خواہشات رکھنے والے ہیں۔ وہ تو الگ الگ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ اور جیسے جس کی بھگتی ہے۔ اسکے مطابق پھل دینے والا تو میں ہی ہوں۔ ایسے کم سمجھ لوگوں کو جو پھل ملتا ہے۔ وہ بھی ایسا ہی کم ہوتا ہے۔ اور انہیں اتنے میں اطمینان بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اپنی تھوڑی عقل کی وجہ سے یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اندریوں کے ذریعے مجھے پہچان سکتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے۔ کہ میری لافانی اور بینظیر شکل اندریوں سے پرے ہے۔ اور ہاتھ۔ کان کان۔ ناک۔ آنکھ وغیرہ کے ذریعے نہیں پہچانا جا سکتا۔ اس طرح سب اشیاء کا پیدا کرنے والا ہوتے ہوئے بھی اگیانی لوگ مجھے نہیں پہچان سکتے۔ میری اس طرح یوگ مایا کی تو جان لے محبت اور نفرت کی وجہ سے سکھ دُکھ ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہی کرتے ہیں اور اس سے دُنیا بیہوشی میں جہالت میں رہتی ہے۔ لیکن جو اس سے چھوٹ گئے ہیں۔ اور جن کے چلن اور خیالات پوتّر بنے ہوئے ہیں۔ وہ تو اپنے ہرت میں مضبوط رہ کر لگاتار مجھے ہی بھجتے ہیں۔ وہ میرے مکمل برہم روپ کو سب جانداروں میں الگ الگ ظاہر ہونے والے جیو کی شکل میں موجود مجھے اور میرے کرم کو جانتے ہیں اس طرح جو مجھے سب شکلوں میں سب طاقتوں اور سب رفاہ عام کے کاموں میں جانتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر عالم محویت کو پہنچ گئے ہیں۔ وہ موت کے بعد پیدائش اور موت کی زنجیروں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنا جان چکنے کے بعد ان کا من کسی دوسری طرف نہیں بھٹکتا اور ساری دُنیا کو ایشور سے بھرپور دیکھ کر وہ ایشور میں ہی سما جاتے ہیں ؛

بڑودا مندر

مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۰ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۷

اس ادھیائے میں ایشور کیا ہے! ایشور بھگتی کیا ہے
یہ سمجھانے کی ابتدا کی گئی ہے۔

شری بھگوان نے کہا:-

ہے پارتھ۔ میرے میں من پر دھ کر اور میرا سہارا لیکر
یوگ کرتا ہوا تو بے شک و شبہ اور مکمل طور پر مجھے کس
طرح پہچان سکتا ہے وہ طریقہ سُنو۔ ۱

یہ تجربہ کیا ہوا گیان میں تجھے مکمل طور پر کہوں گا۔
اسے جان لینے کے بعد اس دُنیا میں اور کچھ جاننے لائق رہ
نہیں جاتا۔ ۲

ہزاروں انسانوں میں سے شاذ و نادر ہی کوئی کامیابی
کے لئے کوشش کرتا ہے۔ کوشش کرنیوالے کامیاب ہوں
میں سے بھی شاذ و نادر ہی مجھے اصلی حالت میں پہچانتا ہے۔ ۳

مٹی، پانی، آگ، یا ہوا، آکاش میں، بدھی اور اہنکار
اس طرح آٹھ طرح کی میری قدرت ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نوٹ:- اِن آٹھ عناصر والی شکل کھشیتر یا کھشتر اقابل فنا ہے۔ دیکھو ادھیائے ۱۳ شلوک ۵ اور ادھیائے ۱۵ شلوک ۱۶ یہ مادی قدرت قبلائی ہے۔ اس سے بھی اعلیٰ غیر مادی قدرت پرجیو ہے۔ ہے ارجن۔ یہ دنیا اسکے سہارے پر چل رہی ہے۔ ۵

سب جانداروں کی پیدائش کا موجب تو ان دونوکو سمجھ۔ سارے جگت کی پیدائش اور فنا کا موجب میں ہوں۔ ۶

ہے ارجن! مجھ سے اونچا دوسرا کچھ نہیں ہے جیسے دھاگے میں منکے پروئے رہتے ہیں، ویسے یہ سب مجھ میں پرویا ہوا ہے۔ ۷

ہے کنتی کے پُتر۔ جل میں رس میں ہوں۔ سورج چاند میں چمک میں ہوں۔ سب ویدوں میں اونکار (اوم شبد) میں ہوں۔ آکاش میں آواز میں ہوں۔ اور انسانوں میں کام کی طاقت میں ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مٹی میں خوشبو میں ہوں۔ آگ میں حرارت میں ہوں
اور سب جانداروں میں زندگی میں ہوں۔ تپ کرنیوالوں کا
تپ میں ہوں۔ ۹
ہے ارجن! سب جانداروں کا تخم اولین میں ہوں
عقلمند کی عقل میں ہوں۔ تیج والے کا تیج میں ہوں۔ ۱۰
بلوان کا خواہش اور محبت کے بغیر بل (طاقت) میں
ہوں اور ہے ارجن جانداروں میں دھرم کی غیر مخالف
خواہش میں ہوں۔ ۱۱
جو جو بھلائی کے۔ تیزی اور غرور کے اور جہالت کے
ہیں۔ انہیں مجھ سے پیدا ہوا سمجھو۔ لیکن میں اُن میں
ہوں ایسا نہیں ہے۔ وہ مجھ میں ہیں۔ ۱۲
نوٹ:۔ ان خیالات پر ایشور کی ہستی منحصر نہیں ہے۔ بلکہ
وہ خیالات ایشور پر منحصر ہیں۔ اسکے سہارے پر رہتے
ہیں۔ اور اسکے اختیار میں ہیں:
ان تینوں خواص والے خیالات سے ساری دُنیا جگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں بڑی ہوتی ہے۔ اور اسلئے ان سے اونچے اور الگ مجھ
کو جو لافانی ہوں وہ دُنیا نہیں پہچانتی۔ ۱۳

میری اِن تینوں خواص والی قدرت کو پار کرنا مشکل
ہے پر جو میرا ہی سہارا لیتے ہیں۔ وہ اس قدرت (مایا) کو پار
کر جاتے ہیں۔ ۱۴

بد چلن۔ جاہل۔ نیچ آدمی میرا سہارا نہیں لیتے۔
بدی کے خیالات والے ہوتے ہیں۔ اور مایا کے ذریعے اُن کا
گیان دُور ہوا ہوا ہوتا ہے۔ ۱۵

ہے ارجن۔ چار قسم کے نیک چلن آدمی مجھے یاد کرتے
ہیں۔ دُکھی۔ متلاشی۔ کچھ حاصل کرنے کی خواہش والے اور
گیانی۔ ۱۶

اُن میں سے جو ہمیشہ یکسان نظر رکھنے والا ایک کو ہی
یاد کرنیوالا وہ گیانی اعلے ہے۔ میں گیانی کا بہت پیارا
ہوں۔ اور گیانی مجھے پیارے ہیں۔ ۱۷

یہ سبھی بھگت اچھے ہیں لیکن گیانی تو میری جان ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایسی میری رائے ہے۔ کیونکہ مجھے حاصل کرنے کی نسبت دوسری زیادہ اچھی حالت ہے ہی نہیں۔ یہ جانتا ہؤا وہ یوگی میرا ہی سہارا لیتا ہے ۔۱۸

بہت جنموں کے آخری گیانی مجھے حاصل کرتا ہے۔ سب ہیں واسدیو سمار ہے ہیں۔ اِس طرح جاننے والا ایسا مہاتما ملنا مشکل ہے ۔۱۹

بے شمار خواہشات سے جن کا گیان دُور ہو گیا ہے ایسے لوگ اپنی فطرت کےمطابق الگ الگ طریقوں سے سہارا لیکر دوسرے دیوتاؤں کی شرن جاتے ہیں ۔۲۰

جو جو آدمی جس جس شکل کی بھگتی یقین کے ساتھ کرنا چاہتا ہے۔ اُس اُس شکل میں اس کے یقین کو میں مضبوط کرتا ہوں ۔۲۱

یقین کے ساتھ اس اس شکل کی وہ پوجا کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ میری پیدا کی ہوئی اور اپنی دل پسند خواہشیں پوری کرتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُن محدود العقل لوگوں کو جو جو پھل ملتا ہے - وہ فنا ہونے والا ہوتا ہے - دیوتاؤں کے یاد کرنے والے دیوتاؤں کو پاتے ہیں مجھے یاد کرنے والے مجھے پاتے ہیں - ۲۳

میرے پڑھیا - لافانی اور بیمثال سروپ کو نہ جاننے والے بیوقوف لوگ اندریوں سے نہ پہنچنے لائق مجھ کو اندریوں سے رسائی کے لائق مانتے ہیں - ۲۴

اپنی یوگ مایا سے ڈھکا ہوا میں سب کے لئے ظاہر نہیں ہوں - یہ نادان دُنیا مجھ نہ پیدا ہونے والے اور جسم کے بغیر کو اچھی طرح نہیں پہچانتی ؛

نوٹ:- اس نظر آنے والی دُنیا کو پیدا کرنے کی طاقت ہوتے ہوئے بھی نرلیپ رہنے کی وجہ سے پرماتما کے نظر نہ آنے کا جو خیال ہے - وہ اسکی یوگ مایا ہے ؛

ہے ارجن - ماضی حال اور مستقبل کے سبھی جانداروں کو میں جانتا ہوں - لیکن مجھے کوئی نہیں پہچانتا - ۲۶

ہے ارجن ہے دشمنوں کو دُکھ دینے والے خواہش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور نفرت سے پیدا ہونیوالے سُکھ دُکھ وغیرہ جھمیلوں کے دھوکے
سے سب جاندار اس دُنیا میں بے حس و حرکت رہتے ہیں۔ ۲۷
لیکن جن نیک چلن لوگوں کے گناہوں کا خاتمہ ہو چکا
ہے اور جو دُنیاوی بکھیڑوں کے وہم سے آزاد ہو گئے ہیں۔
وہ پکا عہد کرنے والے مجھے یاد کرتے ہیں۔ ۲۸

جو میرا سہارا لیکر بڑھاپے اور موت سے آزاد
ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ پُورن برہم کو آتما کے
گیان کو سب کرموں کو جانتے ہیں۔ ۲۹
اجسام سے بھی اُوپر اور جیووں سے بھی اور یگیوں سے بھی اوپر
جنہوں نے مجھے پہچانا ہے۔ وہ یکسانیت کو حاصل ہوئے
مجھے موت کیوقت بھی پہچانتے ہیں۔ ۳۰

نوٹ:- ادھی بھوت وغیرہ کا مطلب آٹھویں ادھیائے
میں آتا ہے۔ اس شلوک کا مطلب یہ ہے کہ اس
دنیا میں ایشور کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اور
سب کچھ [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایسا سچے کرمون کے وقت شانت رہ کر ایشور میں محو رہتا ہے۔ اور کوئی خواہش اسوقت جسے نہیں ہوتی۔ اس نے ایشور کو پہچانا ہے۔ اور اس نے نجات پالی ہے ۔

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا گیان وگیان نام کا ساتواں ادھیائے ختم ہوا ۔

کرم یوگ

سوامی دویکانندجی کی تصنیف لطیف ہے جو آٹھ بابوں میں منقسم ہے کرم کا انسان کے چال چلن پر اثر۔ بے غرضانہ فیاضی کرم کی تکمیل کا بہترین راز ہے ۔

قیمت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آٹھواں ادھیائے

اکھشر برہم یوگ

ارجن پوچھتا ہے۔

آپ مالک کل (روحانیت) کرم۔ سب اجسام میں موجود۔ سب طاقتوں کا سہارا۔ سب یگیوں کی جان وغیرہ نام بتلا چکے ہیں لیکن میں ان سب کے معانی کو نہیں سمجھتا ساتھ ہی آپ کہتے ہیں۔ آپ کو سب جانداروں میں جود شکل میں جاننے والے غیر متبدل حالت کو پائے ہوئے لوگ موت کے وقت آپ کو پہچانتے ہیں۔ یہ سب مجھے سمجھائیے ؎

بھگوان نے جواب دیا۔ "جو سب سے اعلیٰ لافانی شکل ہے۔ وہی پربرہم یا مالک کل ہے۔ اور سب جاندار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں افعال کا فاعل و مفعول حالت میں جو جسم اختیار کئے ہوئے
ہے۔ وہ روحانیت یا ادھیاتم ہے ۔ سب جانداروں کی
پیدائش جس فعل سے ہوتی ہے۔ اس کا نام کرم ہے یعنی
یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس فعل سے پیدائش عالم ظہور
پذیر ہوتی ہے۔ وہ کرم ہے۔ ادھی بھوت یا سب اجسام میں
موجود کے معنی میری فانی شکل ہے۔ اور ادھی یگیہ کے معنی
یگ کے ذریعہ بنا ہوا ادھیاتم یعنی روحانیت کی شکل ہے
اس طرح جسمانی شکل میں۔ بے خبر جیو کی شکل میں۔ صاف
جیو کی شکل میں اور پورن برہم میں سب جگہ میں ہی
ہوں۔ اور ایسا جو میں ہوں۔ اس کا جو مرتے وقت دھیان
کرتا ہے۔ اپنے کو بھول جاتا ہے۔ کسی طرح کی تشویش نہیں کرتا
خواہش نہیں کرتا ۔ وہ میرے سروپ کو پاتا ہے۔ اسے
پکی بات سمجھنا۔ انسان جس شکل کا ہمیشہ خیال کرتا ہے آخری
وقت میں بھی اسی کی شکل کو پاتا ہے۔ اور اس لئے تو ہمیشہ
[illegible] کیا کرنا مجھے یاد ہی کی ادھی جی کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پردے رکھنا تو مجھے ہی پائے گا۔ لیکن تو کہے گا۔ کہ
اس طرح من نہیں ٹکتا۔ تو یاد رکھ کہ روز کی مشق
سے ہر روز کی کوشش سے ایسی یکسوئی حاصل ہو ہی
جاتی ہے۔ کیونکہ ابھی ابھی تجھ سے کہا ہے۔ کہ مختلف
اجسام میں رہنے والے کبھی اگر اصلیت کا خیال کریں
تو میری ہی شکل ہیں۔ اسلئے انسان کو پہلے ہی سے تیاری
کرنی چاہیئے۔ جس سے مرتے وقت من پریشان نہ ہو۔
بھگتی میں محو رہے۔ سانس قابو میں رکھے۔ اور عالم کُل
قدیمی منتظم۔ بینائی کی طاقت سے پرے ہوتے
ہوئے بھی سب کی پرورش کی طاقت رکھنے والا
ہے۔ اور جس کا خیال کرتے ہوئے بھی اُسے جلدی نہیں
پہچانا جاسکتا اور جو سورج کی طرح اندھیرے اور جہالت
اور جہالت کو ناش کرنے والا پرماتما ہے۔ اس کی یاد
میں محو رہے اس نہایت اونچے درجے کو دیدہ اکھنڈ برہم
کے نام سے پکارتے ہیں محبت اور نفرت کو چھوڑ دینے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

والے مُنی اسے پاتے ہیں اور اس درجہ کو حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والے سب لذاتِ نفسانی تینوں طرح سے چھوڑ دیتے ہیں۔ اندریوں کو سمیٹ کر اوم کا اچارن کرتے ہوئے میری ہی یاد کرتے کرتے جو مرد و عورت جسم چھوڑتے ہیں۔ وہ اس اعلیٰ درجہ کو حاصل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا دل کہیں نہیں بھٹکتا اور اس طرح مجھے حاصل کرنے والے کو پھر سے جنم پانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ جو دکھوں کا گھر ہے۔ اس پیدائش اور موت کے چکر سے چھوٹنے کا طریقہ میرا حصول ہی ہے۔

انسان اپنی سو برس کی زندگی سے وقت کا اندازہ لگاتا ہے۔ اور اتنے وقت میں ہزاروں جال بچھاتا ہے۔ لیکن وقت کا تو کہیں خاتمہ نہیں ہے۔ یوں سمجھو۔ کہ ہزاروں یُگ برہما کا ایک دن ہے۔ اس لئے انسان کے ایک دن یا سو برس کی کیا بساط؟ اتنے تھوڑے وقت کا حساب لگاکر [illegible] کیوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مچائی جائے؛ وقت کے اس لاانتہا چکر میں انسانی زندگی
ایک لمحہ کے برابر ہے۔ اس تھوڑے سے وقت میں ایشور
کا دھیان کرنے میں ہی کس کی بڑائی ہے۔ یلمحہ بھر رہنے
والی خوشیوں کے پیچھے وہ کیوں بھاگے۔ برہما کی رات
دن میں پیدائش اور فنا ہوتی ہی رہتی ہے اور ہوتی رہیگی
پیدائش اور فنا کرنے والا برہما بھی میرا ہی خیال
ہے۔ اور یہ منظر آنے والا نہیں ہے۔ اندریوں سے جانا نہیں
جا سکتا۔ اس سے بھی پرے میری ایک اور نظر نہ
آنیوالی شکل ہے۔ اس کا کچھ بیان میں نے تیرے سامنے
کیا ہے۔ اسے جو حاصل کر لیتا ہے۔ وہ زندگی اور موت سے
چھوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ اس شکل میں دن رات وغیرہ
تبدیلیاں نہیں ہوتیں۔ وہ صرف غیر متبدل شکل ہے
اس کے درشن بلا شرکت غیر عبادت سے ہی ہو سکتے ہیں
اسی کے سہارے ساری دنیا قائم ہے۔ اور وہ شکل
سب جگہ پھیلی ہوئی ہے؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اترائن کے روشن پندرہ دنوں جو
مرتا ہے۔ وہ اُوپر بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق یاد
کرتے ہوئے مجھے حاصل کر لیتا ہے اور دکھشنائن کے
اندھیرے پندرہ دنوں میں رات کے وقت مرنے والے
کے پیچھے بار بار پیدائش اور موت کا چکر لگا رہتا ہے۔
اسکے یہ معنی کئے جا سکتے ہیں۔ کہ اترائن اور روشن پندرہ
دن بغیر کسی خواہش کے خدمت خلق کا راستہ ہے۔ اور
دکھشنائن و اندھیرے پندرہ دن خودغرضی کی راہ۔ خدمت
کے راستے آزادی اور خودغرضی کے راستے سے قید حاصل
ہوتی ہے۔ خدمت کی راہ گیان مارگ ہے۔ اور خودغرضی کی
راہ اگیان مارگ۔ گیان مارگ پر چلنے والے کے لئے مکتی
ہے۔ اور اگیان مارگ سے جانے والے کے لئے بندھن یعنی
جنم مرن کی قید۔ ان دو راستوں کو جان لینے کے بعد موہ
میں پھنس کر اگیان مارگ کو کون پسند کرے گا۔ اتنا جان
لینے پر انسانوں کو سب نیکیوں کا پھل چھوڑ کر لے لگا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہ کر قرض کی ادائیگی میں ہی لگے رہ کر بیبرے بتائے ہوئے اعلیٰ درجہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ؎

پروواعندر

۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء

بھگتی یوگ

از سوامی ووِیکانند مہاراج ۔ بھگتی کیا چیز ہے بھگتی کیوں کرنی چاہیئے ۔ بھگتی کرنے سے کیا ہوتا ہے ۔ بھگتی کی قسمیں :۔ قیمت ۸ر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۸

اس ادھیائے میں ایشور کی اصلیت کو خاص طور پر سمجھایا گیا ہے ؛

ارجن نے کہا :-

ہے اشرف الانسان (کرشن)، اس برہم کی کیا ہئیت ہے - ادھیاتم کیا ہے - کرم کیا ہے - ادھی بھوت کسے کہتے ہیں - ادھی دیو کسے کہتے ہیں - ۱

ہے مدھوسودن - اس جسم میں ادھی یگیہ کیا ہے اور کس طرح ہے - اور خود ضبط انسان موت کے وقت کس طرح آپ کو پہچان سکتے ہیں - ۲

شری بھگوان نے کہا :-

جو سب سے اعلیٰ ہے - وہ برہم ہے - سب جانداروں میں اپنی قدرت سے جو سما رہا ہے وہ ادھیاتم ہے - اور سب جانداروں کو پیدا کرنے والا کائنات کا کاروبار کرم کہلاتا ہے - ۳

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ادھی بھوت میری فانی شکل ہے۔ ادھی دیوت اِس
میں رہنے والا میرا جیو سروپ ہے۔ اور ہے اشرف الانسان
ادھی یگیہ اِس جسم میں رہتا ہوا بھی یگیہ سے پاکیزہ شدہ
روح ہے ۔ ۴

نوٹ: مطلب یہ شکل و صورت برہم سے لیکر فانی منظر
آنیوالی اشیاء تک پرماتما ہی ہے اور سب اسی
کا کیا ہوا ہے۔ تب پھر انسان خود فاعلیت کا غرور کرنیکی
جگہ پرماتما کا غلام بنکر سب کچھ اسی کی نذر کیوں
نہ کرے ؟

سوم۔ انت کال میری ہی یاد کرتے کرتے جو قالب کو چھوڑتا ہے
وہ میرے درجہ کو پاتا ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں ہے ۵۔
ورنہ ہے کنتی کے پتر ہمیشہ جس جس شکل کا خیال
انسان کرتا ہے اس اس شکل کی یاد کرتے ہوئے دم آخر
میں جسم چھوڑتا ہے اور اس لئے وہ اسی شکل کو حاصل
کرتا ہے ۶

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس لئے ہمیشہ میری یاد کر اور لڑ تا رہ ۔ ۸ ۔ اس طرح
مجھ میں دل اور عقل کو لگانے سے تو ضرور مجھے پائیگا ۔ ۷ ۔
ہے پارتھ ۔ چیت کو مشق سے ٹکا کر کسی دوسری جگہ
بھاگنے نہ دے کر جو ایک خیال میں محو رہتا ہے ۔ وہ
عظیم الشان ہستی کو حاصل کرتا ہے ۔ ۸ ۔

جو انسان موت کے وقت مضبوط دل سے یقین کر کے
یوگ کی طاقت سے بھووؤں کے بیچ میں اچھی طرح سانس
کو ٹکا کر ہمہ دان ۔ قدیمی ۔ منتظم ۔ باریک تر میں ۔ سب کے
رازق ۔ عقل کی پہنچ سے پرے ۔ سورج کی طرح چمکدار
جہالت کی تاریکی سے دور ہستی کی یاد کرتا ہے ۔ وہ اس
عظیم الشان ہستی کو حاصل کرتا ہے ۔ ۹ ۔ ۱۰

جسے وید جاننے والے اکھشر برہم کے نام سے بیان
کرتے ہیں ۔ جسمیں نفرت اور محبت سے خالی ہستی غوطہ لگاتے
ہیں ۔ اور جس کے حصول کی خواہش سے لوگ برہمچریہ کا
پالن کرتے ہیں ۔ اس درجے کا مختصر بیان میں تجویز

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کروں گا۔ ۱۱

حواس کے سب دروازوں کو روک کر طاقتِ خیال
کو دل میں لگا کر ماتھے میں سانس کو روک کر سمادھی لگائے
ہوئے "اوم" اِس ایک حرفی برہم کا ورد کرتا ہوا اور
میری یاد میں لگا ہوا جو انسان جسم چھوڑتا ہے۔ وہ سب سے
اونچے درجے کو حاصل کرتا ہے۔ ۱۲-۱۳

ہے پارتھ! چت کو کسی دوسری جگہ رکھے بغیر ہمیشہ
اور لگاتار میری ہی یاد کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ مجھ میں محو رہنے
والا یوگی مجھے آسانی سے حاصل کر لیتا ہے۔ ۱۴

مجھے پا کر سب سے اونچے درجے کو پائے ہوئے مہاتما
دکھ کا گھر جو یہ بار بار مرنا جنم لینا ہے اُسے نہیں پاتے ۱۵

ہے کنتی کے پتر۔ برہم لوک سے لیکر سبھی لوک
بار بار آنیوالے ہیں۔ لیکن مجھے پانے کے بعد انسان کو
پھر جنم لینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ۱۶

ہزار جگ تک کا برہما کا ایک دن ہے۔ اور ہزار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یگ کے برابر برہما کی ایک رات جو جانتے ہیں۔ وہ رات
دن کے جاننے والے ہیں۔ ۱۷

نوٹ:۔ مطلب یہ کہ ہمارے ۲۴ گھنٹے کے دن رات
گردش زمانہ کے بیچ ایک لمحہ سے بھی کمتر ہے اُن کی
کوئی قیمت نہیں ہے۔ اس سے اُتنے وقت میں حاصل
ہونیوالی لذات آسمان میں لگنے والے پھول کی طرح
ہیں۔ اس طرح سمجھ کر ہمیں انکی طرف سے بے پرواہ
رہنا چاہیئے۔ اور جتنا وقت ہمارے پاس ہے اُسے
یاد خدا میں خدمت خلق میں لگا کر فائدہ اٹھانا
چاہیئے۔ اگر آج ہی اپنی ماہیت کا علم نہ ہو تو حوصلہ رکھنا
چاہیئے۔

برہما کا دن شروع ہو جانے پر سب نہ نظر آنیوالی
اشیاء نظر آنیوالی حالت میں مبدل ہو جاتی ہیں۔ اور
رات ہونے پر سب پہلے کی طرح نہ نظر آنے والی حالت
میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ جسے قیامت کہا جاتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ جان کر بھی انسان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اسکے ہاتھ
میں بہت تھوڑی طاقت ہے۔ پیدائش اور فناہ کا جوڑا
ساتھ ساتھ چلتا ہی رہتا ہے۔

ہے پارتھ یہ جانداروں کا گروہ اسی طرح پیدا
ہو کر رات پڑنے پر مجبوراً فنا ہو جاتا ہے اور دن نکلنے پر
پیدا ہو جاتا ہے۔ ۱۹

اس ناپید حالت سے دور ایسا دوسرا اندیہی ناپید
خیال ہے۔ سب جاندار فنا ہوتے ہوئے بھی یہ قدیمی
ناپید خیال فناہ نہیں ہوتا۔ ۲۰

جو ناپید لافانی کہلاتا ہے۔ اسی کو پرم گتی کہتے ہیں
جسے حاصل کرنیکے بعد لوگوں کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا
وہ میرا پرم دھام ہے۔ ۲۱

ہے پارتھ۔ اس اتم پرش کے دیدار مخصوص بھگتی
سے ہوتے ہیں۔ اس میں سب جاندار قائم ہیں اور یہ
سب اس سے ڈھکا ہوا ہے۔ ۲۲

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس وقت موت ہو جانے پر یوگی مکتی پاتے ہیں اور جس وقت موت ہو جانے پر اُس کا دوبارہ جنم ہوتا ہے۔ وہ وقت ہے ارجن میں تمہیں بتاؤں گا۔ ۲۳

اترائن کے چھ مہینوں میں چاندنی والے پندرہ دنوں میں جب وقت آگ کے شعلے جل رہے ہوں۔ اس وقت جس کی موت ہوتی ہے وہ برہم کو جاننے والے برہم کو پاتا ہے۔ ۲۴

دکھشنائن کے چھ مہینوں میں اندھیرے پندرہ دنوں میں جس وقت دھواں پھیلا ہوا ہو۔ اس وقت مرنے والا چندر لوک کو حاصل کر کے دوبارہ جنم پاتا ہے۔ ۲۵

نوٹ :۔ اوپر کے دو شلوکوں کو میں پورے طور پر نہیں سمجھتا۔ اُن کے الفاظی معنی گیتا کی تعلیم سے ٹکر نہیں کھاتے۔ اس تعلیم کے مطابق تو بھگتی والا انسان جو خدمتِ خلق میں مشغول ہے اور جسے گیان ہو چکا ہے وہ چاہے جب مرے مُکتی پاتا ہے۔ اُس سے اِن شلوکوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے لفظی معنی مختلف ہیں۔ اس کے عام معنی یہ ضرور
نکل سکتے ہیں کہ جو یگیہ کرتا ہے یعنی رفاہِ عام میں ہی جسکی
زندگی بسر ہوتی ہے۔ جسے گیان ہو چکا ہے۔ جو برہم
کو جاننے والا یعنی گیانی ہے وہ موت کبھو وقت بھی اگر
ایسی ہی حالت میں ہو۔ تو مکتی حاصل کرتا ہے۔
اسکے برخلاف جو یگیہ نہیں کرتا جسے گیان نہیں ہے
جو بھگتی نہیں جانتا۔ وہ چندر لوک یعنی جلد ہی تبدیل
ہونیوالے لوک کو حاصل کرکے پھر دنیاوی چکر میں گھومتا ہے

چاند کی اپنی روشنی نہیں ہے ؛

دنیا میں گیان اور اگیان یہ دو قدیمی اور مسلسل راستے
مانے گئے ہیں۔ ایک یعنی گیان کے راستے سے انسان نجات
حاصل کرتا ہے۔ اور دوسرے یعنی اگیان کے راستے سے
اُسے دوبارہ جنم حاصل ہوتا ہے۔ ۲۶

ہے پارتھ ان ہر دو راستوں کو جاننے والا کوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھی یوگی دھوکا نہیں کھاتا۔ اس لئے ہے ارجن تم ہر

وقت یوگ میں لگے رہو ۔ ۲۷

نوٹ:- دونوں راستوں کا جاننے والا اور ہمیشہ خیال رکھنے والا انتاریگی یعنی اگیان کی راہ اختیار نہیں کرتا ۔ اسی کا نام ہے دھوکا نہ کھانا +

یہ سب بات جان لینے کے بعد ویدپڑھنے میں یگیہ کرنے میں اور تپ اور دان میں جو حصول ثواب بتلایا ہے اس سب کو پار کرکے یوگی اعلےٰ پہلے درجہ کو حاصل کرتا ہے

اوم تت سنت

اسی طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا اکھشر برہم یوگ نام کا آٹھواں ادھیائے ختم ہوا +

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نواں ادھیائے

راج ودیا راج گُہیہ یوگ

پچھلے ادھیائے کے آخری شلوک میں یوگی کا اونچا درجہ بتایا۔ اسلئے اب بھگوان کو بھگتی کی مہما بتانی ہی رہ گئی کیونکہ گیتا کا یوگی خشک گیانی نہیں۔ دکھاوے کا نمائشی بھگت بھی نہیں۔ گیتا کا یوگی تو بھگتی سے بھرپور رہے نگاؤ ہو کر کرم کرنیوالا ہے۔ اس لئے بھگوان کہتے ہیں تجھ میں نفرت نہیں ہے اس لئے میں تجھے پوشیدہ گیان بتاتا ہوں جسے حاصل کر کے تیری عاقبت سُدھرے۔ یہ گیان سب سے اعلیٰ ہے۔ پاکیزہ ہے اور آسانی کے ساتھ اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اس میں جسے یقین نہ ہو۔ وہ مجھے حاصل نہیں کر سکتا۔ انسان جو اس کے ذریعے میری بھگتی کو [illegible] ہی پاپ [illegible] تیرے [illegible] گیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں پھیلی ہوئی ہے اور دُنیا اس کے سہارے قائم ہے۔ وہ دنیا کے سہارے پر نہیں اور ایک طرح سے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ جاندار مجھ میں نہیں اور میں اُن میں نہیں اگرچہ اُن کی پیدائش کا موجب میں ہوں اور اُن کا پرورش کنندہ ہوں۔ وہ مجھ میں نہیں اور میں اُن میں نہیں کیونکہ وہ جہالت میں رہ کر مجھے جانتے نہیں۔ اُن میں بھگتی نہیں۔ اسے تو میرا معجزہ سمجھ؛

لیکن یہ معلوم ہوتے ہوئے بھی کہ میں جانداروں میں نہیں ہوں۔ ہوا کی طرح میں سب جگہ پھیلا ہوا ہوں۔ اور سب وجین جُگ کا خاتمہ ہوتے ہی سما جاتی ہیں۔ اور شروع ہوتے ہی پھر پیدا ہو جاتی ہیں۔ اِن کرموں کا کرنے والا میں ہوں تو بھی یہ میرے لئے رکاوٹ پیدا کرنے والے نہیں۔ کیونکہ ان میں مجھے لگاؤ نہیں۔ اِن کے تعلق سے میں آزاد ہوں۔ یہ کرم ہوتے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ میری پرکرتی ہے۔ میری عادت ہے۔ لیکن میری اس شکل کو لوگ پہچانتے نہیں۔ اِس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لئے ناش نک رہتے ہیں۔ میری ہستی ہی سے انکار کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بیفائدہ ہی امیدوں کے محل کھڑے کرتے ہیں۔ ان کے کام بھی نکمے ہوتے ہیں اور وہ جہالت سے بھرپور رہتے ہیں اس لئے شیطانی ترغیب والے کہلاتے ہیں لیکن جو فرشتوں کی ترغیب والے ہیں۔ وہ مجھے لافانی اور خالق سمجھ کر میری یاد کرتے ہیں۔ اُن کے یقین سچے ہوتے ہیں۔

وہ ہمیشہ محنت کرتے رہتے ہیں۔ میری یاد حمد و ثنا کرتے ہیں اور میرے ہی خیال میں محو رہتے ہیں۔ کچھ تو یہ ماننے والے ہیں۔ کہ میں ایک ہی ہوں اور کچھ مجھے بیشمار شکلوں میں مانتے ہیں۔ میری صفات بیشمار ہیں۔ اس لئے بیشمار شکلوں میں ماننے والے مختلف صفات کو علیحدہ علیحدہ شکلوں میں دیکھتے ہیں۔ لیکن ان سب کو بھگت سمجھ

یگیہ کا ارادہ میں ہوں۔ یگیہ میں ہوں۔ بزرگوں کی روحوں کا سہارا میں ہوں۔ یگیہ میں ڈالی جانے والی جڑی بوٹی میں ہوں۔ منتر میں ہوں [illegible] آہوتی میں ہوں [illegible] ڈالی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جاننے والی سامگری میں اور آگ بھی میں ہوں۔ اس دُنیا کا ماں باپ میں ہوں۔ انکا پرورش کنندہ میں۔ دادا میں اور جاننے والا لائق بھی میں ہوں۔ اومکار منتر میں۔ رگ وید یجر وید۔ شام وید میں گیت میں پرورش میں مالک میں گواہ میں اور سہارا میں ہوں۔ بھلائی چاہنے والا بھی میں ہوں۔ اور پیدائش اور فنا بھی میں۔ سردی گرمی میں اور ہستی نیستی بھی میں ہوں ؛

جو ویدوں میں بتلائے ہوئے کرم کرتے ہیں۔ وہ پھل حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ اس لئے چاہے وہ سوگ یا دیں۔ لیکن اُنکے لئے زندگی اور موت کا چکر تو بنا ہی رہتا ہے۔ لیکن جو ایک ہی خیال سے میری یاد میں محو رہتے ہیں۔ اور میری ہی یاد کرتے ہیں۔ اُن کا سب بوجھ میں اُٹھاتا ہوں۔ اُنکی ضرورت میں پوری کرتا ہوں۔ اور میں ہی نہیں نبائے اور سنبھالے رکھتا ہوں۔ دوسرے کچھ لوگ اور دیوتاؤں [illegible] عقیدہ رکھتے ہیں۔ اُنہیں [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے۔ تو بھی آخر کار وہ میرا ہی بھجن کرنے والے مانے جاتے
ہیں۔ کیونکہ سب یگوں کا مالک میں ہوں۔ لیکن بغیر میری
اس وسیع شکل کے سمجھے وہ آخری حالت کو نہیں پہنچ سکتے
دیوتاؤں کو پوجنے والے دیولوک پاتے ہیں۔ پتروں کی پوجا
کرنیوالے پتری لوک کو اور بھوت پریت وغیرہ کے پوجنے
والے اس لوک کو حاصل کرتے ہیں۔ اور گیان پوروک
میرا بھجن کرنیوالے مجھے پا لیتے ہیں۔ جو مجھے ایک پتا بھی عقیدت
کے ساتھ میری نذر کرتے ہیں۔ اُن محنت کش لوگوں کی عقیدت
کو میں قبول کرتا ہوں۔ اسلئے تو جو کچھ بھی کرے۔ میری نذر
کرکے ہی کرنا۔ اس سے بھلے بُرے نتائج کی ذمہ داری تیری
نہ رہیگی۔ تو نے سبھی کرموں کے پھلوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے
تیرے واسطے جنم مرن کا چکر نہیں رہا۔ میری نگاہ میں
سب جاندار برابر ہیں۔ ایک پیارا اور دوسرا پیارا
نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ لیکن جو عقیدت کے ساتھ میری
یاد کرتے ہیں۔ وہ مجھ میں ہیں۔ اور میں اُن میں ہوں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِس میں رو رعایت نہیں لیکن وہ اپنی بھگتی یا عقیدت کا پھل پاتے ہیں۔ اس بھگتی کا کرشمہ ایسا ہے کہ جو مجھ کو ایک بھاؤ سے بھجتا ہے۔ وہ بدچلن ہو تو بھی نیک بن جاتا ہے۔ سورج سامنے جیسے اندھیرا نہیں ٹکتا۔ اُسی طرح میرے پاس آتے ہی انسان کی برائیوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اِس لئے تو یقین رکھ کہ میری بھگتی کرنے والے کبھی فناہ ہوتے ہی نہیں۔ وہ تو دھرماتما بنتے اور شانتی بھوگتے ہیں۔ اِس بھگتی کی مہما ایسی ہے کہ جو پاپی جسم میں پیدا ہوئے مانے جاتی ہیں اور اوران پڑھ عورتیں ۔ بنئے اور شودر جو میرا سہارا پکڑتے ہیں وہ مجھے پاتے ہی ہیں۔ تو پھر بھلائی کرنے والے برہمن کھشتری کا تو کہنا ہی کیا؟ جو بھگتی کرتا ہے۔ اُسے اُس کا پھل ملتا ہے اس لئے تو اس فانی دُنیا میں پیدا ہُوا ہے۔ تو میرا بھجن کرکے اس سے پار ہو جا۔ اپنا نام مجھ میں پرو دے۔ میرا ہی بھگت رہ۔ اپنے یگ بھی میرے لئے کر۔ اپنی بندگی بھی مجھے ہی پہنچا۔ اس طرح تو مجھ میں محو ہو جائے گا۔ اور اپنی روح کو مجھ میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فناہ کر کے صفر کی طرح ہو جائیگا۔ تو تُو مجھے ہی پائیگا۔

اِس سے ہم دیکھتے ہیں کہ بھگتی کا مطلب ایشور میں لگاؤ ہے۔ بے لگاؤ پن سیکھنے کا بھی یہ آسان سے آسان طریقہ ہے۔ اسلئے ادھیائے کے شروع میں دعویٰ کیا ہے۔ کہ بھگتی راج یوگ ہے اور سہل راستہ ہے۔ دِل میں سما جائے۔ تو آسان نہ سمائے تو مشکل ہے۔ اِس لئے اِسے "سر کا سودا" بھی کہا ہے لیکن یہ تو وہی بات ہے۔ دیکھنا را دا جے جو نے ماہیں پڑے یا مہا سُکھ مانے۔ یعنی (باہر سے) دیکھنے والے جلتے ہیں جو اندر پڑے ہیں۔ وہ مہا سُکھ مانتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے۔ کہ شد ھنوا کھولتے ہوئے تیل کی کڑاہی میں ہنستا تھا۔ اور باہر کھڑے ہوئے لوگ کانپ رہے تھے۔ کہتے ہیں۔ کہ جب انیتیج جاتی کے نند کی انگلی پر پکشیا کی گئی۔ تب وہ آگ پر ناچتا تھا۔ یہ سب واقعات اِن لوگوں کی زندگی میں ہوئے یا نہیں۔ اِس کی پڑتال کرنیکی یہاں ضرورت نہیں۔ جو کسی بھی چیز میں محو ہو جاتا ہے۔ اسکی ایسی ہی حالت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ لیکن مالک کو
چھوڑ کر دوسروں میں محو کون ہو گا؟

ساکر شیل ڈی نو سواد تجینے کڑوا لینو گھول ما
چاند اسورج نو تیج تجینے آ گیا سنگا ٹھے چت جوڑ ما

یعنی شکر اور گنے کا مزہ چھوڑ کر کڑوی نیم مت گھول۔ سورج
چاند کی روشنی چھوڑ کر جگنوؤں میں اپنا من مت لگا۔ اس طرح
نواں ادھیائے بتلاتا ہے۔ کہ پربھو میں لگن یعنی بھگتی کے بغیر
نتائج سے علیحدگی ناممکن ہے۔ آخری شلوک سارے ادھیائے
کا نچوڑ ہے۔ اور ہماری زبان میں اس کا مطلب ہے۔" تو مجھ
میں سما جا"۔

۲۶ جولائی ۱۹۳۱ء

۹

اس میں بھگتی کی بزرگی کا گیت گایا ہے۔

شری بھگوان نے کہا:۔

تو نفرت سے خالی ہے۔ اس لئے میں تجھے پوشیدہ

پوشیدہ راز بتلاؤں گا۔ اور تجربے سمیت گیان دونگا۔

جسے پاکر تو بُرائی سے بچے گا۔ ۱

دریاؤں میں بہر راجا ہے۔ پوشیدہ اشیاء میں بھی

راجہ ہے۔ یہ علم پاک ہے۔ اعلیٰ ہے۔ ظاہرہ تجربہ میں آنے

لائق۔ دھارمک۔ برتاؤ میں آسانی سے آنے لائق اور لافانی

ہے ۲۔

ہے دشمنوں کو ستانے والے ارجن! اس دھرم پر

جنہیں یقین نہیں ہے۔ ایسے لوگ مجھے نہ پاکر موت والی دُنیاوی راہ

پر بار بار بھٹکتے ہیں ۳۔

میری نظر نہ آنے والی شکل سے ساری دُنیا بھری ہوئی

مجھ میں میرے سہارے پر سب جاندار ہیں۔ میں انکے سہارے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پر نہیں ہوں - یہ
پھر بھی جاندار مجھ میں نہیں ایسا کبھی کہا جا سکتا ہے
یہ میرا یوگ بل تو دیکھ - میں جانداروں کی پرورش کرنیوالا
ہوں - پھر بھی میں ان میں نہیں ہوں - لیکن میں انکی
وجہ پیدائش ہوں -
نوٹ :- مجھ میں سب جاندار ہیں اور نہیں ہیں اُن میں میں
ہوں اور نہیں ہوں - یہ ایشور کا یوگ بل - اسکی مایا
اسکا معجزہ ہے ایشور کا بیان بھگوان کو انسانی زبان
میں ہی کرنا ہوا - اسلئے بیشمار قسم کی زباندانی کی اصطلاحیں
استعمال کرکے اُسے تسلی دیتے ہیں - سب ایشور میں محو
ہیں - اسلئے سب کچھ ایشور میں ہیں - وہ نرلیپ ہے
جسمانی فاعل نہیں ہے - اس لئے اس میں جیو نہیں ہیں
یہ کہا جا سکتا ہے - لیکن جو اسکے بھگت ہیں - اُن میں وہ ضرور
ہے - جو خدا کی ہستی سے منکر ہے - اس میں اسکی نظر سے
تو وہ نہیں ہے اور یہ اس کا معجزہ نہیں تو اور کیا کہا جاوے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جیسے ہر جگہ چلتی ہوئی ہوا الاوفی خلا میں ہے ویسے ہی

سب جاندار مجھ میں ہیں ایسا جان ۔ ۶

ہے کنتی کے پتر سب جاندار کلپ کے آخر میں میری

قدرت میں سما جاتے ہیں اور کلپ کے آغاز میں انہیں پھر پیدا

کرتا ہوں ۔ ۷

میں اپنی قدرت کے بھروسے پر فطرتی اثرات کے ماتحت

رہنے والے جانداروں کے سب گروہوں کو بار بار پیدا کرتا ہوں ۔ ۸

ہے ارجن یہ کرم مجھے باندھتے نہیں کیونکہ میں ان کے

۹ تعلق میں علیحدہ کی طرح اور پھل سے بغیر برتاؤ کرتا ہوں

میرے اختیار میں رہ کر قدرت متحرک اور غیر متحرک دنیا

کا پیدا کرتی ہے اور اس وجہ سے ہے کنتی کے پتر دنیا

کنوئیں کے ٹنڈوں کی طرح گھوما کرتی ہے ۔ ۱۰

سب جانداروں کے مالک اعلیٰ میرے خیالات کو نہ

جان کر بیوقوف لوگ مجھ انسانی جسم والے کی حکم عدولی کرتے ہیں ۔ ۱۱

فرط ۔ کیونکہ جو لوگ قدرت انسانی کو نہیں جانتے وہ جسم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں قائم ہر جگہ حاضر و ناظر کو نہیں پہچانتے اور اسکی ہستی کو نہ مان کر مادہ پرست رہتے ہیں ۔

بے فائدہ امید لگانے والے ۔ بے فائدہ کام کرنیوالے نکمے گیان والے ۔ بیوقوف لوگ دھوکے ہیں ڈال رکھنے والی شیطانی طبیعت کا سہارا لیتے ہیں ۔ ۱۲

اسکے برخلاف ہے پارتھ مہاتما لوگ فرشتوں کی خصلت کا سہارا لیکر سب جانداروں کا موجب اول اور لافانی مجھے جان کر غیر مبدل یقین سے میری یاد کرتے ہیں ۔ ۱۳

پختہ یقین والے محنت کرنیوالے وہ لگاتار میری تعریف کے گیت گاتے ہیں ۔ مجھے بھگتی کیساتھ نمسکار کرتے ہیں اور ہمیشہ خیال میں محو رہتے ہوئے میری عبادت کرتے ہیں ۔ ۱۴

اور دوسرے لوگ وحدانیت یا غیر وحدانیت حالت سے یا بے شمار اجسام والے میں رہنے والے مجھ کو گیان کے ذریعے پوجتے ہیں ۔ ۱۵

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یگیہ کا ارادہ ہیں۔ یگیہ میں ہوں یگیہ کے ذریعے پاپتروں
کا سہارا میں ہوں۔ یگیہ کی جڑی بوٹی میں ہوں منتر میں ہوں
آہوتی میں ہوں۔ آگ میں ہوں اور ہون کی چیز میں
ہوں۔ ۱۶

اس جگت کا باپ میں ہوں۔ ماں میں ہوں سہارا
دینے والا میں۔ دادا میں۔ جاننے لائق میں۔ پاک اوم لفظ
میں۔ رگ وید۔ یجروید اور سام وید بھی میں ہوں۔ ۱۷

حرکت میں۔ پرورش کرنیوالا میں۔ مالک میں مشاہد
میں مقام میں سہارے کی جگہ میں۔ خیرخواہ میں پیدائش
میں۔ فنا میں قیام میں۔ خزانہ میں اور لافانی بیج بھی میں
ہوں۔ ۱۸

دھوپ میں دیتا ہوں۔ بارش کو بھی میں ہی کرتا
اور روکتا ہوں۔ لافانیت میں ہوں۔ موت میں ہوں اور
ہے ارجن ہست نیست بھی میں ہی ہوں۔ ۱۹

تین ویدوں کے کرم کرنے والے۔ سوم رس پی کر۔ پاکیزہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بنے ہوئے یگیہ کے ذریعہ مجھے پوج کر بہشت کے لئے دعا کرتے ہیں
وہ پاک دیولوک کو حاصل کر کے بہشت میں عجیب غریب خوشیاں
مناتے ہیں۔ ۲۰

نوٹ:۔ سبھی ویدک کرم پھل کی خواہش سے ہی کی
جاتی تھیں۔ اور ان میں کئی کرموں میں سوم پینے کا رواج
تھا۔ اسکا یہاں ذکر ہے۔ یہ کرم کیا تھے۔ سوم رس
کیا تھا۔ یہ آجکل کوئی ٹھیک ٹھیک نہیں بتلا سکتا۔

اس بڑے بہشت کی خوشیاں منا کر وہ لوگ نیکیوں
کے ختم ہو جانے پر فانی دنیا میں واپس آتے ہیں اس
طرح تین وید کے کرم کرنیوالے پھل کی خواہش رکھنے والے
موت اور پیدائش کے چکر میں پڑے رہتے ہیں۔ ۲۱
جو لوگ مجھے لاشریک مان کر میری یاد کرتے ہیں۔ میری
عبادت کرتے ہیں۔ اُن ہمیشہ ہی مجھ میں ہی محو رہنے
والوں کی خیر و عافیت کا بوجھ میں اُٹھاتا ہوں۔ ۲۲

نوٹ:۔ اس طرح اگر کسی کی بھگتی خالص ہو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نخر نفیس ہیں۔ یگانگت فعل میں مہارت۔ خدا کو لاشریک مان کر صرف اُسی کی عبادت کرنا۔ یہ تینوں ایک دوسرے میں ملی ہوئی ہونی چاہئیں۔ بھگتی بغیر یگانگت کے نہیں ملتی۔ یگانگت (سب میں ایک ہی نظر) بغیر بھگتی کے حاصل نہیں ہوتی۔ اور مہارت افعال کے بغیر بھگتی اور یگانگت کے محض نمائش ہونے کا ڈر رہتا ہے۔ یوگ کا مطلب غیر حاصل چیز کا حاصل کرنا اور کھیم کا مطلب حاصل شدہ کو سنبھالنا ہے۔ یوگ کے معنی خیر و عافیت کئے گئے ہیں ؛

اور ہے کنتی کے پُتر جو یقین کے ساتھ دوسرے دیوتاؤں کو یاد کرتے ہیں۔ وہ بھی چاہے بغیر طریقہ کے مگر مجھے ہی یاد کرتے ہیں۔ ۲۳

نوٹ:۔ بغیر طریقہ کے معنی جہالت کے سبب مجھے پاکیزہ اور بے شکل نہ جان کر۔

میں ہی سب یگیوں کے قبول کرنے والا مالک ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میری ایسی سچی حالت کو وہ نہیں پہچانتے۔ اس لئے وہ گرتے ہیں۔ ۲۴

دیوتاؤں کی پوجا کرنے والے دیولوک کو حاصل کرتے ہیں۔ پتروں (بزرگوں) کی پوجا کرنے والے پتری لوک کو حاصل کرتے ہیں اور میری یاد کرنے والے مجھے پاتے ہیں۔ ۲۵

نوٹ:۔ مطلب یہ کہ راہِ خدا میں جو کچھ خدمت کے خیال سے دیا جاتا ہے۔ اس کی قبولیت اس انسان کے دل میں رہنے والے بھگوان ہی کرتے ہیں۔

پھل۔ پھول پتے یا جل جو مجھے بھگتی کے ساتھ نذر کرتا ہے۔ وہ اُس محنتی آدمی کے ذریعے بھگتی کے ساتھ دیا ہوا میں استعمال کرتا ہوں۔ ۲۶

اس لئے ہے کنتی کے پتر جو کرے جو کھائے۔ جو ہون میں ڈالے جو تو دان میں دیوے اور جو تپ کرے وہ سب مجھے نذر کرکے کرنا۔ ۲۷

اس سے تو بھلے بُرے پھل دینے والے کرم کی پھانسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سے چھوٹ جائیگا اور پھل تیاگ کی شکل میں یگا لگت کو پاکر پیدا
ہونے اور مرنے کے سلسلے سے چھوٹ کر مجھے پاویگا۔ ۲۸

سب جانداروں میں یکساں رہتا ہوں۔ میرے لئے
نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن۔ جو مجھے بھگتی کے ساتھ یاد کرتے
ہیں۔ وہ مجھ میں ہیں۔ میں بھی اُن میں ہوں۔ ۲۹

سخت بدچلن آدمی بھی اگر یک دل ہو کر مجھے یاد کرے
تو اُسے بھی نیک ہُوا ہی ماننا چاہیئے۔ کیونکہ اب اس کا اچھا
ارادہ ہے۔ ۳۰

نوٹ:۔ کیونکہ ایک دل ہو کر محض یادِ خدا میں محو ہونا بدچلنی
کو دور کر دیتا ہے۔

یہ فوراً دھرماتما ہو جاتا ہے اور لگاتار شانتی حاصل
کرتا ہے۔ ہے کُنتی کے پُتر تو یقین کر کے جان کہ میرے بھگت
کو کبھی فنا نہیں ہوتی۔ ۳۱

پھر ہے پارتھ! جو پاپی اجسام ہیں۔ وہ بھی اور عورتیں
ویش اور شودر جو میرا سہارا لیتے ہیں۔ وہ پرم گتی کو پاتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ ۳۳

تو پھر نیک برہمن اور راج رشی جو میرے بھگت ہیں۔ اُن کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اِس لئے تو اِس فانی اور دُکھ سے خالی دُنیا میں جنم لے کر مجھے یاد کر۔ ۳۳

مجھ میں دِل لگا۔ میرا بھگت بن۔ میرے لئے یگیہ کر مجھے نمسکار کر یعنی مجھ میں ہی محو ہو کر آتما کو میرے ساتھ جوڑ کر تو مجھے پائیگا۔ ۳۴

اوم تت ست

اِس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے سری کرشن ارجن وارتالاپ کا راج ودیہ راج گہیہ نام کا نواں ادھیائے ختم ہوا ؂

دسواں ادھیائے

وبھوتی یوگ

بھگوان کہتے ہیں پھر بھگتوں کی بھلائی کے لئے کہتا ہوں وہ سُن ۔ دیوتا اور مہرشی تک میری پیدائش نہیں جانتے ۔ کیونکہ مجھے پیدا ہونیکی ضرورت ہی نہیں ہے ۔ میں اُن کی اور دوسرے سب کی پیدائش کا موجب ہوں ۔ جوگیانی مجھے ازلی اور ابدی شکل میں پہچانتے ہیں ۔ وہ سب گناہوں سے چھوٹ جاتا کیونکہ پرمیشور کو اس شکل میں جاننے کے بعد اور اپنے آپ کو اس کی اولاد یا اس کے ٹکڑے کی شکل میں پہچاننے کے بعد انسان میں گناہ کی ترغیب کی جڑ ہی اپنے تعلق کی لاعلمی ہے ۔

جس طرح جاندار مجھ سے پیدا ہوتے ہیں اُسی طرح

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُن کی جُدا جُدا صفات یعنی کھشما - راست گوئی - سُکھ دُکھ پیدائش موت - خوف - بیخوفی وغیرہ بھی مجھ سے ہی پیدا ہوتے ہیں - کیونکہ وہ خودی چھوڑ دیتے ہیں اور ان کا دل مجھ میں لگا رہتا ہے - وہ مجھے اپنا سب کچھ نذر کر دیتے ہیں - ایک دوسرے سے میرے متعلق ہی بات چیت کرتے ہیں - میری ہی حمد وثنا کرتے ہیں - اور قناعت اور خوشی سے رہتے ہیں اس طرح جو محبت کے ساتھ میرا بھجن کرتے ہیں اور مجھ میں ہی جن کا من لگا رہتا ہے - انہیں میں گیان دیتا ہوں - اور اس کے ذریعے وہ مجھے پاتے ہیں ۔

اس پر ارجن نے تعریف کرنی شروع کی - آپ ہی مالک کل ہیں - اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ آپ کا ہے - آپ پاکیزہ ہیں رشی وغیرہ آپ کو دیو - ازلی - مالک کے نام سے پکارتے ہیں خود جناب نے یہ فرمایا ہے - ہے مالک ہے نیتا - آپ کی شکل کوئی نہیں جانتا - آپ ہی اپنے آپ کو جانتے ہیں ۔

اب اپنی وبھوتیاں مجھے بتائیے اور بتائیے کہ آپ کا خیال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرتے ہوئے میں کس طرح آپ کو پہچان سکتا ہوں :

بھگوان نے جواب دیا۔

میری وبھوتیاں بےشمار ہیں۔ ان میں سے کچھ بڑی بڑی تجھے بتاتا ہوں۔ میں سب جانداروں کے دِل میں رہنے والا ہوں۔ میں ہی اُنکی پیدائش۔ جوانی اور انجام ہوں۔ آدتیوں میں وشنو چمکتی ہوئی چیزوں میں سورج ہواؤں میں مریچی۔ ستاروں میں چندرما۔ دیوتاؤں میں اندر۔ اندریوں میں من۔ جانداروں کی قوت احساس۔ رُوروں میں شنکر۔ یکھش راکھششوں میں کبیر۔ دیتیوں میں پرہلاد۔ چوپاؤں میں شیر۔ پرندوں میں گرڑ میں ہوں۔ چھل کرنے والوں کا جوا بھی میں ہی ہوں۔ اس دُنیا میں جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ میرے حکم کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ بھلا بُرا بھی میں ہی ہونے دیتا ہوں۔ تبھی ہوتا ہے۔ یہ سمجھ کر انسان کو خودی چھوڑ دینی چاہیئے۔ کیونکہ اچھے بُرے کا پھل دینے والا بھی میں ہوں۔ تو جان لے کہ ساری دنیا میری وبھوتی کے ایک چھوٹے سے حصہ پر قائم ہے۔

۱۲ جنوری ۱۹۳۱

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۱۰

ساتویں آٹھویں اور نویں ادھیائے میں بھگتی وغیرہ کا
بیان کرنے کے بعد بھگوان اپنی اختیاری وبھوتیوں کا تھوڑا
سا تماشہ اپنے بھگتوں کے لئے کرتے ہیں۔

شری بھگوان نے کہا:-

پھر بھی اعلیٰ بات سُن۔ یہ میں تجھ کو جو مجھے پیارا ہے
تیرے بھلے کے لئے کہوں گا۔ ۱

دیوتا اور مہرشی میری پیدائش کو نہیں جانتے۔ کیونکہ
میں ہی دیوتاؤں اور مہرشیوں کا سب طرح سے وجہ اوّلین
ہوں۔ ۲

فانی دنیا میں رہتا ہوا جو گیانی سب دُنیاؤں کے مالک
اعلیٰ مجھ کو پیدا نہ ہونے والا اور ازلی شکل میں جانتا ہے۔
وہ سب گناہوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ ۳

عقل، علم، عدم جہالت، معافی، سچائی، ضبط حواس
اطمینان، خوشی، رنج، پیدائش، موت، خوف اور ساتھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہی پنچوں کسی کو ایذا نہ دینا۔ ہر ایک سے یکساں برتاؤ قناعت
ریاضت خیرات شہرت۔ بد نامی طرح طرح کے جانداروں
کے مختلف خیالات مجھ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۴۔ ۵۔
سات رشی۔ ان کے پہلے کے سنک وغیرہ چار اور
چودہ منو میرے ارادہ سے پیدا ہوتے ہیں اور اُن میں سے
یہ دنیائیں پیدا ہوئی ہیں۔ ۶۔
اس میری قدرت اور طاقت کو جو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے
وہ مضبوط یگانگت کو حاصل کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں
ہے۔ ۷۔
میں سب کچھ کی پیدائش ہوں اور سب مجھ سے ہی
ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ یہ جان کر گیانی لوگ لگن کے
ساتھ میری یاد کرتے ہیں۔ ۸۔
مجھ میں دل لگانے والے۔ مجھ پر جان نثار کرنے
والے ایک دوسرے کو سمجھاتے ہوئے اور ہمیشہ میری یاد کرتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوئے اطمینان اور خوشی میں رہتے ہیں۔ ۹

اس طرح مجھ میں محو رہنے والے اور محبت سے یاد کرنے والوں کو میں گیان دیتا ہوں۔ اور اسکے ذریعے وہ مجھے حاصل کرتے ہیں۔ ۱۰

اُن پر رحم کرکے اُن کے دلوں میں ٹکا ہوا میں گیان کے چراغ سے انکی دُور کرتا ہوں۔ ۱۱

ارجن نے کہا:۔

ہے بھگوان۔ آپ پر برہم ہیں۔ سب سے اونچا درجہ ہیں۔ نہایت پاک ہیں۔ سب رشی۔ دیو رشی نارد۔ اسِت دیول اور ویاسش آپ کو لافانی اور عجوبہ ہستی۔ پہلا دیوتا پیدا نہ ہونے والا اور مالک مانتے ہیں اور خود بھی ویسا ہی کہتے ہیں۔ ۱۲-۱۳

ہے کیشو۔ آپ جو کہتے ہیں۔ اُسے میں ٹھیک مانتا ہوں۔ ہے بھگوان۔ آپ کی شکل نہ دیوتا جانتے ہیں۔ اور نہ راکھشش۔ ۱۴۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے پرشوتم۔ ہے سب جاندار وں کے پِتا۔ ہے سب

جاندار دں کے مالک۔ آپ خود ہی اپنے ذریعے اپنے آپ کو جانتے ہیں ۔۱۵

جن قدرتوں اور بھوتیوں کے ذریعے اِن لوگوں میں آپ سما رہے ہیں۔ آپ کو اپنی قدرتوں کا بیان اچھی طرح سے مجھے بتلانا چاہیئے ۔۱۶

ہے یوگی راج۔ آپ کو سدا یاد کرتے کرتے آپ کو میں کیسے پہچان سکتا ہوں۔ ہے بھگوان کس کس شکل میں آپ کا خیال کرنا چاہیئے ۔۱۷

ہے جناردن کرشن، اپنی طاقت اور اپنی قدرت کا بیان مفصل طور پر پھر مجھ سے کیجئے۔ آپ کی امرت بانی سُنتے سنتے میرا دل نہیں بھرتا ۔۱۸

شری بھگوان نے کہا:۔

ہے کوروؤں میں اعلیٰ (ارجن) اچھا میں اپنی خاص خاص جبران کن قدرتیں تجھے بتلاؤنگا۔ انکی تفصیل کی حد تو ہے ہی نہیں ۔۱۹

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے گڑاکیش (ارجن) میں سب جانداروں کے دل میں موجود آتما ہوں ۔ میں ہی سب جانداروں کا آغاز بیچ اور آخر ہوں ۔ ۲۰

آدتیوں میں وشنو میں ہوں منور ہستیوں میں جگمگاتا سورج میں ہوں ۔ ہواؤں میں مریچی میں ہوں ۔ ستاروں میں چاند میں ہوں ۔ ۲۱

ویدوں میں شام وید میں ہوں ۔ دیوتاؤں میں اندر میں ہوں ۔ اندریوں میں من میں ہوں ۔ اور جانداروں میں حس و حرکت میں ہوں ۔ ۲۲

رُدروں میں شنکر میں ہوں یکھشن اور راکھشسوں میں کبیر میں ہوں ۔ وسوؤں میں آگ میں ہوں ۔ پہاڑوں میں میرو میں ہوں ۔ ۲۳

ہے پارتھ ۔ پروہتوں میں بڑا برہسپتی مجھے سمجھ ۔ سپہ سالاروں میں کارتک سوامی میں ہوں ۔ اور پانی والی جگہوں میں سمندر میں ہوں ۔ ۲۵

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مہرشیوں میں بھرگو میں ہوں - زبان میں ایک حرفی
اوم میں ہوں - یگیوں میں جپ یگیہ میں ہوں اور پہاڑوں
میں ہمالیہ میں ہوں ۲۵ -

سب درختوں میں پیپل میں ہوں - دیورشیوں میں
نارد میں ہوں - گندھروں میں چترزتھ میں ہوں - اور
سدھوں میں کپل منی میں ہوں - ۲۶

گھوڑوں میں امرت سے پیدا شدہ اچے شروا مجھے
سمجھ - ہاتھیوں میں ایراوت اور آدمیوں میں راجہ میں
ہوں - ۲۷

ہتھیاروں میں بجر میں ہوں - گئوؤں میں کام دھین
میں ہوں - تولید کا موجب کام دیو میں ہوں - سانپوں میں
واسوکی میں ہوں ۲۸

ناگوں میں شیش ناگ میں ہوں - آبی جانوروں میں
درون میں ہوں - پتروں میں اریما میں ہوں اور سزا دینے
والوں میں یم میں ہوں - ۲۹

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ونیوں میں پرپلاد ہوں۔ شمار کنندوں میں کال میں
ہوں جانوروں میں شیر میں ہوں۔ پرندوں میں گرڑ
میں ہوں۔ ۳۰

صاف کرنے والے میں ہوا میں ہوں ہتھیاروں
بندوں میں پرشورام میں ہوں مچھلیوں میں مگرمچھ میں ہوں
دریاؤں میں گنگا میں ہوں۔ ۳۱

ہے۔ ارجن۔ مخلوقات میں آغاز۔ آخر اور بیچ میں
میں ہوں۔ علموں میں (ادھیاتم ودّیا) علم روحانیت میں ہوں
اور بحث مباحثہ کرنے والوں میں بحث میں ہوں۔ ۳۲

حروف میں اکار میں ہوں۔ سماسوں (مرکبات)
میں دوند میں ہوں۔ لافانیوں میں کال میں ہوں۔ اور
سب جگہ حاضر و ناظر اور سب کا سہارا بھی میں ہوں۔ ۳۳
سب کو فنا کرنیوالی موت میں ہوں مستقبل میں
پیدا ہونے والے کا موجب پیدائش میں ہوں اور مؤنث
قسم کے ناموں میں کیرتی (شہرت) لکشمی ادھ...

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بانی (زبان)، سمرتی (مذہبی کتب)، میدھا (عقل)، دھرتی (استقلال)، کھشما (معافی) میں ہوں۔ ۳۴

ساموں میں سام میں ہوں۔ چھندوں میں گایتری چھند میں ہوں۔ مہینوں میں منگھر میں ہوں۔ موسموں میں موسم بہار میں ہوں۔ ۳۵

دھوکے کرنے والے کا جوا میں ہوں۔ بارعب آدمی کا رعب میں ہوں فتح میں ہوں۔ یقین میں ہوں نیک خیالات والوں کی نیکی میں ہوں۔ ۳۶

نوٹ:۔ دھوکا کرنے والوں کا جوا میں ہوں۔ اس بات سے جوش میں آنیکی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ بنا ایشور کے حکم کے نہیں ہوتا۔ یہ بتلانے کا خیال ہے اور سب اس مالک کے ماتحت ہیں یہ جانکر دھوکے باز بھی اپنا گھمنڈ چھوڑ کر دھوکے بازی چھوڑ دے

برشنی خاندان میں واسودیو میں ہوں۔ پانڈووں میں ارجن میں ہوں۔ منیوں میں بیاس میں ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور شاعروں میں اُشنا میں ہوں ۔ ۳۷

حاکموں میں سزا میں ہوں ۔ فتح کے خواہشمندوں کی نیتی میں ہوں ۔ پوشیدہ باتوں میں خاموشی میں ہوں اور گیان والوں کا گیان میں ہوں ۔ ۳۸

ہے ارجن ۔ سب جانداروں کی پیدائش کا موجب میں ہوں ۔ جو کچھ ساکن یا متحرک ہے وہ میرے بغیر نہیں ہے ۔ ۳۹ ۔

ہے ارجن ۔ میری عجیب قدرتوں کی حد ہی نہیں ہے ۔ قدرتوں کی تفصیل صرف مثال کے طور پر میں نے کی ہے ۔ ۴۰ ۔

جو کچھ بھی صاحب قدرت ۔ صاحب زر صاحب اثر ہے ۔ اُسے میری طاقت کے حصہ سے ہی بنا ہوا سمجھ ۔ ۴۱

یا ہے ارجن ! اسے مفصل طور پر جان کر تجھے کیا کرنا ہے ۔ اپنی قدرت کے ایک ذرہ سے اس کل دُنیا کو سہارا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وے کر ہیں موجود ہوں ۔ ۲۱۸

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت روپی اُپنشد یعنی برہم دویا کے بیچ یوگ شاستر کے سری کرشن ارجن وارتالاپ کا وبھوتی یوگ نام کا دسواں ادھیائے ختم ہوا۔

عورت مرد کے تعلقات

از مہرشی ٹالسٹائی

جو لوگ فحش لٹریچر پڑھکر اپنی صحت کھو بیٹھے ہیں۔ جو عورت مرد کے صحیح تعلقات سے ناآشنا ہیں۔ اُن کے لئے فعل ہدایت کا کام دیگی ۔ اخباروں اور رسائل نے بڑے اعلےٰ ریویو کئے ہیں۔ قیمت ۸/

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گیارھواں ادھیائے

وشوروپ درشن یوگ

ارجن نے عرض کی۔ ہے بھگوان۔ آپ نے مجھ روح کے متعلق جو بات کہی ہے۔ اس سے میری جہالت دُور ہو گئی ہے۔ آپ ہی سب کچھ ہیں۔ آپ ہی فاعل ازلی ہیں۔ آپ ہی روز آخر لانے والے ہیں۔ آپ لافانی ہیں۔ اگر ممکن ہو تو اپنے وسیع روپ کا درشن مجھے کرائیے۔

بھگوان بولے میرے روپ ہزاروں ہیں اور بےشمار رنگت والے ہیں۔ ان میں آدتیہ۔ وسو۔ رودر وغیرہ سمائے ہوئے ہیں۔ مجھ میں ساری دُنیا۔ بے جان اور جاندار سمائی ہوئی ہے۔ اس روپ کو تو اپنی چمڑے کی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے میں تجھے عجیب آنکھیں دیتا ہوں ان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے ذریعے اسے دیکھ؛

سنجے نے دھرت راشٹر سے کہا۔ ہے راجا اس طرح بھگوان نے ارجن سے کہہ کر اپنا جو حیران کن روپ دکھایا۔ اس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ ہم تو ہر روز ایک سورج دیکھتے ہیں لیکن فرض کر لیجیے۔ کہ ہزاروں سورج چمک رہے ہیں۔ تو اُن کی جتنی روشنی ہوگی۔ اس کی نسبت وہ روشنی زیادہ چوندھیانے والی تھی۔ اُن کے زیور اور ادزار بھی ویسے ہی تھے۔ اس کا درشن کر کے ارجن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اس کا سر گھومنے لگا۔ اور وہ کانپتے کانپتے حمد و ثنا کرنے لگا؛

ہے دیو! آپ کے وسیع جسم میں میں تو سب کچھ اور سب کسی کو دیکھتا ہوں۔ برہما اس میں ہے۔ مہادیو اس میں ہے۔ رشی اس میں ہے۔ سانپ اس میں ہیں۔ آپ کے ہاتھ منہ گنے نہیں جاتے۔ آپ کا نہ آغاز ہے۔ نہ انجام ہے نہ بیچ ہی آپ کا روپ تو مانو تیج کا پہاڑ ہے۔ دیکھتے ہی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ دہکتی ہوئی آگ کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گرم ہو رہے ہیں۔ آپ ہی دُنیا کا سہارا ہیں۔ آپ ہی شخصیت ازلی ہیں۔ آپ ہی محافظ دھرم ہیں۔ جدھر نظر دوڑاتا ہوں۔ آپ کے اعضا ہی نظر آتے ہیں سورج چاند تو ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ مانو آپ کی آنکھیں ہیں آپ ہی اِس زمین اور آسمان میں پھیل رہے ہیں۔ آپ کا نور سارے عالم کو منوّر کرتا ہے۔ یہ دُنیا تھرا رہی ہے کانپ رہی ہے۔ دیوتا۔ رشی۔ سدھ وغیرہ سب ہاتھ جوڑے کانپتے آپ کی حمد و ثنا کر رہے ہیں۔ یہ وسیع شکل اور اس تیج کو دیکھ کر میں تو حیران و ششدر ہو گیا ہوں۔ سکون و قرار نہیں رہا۔ ہے دیو خوش ہو جیئے۔ آپ کی داڑھیں ڈراونی ہیں آپ کے منہ میں اِن سب کو اس طرح داخل ہوتے دیکھ رہا ہوں۔ جس طرح شمع پہ پروانے آتے ہیں آپ انہیں چور چور کر رہے ہیں۔ اس ہیبت ناک شکل والے آپ کون ہیں؟ آپ کی خواہش میں نہیں سمجھ سکتا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھگوان بولے۔ لوگوں کو فناہ کرنے والا عزرائیل ہیں
ہوں۔ تو لڑے یا نہ لڑے مگر ان سب کا فنا توبقینی ہی ہے
تُو تو صرف ایک ذریعہ ہے؛

ارجن بولا ہے دیو۔ دُنیا میں بھر پُور آپ لافانی ہیں
ہست ہیں نیست ہیں اور اس سے بھی جو پرے ہے۔ وہ
بھی آپ ہیں۔ آپ ازلی دیوتا ہیں ازلی شخصیت ہیں آپ
اس دُنیا کا سہارا ہیں۔ آپ ہی جاننے لائق ہیں۔ وایو
یم۔ اگنی۔ پرجاپتی بھی آپ ہی ہیں۔ آپ کو ہزاروں نمسکار
ہیں۔ آپ اپنی اصلی شکل اختیار کیجیے؛

یہ سُن کر بھگوان نے کہا "تجھ پر خوشش ہو کر تجھے اپنا
وشو روپ دکھایا ہے۔ ویدوں کے پڑھنے سے۔ یگیہ سے
دوسرے شاستروں کے مطالعہ سے۔ خیرات سے اور تپ
سے بھی جو رُوپ نہیں دیکھا جاتا۔ وہی آج تو نے دیکھا ہے۔
اسے دیکھ کر تو گھبرا مت۔ بے خوف ہو جا اور میرا ہی
چُراُنا روپ دیکھ۔ میرے یہ درشن دیوتاؤں کے لئے بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ناممکن ہیں۔ میرا درشن صرف خالص بھگتی سے ہی ہو سکتا ہے جو اپنے سب کرم میری نذر کر دیتا ہے۔ مجھ میں ہی محو رہتا ہے میرا ہی بھگت بنتا ہے۔ سب تعلقات کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور سب جانداروں سے محبت کرتا ہے۔ وہی مجھے حاصل کرتا ہے۔ دسویں ادھیائے کی طرح اس ادھیائے کو بھی میں نے جان بوجھ کر مختصر کر دیا ہے۔ یہ ادھیائے شاعرانہ انداز میں ہے۔ اس لئے اصلی یا ترجمہ کیصورت میں یہ جیسا ہے۔ ویسا ہی بار بار پڑھنے لائق ہے۔ ایسا کرنے سے ممکن ہے۔ بھگتی رس پیدا ہو۔ یہ رس پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔ یہ جاننے کی کسوٹی آخری شلوک ہے۔ بغیر سب کچھ بلیدان کئے اور مرو یا ایک پریم کے بھگتی ممکن نہیں۔ ایشور کے کال روپ پر وچار کرنے سے اور اس بات کا احساس ہونے سے۔ کہ اس کے منہ میں ساری خلقت نے سما جانا ہے۔ ہر لمحہ کال کا یہ کام ہوتا ہی رہتا ہے۔ سب کچھ نذر کر دینا اور سب جانداروں کے ساتھ یکسانیت کا خیال اپنے آپ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حاصل ہو جاتا ہے۔ اپنی خواہش سے یا بغیر خواہش سے جب
ہمیں اس منہ میں کسی غیر مقررہ اور نامعلوم لمحہ میں سما
جاتا ہے۔ تو پھر چھوٹے بڑے کا اونچ نیچ کا عورت مرد کا۔
انسان یا حیوان کا فرق نہیں رہ جاتا۔ سب کال دیوتا کا ایک
لقمہ ہیں۔ اسے جان کر ہم عاجز اور ناچیز کیوں نہ ہنسیں!
کیوں نہ سب کے ساتھ دوستی لگا نٹھیں۔ ایسا کرنے والے
کو یہ کال بھروپ ڈراؤنا نہیں معلوم ہو گا۔ بلکہ شانتی کی جگہ
بن جائے گا ؎

بیروا مہندر
۱۹ ارجنوری سنہ ۱۹۳۱ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۱

اس ادھیائے میں بھگوان اپنی وسیع شکل ارجن کو دکھاتے ہیں۔ بھگتوں کو یہ ادھیائے بہت پیارا لگتا ہے۔ اس میں دلائل نہیں بلکہ صرف شاعری ہے۔ اس ادھیائے کا پاٹھ کرتے انسان تھکتا ہی نہیں۔

ارجن نے کہا:۔

آپ نے مجھ پر مہربانی فرما کر روحانیت کا پوشیدہ راز بتایا ہے۔ آپ نے مجھے جو باتیں کہی ہیں۔ اُن سے میرا یہ وہم دُور ہو گیا ہے۔ ۱

جانداروں کی پیدائش اور فناہ کے متعلق میں نے آپ سے مفصّل سُنا۔ اس طرح آپ کی لافانی بزرگی بھی ہے۔ کمل نینتر میں نے سُنی۔ ۲

ہے پرمیشور۔ آپ نے جیسا اپنے آپ کو بتلایا ٹھیک ویسے ہی ہیں۔ ہے کرشن۔ آپ کی اس ایشوری شکل کے دیدار کی مجھے خواہش ہوتی ہے۔ ۳

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے پربھو۔ اس کا دیکھنا اگر آپ میرے لئے ممکن سمجھتے ہیں۔ تو ہے یوگیشور۔ اسی لافانی صورت کا درشن کرائیے ۔۴

شری بھگوان نے کہا۔

ہے پارتھ۔ میری ہزاروں صورتیں دیکھ۔ وہ مختلف قسم کی عجیب ہیں۔ علیحدہ علیحدہ رنگ اور شکل کی ہیں۔۵

ہے بھارت آدتیہ۔ وسُو۔ رُدّر۔ دو اشونی۔ کماردن اور مردتوں کو دیکھ۔ پہلے کبھی نہ دیکھی ہوئی جیب۔ ان کن چیزوں کو تو دیکھ۔۶

ہے گڑاکیش۔ یہاں میرے جسم کے اندر ایک شکل میں ٹکے ہوئے کل متحرک اور غیر متحرک دُنیا کو اور جو کچھ تو دیکھنا چاہتا ہے۔ آج دیکھ لے۔۷

ان اپنے چمڑے کی آنکھوں سے تو مجھے نہیں دیکھ سکتا تجھے میں عجیب آنکھیں دیتا ہوں۔ تو میری قدرت کا تماشا دیکھ۔۸

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سنجے نے کہا:-

اے راجن۔ یوگیشور کرشن نے ایسا کہہ کر پارتھ کو اپنی خدائی شکل دکھائی۔ ۹

وہ بے شمار منہ اور آنکھوں والی بیشمار اور عجیب نظر آنے والی سب بے شمار زیورات پہنے اور بے شمار اُٹھائے ہوئے ہتھیاروں والی تھی۔ ۱۰

اس نے بے شمار عجیب و غریب ہار اور کپڑے پہنے ہوئے تھے اور عجیب خوشبودار لیپ کیا ہوا تھا۔ ایسے وہ سب طرح سے حیران کُن۔ بے حد اور سب جگہ حاضر و ناظر دیوتا تھے۔ ۱۱

آسمان پر ہزار سورج کی روشنی اکھٹی چمک اُٹھے تو وہ روشنی اس مہاتما کے نور جیسی شاید ہی ہو۔ ۱۲

وہاں اس دیوتاؤں کے دیوتا کے جسم میں ارجن نے کئی طرح سے منقسم کل دُنیا ایک شکل میں موجود دیکھی۔ ۱۳

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پھر ایسے سے حیران ہوکر اور رونگٹے کھڑے ہوئے

ارجن سر جھکائے۔ ہاتھ باندھے اِس طرح بولا۔ ۱۴

ارجن نے کہا:۔

ہے دیو! آپ کے جسم میں دیوتاؤں کو قسم قسم کے سب جانداروں کے گروہوں کو۔کمل کے آسن پر بیٹھے ہوئے۔ مہاراج برہما کو سب رشیوں کو عجیب سانپوں کو دیکھتا ہوں ۱۵

آپ کو میں بے شمار ہاتھ۔ پیٹ۔ مُنہ اور آنکھوں والا بے شمار شکلوں والا دیکھتا ہوں۔ آپ کی کوئی حد نہیں ہے۔ وسط نہیں ہے۔ اور نہ آپ کی انتہا ہے۔

ہے سب جگت کے مالک۔ آپ کی اس وسیع شکل کے دیدار میں کر رہا ہوں۔ ۱۶

مُکٹ پہنے۔ گدا اٹھائے۔ چکر پکڑے نور مجسم سب جگہ چمکتی ہوئی روشنی والے سامنے ہی مشکل سے نظر آتا ہوا بے اندازہ اور روشن آگ یا سورج کی مانند سب طرف میں چمکتے ہوئے آپ کو میں دیکھ رہا ہوں۔ ۱۷

آپ کو میں جاننے لائق بڑی ہی غیر فانی شکل والا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دُنیا کا آخری سہارا۔ سناتن دھرم کا لافانی محافظ اور قدیمی ہستی مانتا ہوں ۔ ۱۸

جس کا آغاز درمیان اور آخر نہیں ہے۔ جس کی طاقت بیحد ہے۔ جس کے بیشمار بازو ہیں۔ سورج اور چاند کی شکل میں جس کی آنکھیں ہیں۔ جس کا مُنہ جلتی ہوئی آگ کی طرح ہے۔ اور جو اپنے تیج سے اس دُنیا کو حرارت پہنچا رہا ہے۔ ایسے آپ کو میں دیکھ رہا ہوں ۔ ۱۹

آسمان اور زمین کے بیچ کے اس فاصلہ میں اور سب اطراف میں آپ ہی اکیلے پھیل رہے ہیں۔ ہے مہاتما یہ آپ کا عجیب تیز روپ دیکھ کر تینوں لوک تھرتھراتے ہیں ۔ ۲۰

اور یہ دیوتاؤں کی منڈلی آپ میں داخل ہو رہی ہے۔ خوف زدہ ہوئے ہوئے کتنے ہی ہاتھ جوڑ کر آپ کی تعریف کے گیت گا رہے ہیں۔ مہرشی اور سدھوں کا گروہ دُنیا کا بھلا ہو ایسا کہتا ہوا [illegible] آپ کی تعریف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے گیت گاتے ہیں۔ ۲۱
رودر۔ آدتیہ۔ وسو۔ سادھیہ لوگ۔ وشوے دیوا۔ اشونی کمار۔ مرت۔ پتروں کے جتھے۔ گندھرو یکھش۔ راکھش اور سدھوں کا گروہ۔ یہ سبھی حیران ہو کر آپ کی تعریف دیکھ رہے ہیں۔ ۲۲
ہے بڑی بڑی باہوں والے۔ بے شمار منہ اور آنکھوں والا۔ بے شمار ہاتھ اور ٹانگوں اور پاؤں والا۔ بے شمار پیٹ والا اور بیشمار آنکھوں والا ہونے سے ہیبت ناک نظر آنے والا بڑا اونچا لمبا دیکھ کر لوگ پریشان ہو گئے ہیں ویسے ہی میں بھی گھبرا اٹھا ہوں۔ ۲۳
آسمان کو چھوتے جھلملاتے۔ مختلف رنگوں والے کھلے ہوئے منہ والے اور بڑی بڑی چمکتی ہوئی آنکھوں والے آپ کو دیکھ کر ہے وشنو میرا دل گھبرا گیا ہے۔ اور میں استقلال اور اطمینان نہیں رکھ سکتا۔ ۲۴

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

قیامت کے وقت آگ کی طرح اور ڈراونی دانتوں

والے۔ آپ کا مُنہ دیکھ کر نہ مجھے اطراف سوجھتی ہے۔ نہ شانتی ملتی ہے۔ دیوتاؤں کے مالک۔ جگت کے سہارے آپ خوش ہو ویں۔ ۲۵

سب راجاؤں کے گروہ کے ساتھ دھرت راشٹر کے یہ لڑکے بھیشم۔ درون اچاریہ یہ سُوت کا لڑکا کرن اور ہمارے بڑے سپاہی ڈراؤنی داڑھوں والے آپ کے ڈراؤنے مُنہ میں تیزی سے داخل ہو رہے ہیں۔ کتنے ہی کے سر چہرے جا کر آپ کے دانتوں کے بیچ میں لگے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ۲۶-۲۷

جس طرح دریاؤں کی بڑی دھاریں سمندر کی طرف تیزی کے ساتھ جاتی ہیں۔ اُسی طرح آپ کے جلتے ہوئے منہ کے بیچ میں یہ راجہ داخل ہو رہے ہیں۔ ۲۸

جس طرح پتنگ اپنے کو فنا کرنے کے لئے بڑی تیزی کے ساتھ جلتے ہوئے چراغ میں کود پڑتے ہیں۔ اُسی طرح آپ کے مُنہ میں بھی یہ لوگ بڑی تیزی کے ساتھ داخل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہو رہے ہیں۔ ۲۹

سب لوگوں کو سب اطراف سے نکل کر آپ اپنے جلتے ہوئے مُنہ سے چاٹ رہے ہیں۔ ہے ہر جگہ حاضر و ناظر وشنو آپ کی تیز روشنی سارے جگت کو روشنی بھر رہی ہے اور تپا رہی ہے ۳۰

ہے ہیبت ناک شکل والے۔ آپ کون ہیں۔ یہ بات مجھے بتلائیے۔ ہے دیوتاؤں میں اعلیٰ۔ آپ خوش ہو ویں۔ آپ جو وجہ اولین ہیں۔ انہیں میں جاننا چاہتا ہوں۔ آپ کا رحجان میں نہیں جانتا۔ ۳۱

شری بھگوان نے کہا:۔

لوگوں کو فنا کرنے والا بڑھا ہوا میں کال ہوں دنیاؤں کو فنا کرنے کے لئے یہاں میں آیا ہوں۔ ہر ایک فوج میں جو یہ سب سپاہی آئے ہوئے ہیں۔ اُن میں سے کوئی تیرے لڑنے سے انکار کرنے پر بھی بچ کر نہیں بچا تا ۳۲

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِس لئے تو کھڑا ہو۔ شہرت حاصل کر۔ دشمن کو جیت کر روپے پیسے اور اناج سے بھرا ہؤا راج بھوگ انہیں میں نے پہلے سے مار ڈالا ہے۔ تو تو محض ایک ذریعہ بن جا ۔ ۳۳

درون بھیشم۔ جیدرتھ۔ کرن اور دوسرے لڑنے والوں کو میں مار ہی چکا ہوں۔ انہیں تو مار۔ ڈر مت لڑائی کر۔ دشمن کو تو لڑائی میں جیتنے ہی والا ہے ۳۴

سنجے نے کہا:۔

کیشو کی یہ بات سن کر ہاتھ جوڑے۔ کانپتے ہوئے بار بار نمسکار کرکے ڈرتے ڈرتے جھک کر مکٹ پہنے۔ ارجن نے شری کرشن سے رُکے ہوئے گلے سے اس طرح کہا۔ ۳۵

ارجن نے کہا:۔

ہے کرشن۔ آپ کی تعریف کے گیت گا کر دُنیا خوش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوتی ہے اور آپ کے لئے جو محبت پیدا ہوتی ہے۔ وہ ہونی
ہی چاہیئے۔ ڈرے ہوئے راکھشش ادھر ادھر بھاگتے ہیں۔
اور سدھوں کا کل مجمع آپ کو نمسکار کرتا ہے۔ ۳۶

ہے مہاتما آپ کو کیوں نمسکار نہ کریں۔ آپ برہما سے بھی بڑے
فاعل اولیں ہیں ہے لافانی ہے دیوتاؤں کے مالک ہے دنیا کے سہارے
آپ لافانی ہیں غیر متبدل ہیں اور اس سے آگے جو ہے وہ بھی آپ ہی ہیں ۳۷
آپ شروع کے دیوتا ہیں۔ آپ قدیمی ہستی ہیں آپ
اس ساری دنیا کے آخری سہارے کی جگہ ہیں۔ آپ
جاننے والے ہیں اور جاننے لائق ہیں۔ آپ سب سے اونچا
درجہ ہیں۔ ہے لاانتہا شکلوں والے آپ اس دنیا میں
سما رہے ہیں۔ ۳۸

ہوا۔ یم۔ آگ۔ ورن۔ چاند۔ پرجاپتی۔ پڑدادا۔
آپ ہی ہیں۔ آپ کو ہزاروں بار نمسکار پہنچے۔ اور پھر
بھی آپ کو نمسکار پہنچے۔ ۳۹

سامنے سے پیچھے آپ کو آگے پیچھے سب طرف سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نمسکار ہو۔ آپ کا تیج بے حد ہے۔ آپ کی طاقت کا کوئی پار
نہیں پا سکتا۔ سب کچھ آپ کے ہی سہارے ہے۔ اس
لئے آپ ہی سب کچھ ہیں ۔۔ ۴۰

دوست سمجھ کر اور آپ کی یہ بزرگی نہ جانتے ہوئے
ہے کرشن ہے یادو۔ ہے دوست۔ اس طرح مخاطب
کرنے میں مجھ سے غلطی سے محبت کی وجہ سے بھی جو بے تمیزی
ہوئی ہو اور دل بہلانے کے لئے کھیلتے۔ سوتے بیٹھتے یا
کھاتے یعنی ملاقات میں آپ کی جو کچھ گستاخی ہوئی ہو اسے
معاف کرنے کے لئے میں آپ سے درخواست کرتا
ہوں۔ ۴۱۔ ۴۲

غیر متحرک اور متحرک دنیا کے آپ پتا ہیں۔ آپ اس
کے قابل پرستش اور اعلےٰ گورو ہیں۔ آپ کے برابر کوئی
نہیں ہے۔ تو آپ سے بڑھ کر کوئی کہاں سے ہو سکتا ہے
تینوں لوک میں آپ کی طاقت کے مقابل کوئی نہیں ہے ۴۳
اس لئے میں ... نمسکار کر کے آپ کو پرسنّ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایشور کو خوش ہونے کی درخواست کرتا ہوں۔ ہے مہاراج جس طرح باپ بیٹے کو دوست دوست کو برداشت کرتا ہے ویسے ہی آپ میرے پیارے ہونے کی وجہ سے میری بھلائی کے لئے مجھے برداشت کرنے کے قابل ہیں۔۴۴

پہلے نہ دیکھی ہوئی آپ کی ایسی شکل دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور ڈر کے سبب میرا دل گھبرا گیا ہے۔ اس لئے ہے مہاراج اپنی پہلی شکل دکھلایئے۔ ہے دیوتاؤں کے مالک۔ دنیا کی جائے پناہ خوش ہوجیے۔۴۵

پہلے کی طرح آپ کے مکٹ پہنے۔ گدا لئے چکر اٹھائے جسم میں آپ کے درشن کرنا چاہتا ہوں۔ ہے ہزار بازو والے ہے عالم کی شکل والے اپنی چتربھج (چار بازوؤں والی) شکل پھر اختیار کیجیے۔۴۶

شری بھگوان نے کہا:۔

ہے ارجن۔ تجھ پر خوش ہو کر تجھے میں نے اپنی طاقت سے اپنی تیجو رساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور سب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے پہلی شکل دکھائی ہے۔ وہ تیرے سوا اور کسی نے پہلے
نہیں دیکھی ہے۔ ۴۷

ہے کوروں میں بہادر۔ وید کے پڑھنے سے یگیہ سے مختلف شاستروں کے مطالعہ سے۔ خیرات سے۔ کاموں سے یا بڑے بھاری تپ کرنے سے تجھے چھوڑ کوئی دوسرا یہ میری شکل دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ۴۸

یہ میری ڈراؤنی شکل دیکھ کر تو گھبرامت وہم میں نہ پڑ۔ خوف چھوڑ کر دل کی اطمینان حاصل کرو۔ اور یہ میری پہلے دیکھی ہوئی شکل پھر دیکھو۔ ۴۹

اس طرح واسدیو نے ارجن سے کہکر اپنی شکل پھر دکھائی اور سنجیدہ شکل اختیار کرکے ڈرے ہوئے ارجن کو اس مہاتمانے اطمینان دلایا۔ ۵۰

ارجن نے کہا:۔

ہے جناردن۔ یہ آپ کا مطمئن انسانی جسم دیکھ کر اب مجھے اطمینان حاصل ہوا ہے اور جی ٹھکانے ہوا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شری بھگوان نے کہا :۔

جو میری شکل تو نے دیکھی ہے۔ اسکا دیکھنا بڑا مشکل ہے۔ دیوتا بھی اس شکل کو دیکھنے کے لیئے ترستے ہیں۔ ۵۲

جو میرے درشن تو نے کیئے ہیں۔ وہ درشن نہ وید سے نہ تپ سے نہ دان سے اور نہ ہی یگیہ سے ہو سکتے ہیں۔ ۵۳

لیکن ہے ارجن ہے دشمنوں کو ستانے والے میرے متعلق ایسا گیان ایسے میرے درشن اور مجھ میں اصلی محویت صرف غیر منقسم بھگتی سے ہی ہو سکتے ہیں۔ ۵۴

ہے ارجن جو سب کرم مجھے نذر کرتا ہے۔ مجھ میں محو رہتا ہے۔ میرا بھگت بنتا ہے۔ پھنساوٹ چھوڑ کر سب جانداروں سے عدم نفرت کا برتاؤ کرتا ہے۔ وہ مجھے پاتا ہے ۵۵

اوم تت ست

اِس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر شری کرشن ارجن وارتالاپ کا وشو روپ کا درشن یوگ کا نام گیارھواں ادھیائے ختم ہوا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بارھواں ادھیائے

بھگتی یوگ

آج تو بارھویں ادھیائے کا اختصار دینا چاہتا ہوں یہ بھگتی یوگ ہے۔ ابھیاس کے وقت ہم جوڑے کو پانچ یگوں میں سے ایک یگ کی صورت میں اس ادھیائے کو نوک بر زبان یاد کر کے اس پر غور و فکر کرنے کے لئے تاکید کرتے ہیں۔ بھگتی کے بغیر گیان اور کرم خشک ہیں۔ سوکھے ہیں اور رنتید کی کڑیاں بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے بھگتی وان ہو کر گیتا کا یہ وچار ہم شروع کریں۔

ارجن بھگوان سے پوچھتے ہیں۔ ساکار کو پوجنے والے اور نراکار کو پوجنے والے بھگتوں میں زیادہ اچھے کون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے بھگوان کہتے ہیں۔
جو میرے ساکار روپ کا شردھا کے ساتھ دھیان کرتے ہیں۔ اس میں محو ہوتے ہیں۔ وہ شردھالو میرے بھگت ہیں لیکن جو نراکار عنصر کو سمجھتے ہیں اور اس کی اُپاسنا کے لئے جو سب اندریوں کو بس میں کرتے ہیں۔ سب جانداروں سے یکساں برتاؤ کرتے ہیں۔ اُن کی خدمت کرتے ہیں۔ کسی کو اونچ نیچ نہیں سمجھتے وہ بھی مجھے پاتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہا جاتا کہ ان دونو میں فلاں اعلےٰ ہے۔ لیکن انسان سے نراکار کی بھگتی مکمل طور پر ہونی ناممکن خیال کی جاتی ہے۔ نراکار بغیر صفات کے ہے اور اس لئے انسانی خیال سے بھی پرے ہے۔ اس لئے سب انسان جان کر یا بغیر جانے ساکار کے ہی بھگت ہیں۔ اس سے تو میرے ساکار وشو روپ میں ہی اپنا من پرو دے سب اسکے پاس رکھ دے۔ اگر یہ نہیں کیا جا سکتا۔ تو چت کے وکاروں کو روکنے کی مشق کر۔ یعنی یم نیم وغیرہ پالن کرکے پرانایام آسن وغیرہ کی امداد لے کر من پر قابو حاصل کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بھی نہیں کر سکتا ہو تو جو کچھ میرے لئے ہی کرتا ہے۔ اس
خیال سے تو اپنے سب کام کر۔ اس سے تیری جہالت تیری
خودی جُوں جُوں کم ہو گی۔ ویسے ویسے تو پاکیزہ اور صاف
ہوتا جائیگا۔ اور تجھ میں بھگتی رس آئے گا۔ یہ بھی نہ ہو سکے
تو سبھی کرموں کے پھل کا خیال چھوڑ دے یعنی پھل کی خواہش
چھوڑ دے۔ تیرے جتنے جو کام آجائے وہ کیا کر۔ انسان
پھل کا مالک ہو نہیں سکتا۔ پھل کو پیدا کرنے کے لئے بیشمار
وجوہات اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ تب وہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے
تو صرف وجہ بن جا۔ میں نے جو چار طریقے بتائے ہیں۔ یہ
مت سمجھ کہ ان میں کوئی گھٹیا ہے۔ اور کوئی بڑھیا۔ ان
میں سے جو پسند آوے جو ہو سکے۔ اس سے بھگتی کا مزا
چکھ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اوپر یم نیم۔ پرانایام آسن
وغیرہ کا جو طریقہ بتایا گیا ہے۔ اسکی نسبت سُننا بھجن کرنا
وغیرہ گیان کا راستہ آسان ہے۔ اور اسکی نسبت دھیان
یعنی دھیان کرنا سہل ہے۔ اور اس سے بھی آسان کرموں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے پھل چھوڑ دینے کا طریقہ ہے۔سب کے لئے ایک ہی بات یکساں آسان نہیں ہوتی۔اور کسی کسی کو تو سب راستے اختیار کرنے پڑتے ہیں۔وہ ایک دوسرے میں ملے ہوئے تو ہیں ہی۔جہاں تہاں سے جیسے ہو سکے تجھے تو بھگت بننا ہے جس راستے سے بھگتی حاصل ہوتی ہے۔اسی راہ سے اُسے حاصل کر۔بھگت کسے کہا جائے یہ بھی میں تجھے بتائے دیتا ہوں بھگت کسی سے نفرت نہ کرے۔کسی کے ساتھ دشمنی کا خیال نہ رکھے سب جانداروں کے ساتھ دوستی قائم کرے۔سب جانداروں سے رحم کرنے کی کوشش کرے۔اسکے لئے خودی کو چھوڑ دے آپ فنا ہو کر ناچیز بن جائے۔دُکھ سکھ ایک سا سمجھے کوئی قصور کرے تو معاف کر دے۔یہ سوچ کر کہ خود بھی اپنے قصوروں کے لئے دنیا کے آگے ہاتھ پسارتا ہے۔قانع رہے۔اپنے نیک خیالات سے کبھی نہ گرے۔من اور بدھی کے ساتھ اپنا سب کچھ میری نذر کر دے۔اُس سے لوگوں کو کسی طرح کی گھبراہٹ نہ ہو۔اسی سے وہ ڈرتے نہیں وہ خود

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھی لوگوں سے نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔ میرا بھگت خوشی۔ غمی ڈر وغیرہ سے چھوٹا رہے۔ اُسے کسی طرح کی خواہش نہ ہو۔ وہ پاکیزہ ہو ہوشیار ہو۔ اُس نے بڑے بڑے آغازوں کو چھوڑ دیا ہو۔ یقین میں مضبوط رہتا ہو اچھی نیک اور بد دونوں طرح کے نتائج کی وہ پرواہ نہ کرے یعنی ان کے متعلق وہ بیفکر رہے۔ اسکے لئے کون دشمن اور کون دوست ہے۔ اُس کی نظر میں کیا عزت اور کیا بے عزتی وہ تو خاموش ہو کر جو مل گیا ہو۔ اسی پر قانع رہے۔ اور الگ تھلگ کی طرح گھومتا ہوا سب حالتوں میں مضبوط رہے۔ اس طرح جو شردھاوان بنکر رہتے ہیں۔ وہ میرے پیارے بھگت ہیں۔

بردوامندر

۴ نومبر ۱۹۲۰ء

سوال۔ بھگت آغازوں کو چھوڑے۔ اس کا مطلب ہے ایک آدھ مثال دیکر سمجھائے گا۔

جواب۔ بھگت آغاز نہ کرے یعنی وہ کسی بھی روزگار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے منصوبے نہ باندھے۔ اگر وہ تاجر ہے اور آج وہ کپڑے کی تجارت کرتا ہے۔ تو کل لکڑی کی اور پڑھا لینے کی کوشش کرے۔ یا کپڑے کے بیوپار کی ہی آج ایک دوکان ہے۔ تو کل اور پانچ کھول کر بیٹھ جائے۔ اسکا نام آغاز کرنا ہے بھگت اس میں نہ پھنسے۔ یہ فائدہ خدمت کے کاموں پر بھی ویسا ہی حاوی ہوتا ہے۔ آج کھدر کے ذریعے خدمت کرے تو کل گائے کے ذریعے اور پرسوں کھیتی کے ذریعے اور اترسوں اکڑی کے ذریعے۔ اس طرح بھگت کبھی ہاتھ پاؤں نہ مارے اس کے حصے جو کام آجائے وہ اچھی طرح کر چھوڑے۔ جہاں میں نہ رہی وہاں مجھے کرنا ہی کیا رہے؟

سوتر نے تاننے نے ہر جیئے باندھی جیم تانے تنیم تیمنی اے
منے لاگی کٹاری پر یمنی اے

یعنی بھگوان نے مجھے سوت کے تار سے باندھا ہے نہ جیسے جیسے مجھے کستے ہیں۔ ویسے ویسے میں انکی ہوتی جاتی ہوں میں پریم کی کٹار سے بندھ چکی ہوں۔ اس لئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ سنتشٹ ہیں "کبیں چت" یعنی ہر حالت ہیں فارغ
رہتا ہے۔ سب آغازوں کا مطلب سب ترغیبات یا کامون
کا نہیں بلکہ انہیں کرنے کے وچار یا منصوبے ہیں۔ انکا
چھوڑ دینا یعنی انہیں شروع نہ کرنا۔ منصوبے باندھنے کی
عادت ہو۔ تو انہیں چھوڑ دینا۔ اِدم اور یہ میا سمیدھا
اِسم پہ ایسے منوتر نظم یہ آغاز کے چھوڑ دینے بر خلاف
ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اس میں تمہارے سوال کا پورا
جواب آجاتا ہے۔ کچھ رہ گیا ہو تو پھر پوچھنا؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۲

پرشوتم کے دیدار غیر منقسم بھگتی سے ہی ہوتے ہیں اس طرح بھگوان کے کہنے کے بعد تو بھگتی کی صورت ہی سامنے آنی چاہیئے۔ یہ بارھواں ادھیائے سب کو حفظ کر لینا چاہیئے یہ سب سے چھوٹے ادھیاؤں میں سے ایک ہے۔ اس میں دی ہوئی بھگت کی تعریف ہر روز غور کرنے کے لائق ہے۔

ارجن نے کہا:۔

اس طرح جو بھگت آپ کا لگاتار دھیان دھرتے ہوئے آپ کی پوجا کرتے ہیں اور جو آپ کی لافانی اور نظر نہ آنیوالی شکل کا خیال کرتے ہیں۔ ان میں سے کس یوگی کو اعلیٰ ماننا چاہیئے۔ ا

شری بھگوان نے کہا۔

ہمیشہ دھیان کرتے ہوئے مجھ میں من لگا کر جو یقین کے ساتھ میری پوجا کرتے ہیں۔ تم سے میں اعلیٰ یوگی مانتا ہوں

سب اندریوں کو قابو میں رکھ کر سب جگہ یکساں نگت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی نظر نہ رکھ کر جو مستقل مزاج۔ قائم۔ صاحب حوصلہ۔ ناقابل غور و فکر سب جگہ حاضر و ناظر۔ نظر نہ آنے والی ناقابل بیان لافانی شکل کا جو دھیان کرتے ہیں۔ وہ سب جانداروں کی بھلائی میں لگے ہوئے مجھ کو ہی پاتے ہیں۔ ۳۔۴۔

جن کا دل نظر نہ آنے والے میں لگا ہے۔ انہیں تکلیف زیادہ ہے۔ نظر نہ آنے والی حالت کو اجسام میں آنے والے مشکل سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ ۵

نوٹ: جسم والا انسان بے شکل والے پرمیشور کی شکل کا خیال ہی کر سکتا ہے۔ لیکن اسکے پاس بغیر جسم والے کی شکل کے لئے یقینی طور پر ایک لفظ نہیں ہے۔ اس لئے اُسے نفی لفظ نیتی (نہیں ہے خاتمہ جس کا) لفظ پر قناعت کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے بت پرستی کے رد کرنے والے بھی باریک بینی سے دیکھا جائے تو بت پرست ہی ہوتے ہیں۔ کتاب کی پوجا کرنی۔ ایک ہی طرف منہ کر کے عبادت کرنی یہ سبھی شکل والے کی پوجا کرنا ہی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پھر بھی شکل والے کی پرستش کی دوسری طرف بے شکل فکر
سے پرے ہے یہ بات سمجھ لینے سے ہی سب کا بھلا ہے۔
بھگتی کی آخری حد یہ ہے۔ کہ بھگت بھگوان میں سما جائے
اور آخر میں صرف ایک بےمثال بے شکل بھگوان ہی رہ جائے
لیکن اس حالت میں شکل والے کے ذریعے ہی آسانی
سے پہنچا جا سکتا ہے۔ اس لئے بے شکل تک سیدھا
پہنچنے کا راستہ تکلیف دہ کہا گیا ہے ۰

لیکن ہے پارتھ۔ جو مجھ میں محو رہ کر سب کرم میری نذر
کرتا ہے۔ پورے یقین سے میرا خیال۔ کھتا ہے اور اُس
طرح میری پرستش کرتا ہے۔ اور مجھ میں جن کا دل پہ دبا
ہوا ہے۔ انہیں موت کے سمندر سے جھٹ پار کر لیتا ہوں۔
اپنا من مجھ میں لگا۔ اپنی عقل مجھ میں رکھ اس سے اس
جنم کے بعد بلا شک وشبہ مجھے پائیگا۔ ۸

اگر تو مجھ میں اپنا دل لگانے کی طاقت نہیں رکھتا تو
ہے ارجن ابھیاس یوگ کے ذریعے مجھے حاصل کرنے کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خواہش رکھنا۔ ۹

ابیا ابھیاس رکھنے میں بھی تو اسمرتھ ہو۔ تو سب کرم میری نذر کر اور اس طرح میرے لئے کرم کرتے کرتے تو نجات حاصل کر لیگا۔ ۱۰

نوٹ:۔ ابھیاس کے معنی دل کی خواہشات روکنے کا کام گیان یعنی سُننا اور وچار کرنا وغیرہ دھیان یعنی خیال کرنا۔ انکے نتیجہ کے طور پر اگر کرموں کے پھل کو چھوڑ دینے کا خیال اگر نظر نہیں آتا تو ابھیاس وہ ابھیاس نہیں ہے۔ گیان وہ گیان نہیں ہے۔ اور دھیان وہ دھیان نہیں ہے۔

اور جو میرے لئے ہی کرم کرنے کی طاقت بھی تجھے نہ ہو۔ تو کوشش کر کے سب کرموں کا پھل چھوڑ دے۔ ۱۱

ابھیاس کے راستہ سے گیان کا راستہ زیادہ اچھا ہے۔ گیان کی راہ سے دھیان کی راہ بڑھ کر ہے اور دھیان کے راستے سے کرموں کا پھل کے چھوڑ دینے کی راہ بہت اچھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے۔ کیونکہ اس علیحدگی کے آخر فوراً شانتی ہی ہوتی ہے۔ ۱۲
جو سب جانداروں کے متعلق بغیر نفرت کے ہے سب کا دوست۔ رحیم۔ میرے تیرے پن سے خالی تکبر کے بغیر رنج وراحت میں یکساں معاف کر دینے والا ہے۔ ہمیشہ قانع یوگ کرنے والا۔ حواس کو ضبط میں رکھنے والا اور پکے یقین والا ہے۔ اور جس نے اپنی عقل اور دل ہی نذر کر دیئے ہیں۔ ایسا میرا بھگت مجھے پیارا ہے۔ ۱۳-۱۴

جس سے لوگوں میں گھبراہٹ پیدا نہیں ہوتی اور جو لوگوں سے گھبرایا ہوا نہیں رہتا۔ جو خوشی۔ غصہ۔ نفرت۔ خوف۔ گھبراہٹ سے خالی ہے۔ وہ مجھے پیارا ہے۔ ۱۵

جو خواہش کے بغیر اور پاک ہے۔ محتاط ہے۔ علیحدگی پسند ہے۔ بے فکر ہے۔ سب ارادوں کو جس نے چھوڑ دیا ہے۔ وہ میرا بھگت ہے۔ وہ میرا پیارا ہے۔ ۱۶

جسے خوشی نہیں ہوتی۔ جو نفرت نہیں کرتا۔ جو فکر نہیں کرتا۔ جو امید نہیں باندھتا۔ جو بھلے برے سے علیحدہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہنے والا ہے۔ وہ بھگتی میں لگا ہوا مجھے پیارا ہے ۔۱۷

دوست۔ دشمن۔ عزت اور بے عزتی۔ گرمی۔ سردی رنج و راحت ان سب میں ایک سا ہے۔ جس نے پھنساؤ چھوڑ دیا ہے۔ جو تعریف اور چغلی کو یکساں سمجھتا ہے۔ خاموش رہتا ہے۔ جو کچھ مل جائے اسی پر قانع ہے۔ جس کی اپنی کوئی خاص جگہ نہیں ہے۔ جو مضبوط دل والا ہے۔ ایسا منش بھگت مجھے پیارا ہے ۔۱۸-۱۹

یہ پاک گیان کی شکل میں امرت جو مجھ میں محو رہ کر یقین کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ وہ میرے نہایت پیارے بھگت ہیں ۲۰

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر شری کرشن ارجن وارتالاپ کا بھگتی یوگ نام کا بارھواں ادھیائے ختم ہوا ۱۲

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تیرھواں ادھیائے

کھشیتر کھشیتر گیہ وبھاگ یوگ

بھگوان بولے ۔ اس جسم کا دوسرا نام کھشیتر (کھیت) ہے اور اسے جاننے والے کا نام کھشیتر گیہ ہے ۔ سب اجسام میں رہنے والے مجھ کو کشیتر گیہ سمجھ اور سچا گیان وہ ہے جس سے کھشیتر اور کھشیتر گیہ میں تمیز کی جا سکے ۔ پانچ مہا بھوت مٹی پانی ۔ خلا ۔ روشنی اور ہوا ۔ اہنکار ۔ بُدھی ۔ پرکرتی ۔ دسوں اندریاں ۔ پانچ کرم اندریاں اور پانچ گیان اندریاں ایک من ۔ پانچ وشئے ۔ اچھا ۔ دویش ۔ سکھ دُکھ ۔ سنگھات یعنی جن تتووں کا جسم بنا ہوا ہے ۔ اُن کی ایک ہو کر رہنے کی طاقت ۔ قوت احساس جسم کے ذرّات میں ایک دوسرے سے لگ کر رہنے کی صفت یہ سب مل کر وکاروں والا کھشیتر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بنا ہے۔ یہ جسم اور اسکی تبدیلیاں جان لے۔ کیونکہ ان کو چھوڑنا ہے۔ اس چھوڑنے کے لئے گیان کی ضرورت ہے یہ گیان یعنی عزت کا خیال چھوڑ دینا۔ نمائش کو چھوڑ دینا کسی کو ایذا نہ پہنچانا۔ معاف کرنا۔ سیدھا پن۔ گورو کی خدمت صفائی۔ دشیوں پر قابو۔ وشیوں سے علیحدگی۔ خودی کا چھوڑ دینا۔ زندگی۔ موت بڑھاپا اور اُن کے متعلقہ بیماریاں دُکھ اور روزانہ ہونے والے دوشوں کا احساس۔ عورت۔ بیٹے۔ گھر بار۔ سگے رشتہ داروں وغیرہ سے من کا ہٹا لینا۔ اور دنیاوی محبت کا چھوڑنا۔ اپنی پسند کی بات ہو یا ناپسند کی دونوں کو یکساں سمجھنا۔ ایشور کی بلاشرکت غیر بھگتی علیحدہ رہنا لوگوں میں مل کر حصولِ لذائذ کی ناپسندیدگی۔ روح کے متعلقہ گیان کی تڑپ۔ اور اندر سے اپنے آپ کو جاننا۔ اس کا جو الٹا ہے وہ اگیان ہے۔ یہ گیان حاصل کر کے جو چیز جاننے کی ہوتی ہے۔ اور جسے جاننے سے مکتی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں کچھ سُن وہ جاننے لائق ازلی مالک کل ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انزلی ہے۔ کیونکہ اس کا جنم نہیں۔ جب کچھ بھی نہیں تھا۔
تب وہ مالک کل تو تھا ہی وہ نہ ہست ہے اور نہ نیست ہی
ہے وہ اس سے بھی پرے ہے۔ ایک دوسرے نکتہ نظر سے
اُسے ہست کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ ہے۔ تو بھی اس کے
ہمیشہ ہونے کو انسان نہیں پہچان سکتا۔ اسلئے اُسے ہست
ہست سے بھی پرے کہا ہے۔ اس سے کوئی بھی خالی نہیں
ہے۔ اُسے ہزاروں ہاتھ پیر والا کہہ سکتے ہیں اور اس طرح
معلوم ہوتے ہوئے بھی کہ اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔
وہ اندریوں کے بغیر ہے۔ اُسے اندریوں کی ضرورت نہیں ہے
اس لئے وہ ان سے بے لگاؤ ہے۔ اندریاں تو آج ہیں اور
کل نہیں۔ مالک کُل تو ہمیشہ ہے ہی اور اگرچہ سب میں پھیلا
ہوا ہے۔ اور سب کو سہارا دئے ہوئے رہتا ہے۔
اس لئے اُسے صفات کا استعمال کرنے والا کہہ سکتے ہیں
پھر بھی وہ صفات سے خالی ہے۔ صفات کے معنی ہی تبدیلی
ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ جانداروں کے باہر ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کیونکہ جو اُسے نہیں پہچانتے۔ اُن کے لئے تو وہ باہر ہی ہے۔ اور جانداروں کے اندر تو ہے ہی کیونکہ سرب ویاپک ہے۔ اس طرح وہ متحرک ہے۔ اور ساکن بھی ہے۔ باریک ہے۔ اسی لئے ایسا ہے۔ کہ جانا نہیں جا سکتا۔ دُور بھی ہے اور نزدیک بھی ہے۔ نام روپ کا ناش ہے۔ تو بھی وہ تو ہے ہی۔ اس طرح غیر منقسم ہے۔ لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بیشمار جانوروں میں ہے۔ اس لئے منقسم شکل میں بھی معلوم ہوتا ہے۔ وہ پیدا کرتا ہے۔ پرورش کرتا ہے۔ اور وہی مارتا ہے۔ نوروں کا نور ہے۔ اندھکار سے پرے ہے۔ گیان کی حد اس میں آ چکی ہے۔ اِن سب میں رہنے والا مالکِ کل ہی جاننے لائق ہے۔ سب علوم کا حصول اُسے پانے کے لئے ہی ہو۔

مالک اور اس کی مایا دونوں ازل سے چلے آتے ہیں مایا سے تبدیلیاں ہوتی ہیں اور اُن سے بےشمار طرح کے بےشمار کرم پیدا ہوتے ہیں۔ مایا کی وجہ سے رُوح سُکھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دکھ۔ نیکی بدی کے حاصل کرنیوالی بنتی ہے۔ یہ جان کر جو الگ نِھلاگ رہتا ہے۔ اور اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے کرم کرتا ہے۔ وہ کرم کرتے ہوئے بھی پھر جنم نہیں لیتا۔ کیونکہ وہ سب جگہ الیشور کو ہی دیکھتا ہے۔ اور اس کی ترغیبات کے بغیر ایک پتّا بھی نہیں ہل سکتا۔ یہ سمجھ کر وہ اپنے تعلق میں اہنکار کو مانتا ہی نہیں۔ اور اپنے کو جسم سے علیحدہ دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے۔ کہ آکاشس سب جگہ ہوتے ہوئے بھی جیسے خشک ہی رہتا ہے۔ ویسے ہی روح جسم میں ہوتے ہوئے بھی گیان کے ذریعہ خشک رہ سکتا ہے ؛

پرووامندر

۲۶ر جنوری ۱۹۳۱ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۳

اس ادھیائے میں جسم اور جسم میں رہنے والی رُوح کا فرق بتلایا گیا ہے۔

شری بھگوان نے کہا:-

ہے کنتی کے پُتر - یہ جسم کھشیتر (کھیت) کہلاتا ہے اور اسے جو جانتا ہے - اُسے تتو گیانی (فلاسفر) کھشیتر گیہ کہتے ہیں - ۱

اور ہے بھارت - سب کھیتوں میں ٹکا ہُوا مجھے کھشیتر گیہ سمجھ - کھشیتر اور کھشیتر گیہ کے فرق کا گیان ہی گیان ہے ایسا میرا مت ہے - ۲

یہ کھیت کیا ہے - کیسا ہے - کیسے تبدیل ہونے والا ہے ؟ کہاں سے ہے ؟ اور کھیت کا جاننے والا کون ہے ؟ اس کی طاقت کیا ہے - یہ مختصر طور سے مجھ سے سُن - ۳

مختلف اشعار میں مختلف طور پر تمثیلات اور دلائل کے ذریعے یقینی طور پر [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رشیوں نے اس مضمون پر بہت کچھ کہا ہے۔ ۴

مہا بھوت (عناصر خمسہ) اہنکار۔ عقل۔ قدرت۔

دس اندریاں۔ ایک من۔ پانچ وشئے۔ خواہش۔ نفرت۔

سکھ دکھ۔ سنگھات (مل کر کام کرنا) قوت احساس۔ استقلال

یہ مجموعہ اپنی تبدیلیوں کے کھشیتر کہا گیا ہے۔ ۵-۶

نوٹ:- مہا بھوت یا عناصر خمسہ یہ ہیں۔ زمین۔ پانی۔ روشنی

ہوا۔ خلا۔ اہنکار یعنی جسم کے متعلقہ موجودہ غرور۔ میں ہوں

میں کرتا ہوں وغیرہ کا خیال۔ نظر نہ آنے والی مایا

پرکرتی یا قدرت۔ دس اندریوں میں سے پانچ

گیان۔ اندریاں۔ ناک۔ آنکھ۔ کان۔ زبان۔ کھال

اور پانچ کرم۔ اندریاں۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ منہ اور

وفضیہ اندریاں۔ پانچ گوچر یعنی پانچ گیان اندریوں کے

وشئے۔ سونگھنا۔ سننا۔ دیکھنا۔ ذائقہ اور چھونا

سنگھات کے معنی۔ اعضائے انسانی کا آپس میں مل

کر کام کی طاقت۔ استقلال سے یہاں مطلب مستقل رہنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی عادت نہیں ہے۔ بلکہ انسانی جسم کے ذرّات کا
ایک دوسرے سے ملے رہنے کی صفت ہے۔

یہ صفت میرے پن کے خیال کی وجہ سے ہی ممکن ہے
اور یہ میرا پن فطرت میں موجود ہے۔ اس میرے پن کا
باہوش انسان سمجھ کے ساتھ تیاگ کرتا ہے۔ اور اس وجہ
سے موت کے وقت یا بے انصافی کے حملوں سے اُسے
تکلیف نہیں ہوتی۔ گیانی ہو یا اگیانی۔ آخر میں تو تبدیل
ہونے والے جسم سے علیحدگی ہی اختیار کرنے میں چھٹکارا ہے۔
اپنی ہستی کا خیال نہ کرنا۔ نمائش کا خیال چھوڑ دینا
اور دوسروں کو ایذا نہ پہنچانا۔ کھشما۔ سادگی۔ اپنے گورو
کی خدمت۔ پاکیزگی۔ مضبوطی۔ خود ضبطی۔ اندریوں کے وشیوں
سے علیحدگی۔ تکبّر سے خالی ہونا۔ زندگی۔ موت۔ بڑھاپا
بیماری دکھ اور برائیوں کا لگاتار احساس۔ بیٹا۔ عورت
گھر وغیرہ سے جھوٹی محبّت کا چھوڑنا۔ پیارے اور ناپیارے
میں یکسانیت۔ مجھ میں غیر منقسم اور اٹوٹ عقیدت۔ پورا یقین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

علیحدگی کی عادت۔ عوام کے مجمع میں شامل ہونیکی رغبت نہ ہونا
علم روحانیت کی لافانیت سے خیال اور اپنے ہی اندر دیکھنے
کی عادت۔ یہ سب گیان کہلاتا ہے۔ اس کے جو برخلاف ہے
وہ اگیان ہے۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱

جسے جاننے والے نجات حاصل کرتے ہیں وہ جاننے
لائق کیا ہے۔ وہ بات تمہیں کہوں گا۔ وہ ازلی پربرہم ہے
وہ نہ کہا جا سکتا ہے کہ ہے۔ اور نہ کہا جا سکتا ہے نہیں ۱۲

نوٹ:۔ البتہ ورسنت (ہے) یا است (نہیں) بھی نہیں
کہا جا سکتا۔ کسی ایک لفظ سے اس کی تشریح یا
واقفیت نہیں ہو سکتی۔ وہ ایسی صفات سے خالی
شکل ہے۔

جہاں دیکھو وہیں اُسکے ہاتھ پاؤں آنکھ۔ سر۔ منہ
اور کان ہیں۔ سب جگہ سمایا ہوا وہ اس دُنیا میں موجود
ہے۔ ۱۳

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پھر بھی وہ ہستی اندریوں سے خالی اور سب سے الگ رہنے والی ہے۔ اور ساتھ وہ سب کا سہارا ہے۔ وہ صفات سے خالی ہونے پر بھی صفات کا استعمال کرنیوالا ہے۔ ۱۴

وہ عناصر کے باہر بھی ہے اور اندر بھی ہے۔ وہ متحرک بھی ہے اور غیر متحرک بھی ہے۔ باریک سے باریک ہونے کی وجہ وہ نہ جاننے لائق ہے وہ دور ہے اور نزدیک ہے ۱۵۔

نوٹ:۔ جو اُسے پہچانتا ہے۔ وہ اس کے اندر ہے حرکت اور قیام امن اور گھبراہٹ کو ہم لوگ محسوس کرتے ہیں۔ اور سب خیالات اُسی میں سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے وہ متحرک اور غیر متحرک ہے ۔

عناصر میں لا منقسم ہے اور منقسم جیسا بھی موجود ہے وہ جاننے لائق ہے ہم جانداروں کی پرورش کرنیوالا رفنا کرنے والا اور بنانے والا ہے ۱۶۔

وہ روشنیوں کی بھی روشنی ہے۔ اندھیرے میں وہ پرے کہا جاتا ہے۔ گیان وہی ہے جاننے لائق وہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ اور گیان سے جو حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھی وہی ہے۔ وہ سب کے دل میں حاضر و ناظر ہے۔ ۱۷

اس طرح کھشیتر۔ گیان اور جاننے لائق کے متعلق میں نے مختصر پر بتلایا۔ اُسے جان کر میرا بھگت میرے خیال کو پانے لائق بنتا ہے۔ ۱۸

قدرت اور انسان دونوں کو ازلی سمجھ۔ تبدیلیاں اور صفات قدرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا جان۔ ۱۹

کارج اور کارن کی وجہ پرکرتی کہی جاتی ہے۔ اور انسان سُکھ دُکھ کے بھوگ میں کہا جاتا ہے۔ ۲۰

قدرت میں قائم انسان قدرت سے پیدا ہونے والے صفات کو کام میں لاتا ہے۔ اور یہی صفات سے تعلق اس کے بھلے برے قالب میں پیدا ہونے کا سبب بنتا ہے۔ ۲۱

نوٹ:- پرکرتی (قدرت)، کو ہم لوگ دنیاوی زبان میں مایا کے نام سے پکارتے ہیں۔ پرش جڑ ہے جیو ہے مایا یعنی اپنی سرشٹ کے بس میں ہو کر پیدا ہونے کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گھبراہٹ یا جہالت سے ہونے والے کاموں کا پھل ہوگتا
ہے اور اِس سے کرموں کے مطابق دوبارہ جنم لینا پڑتا ہے
اِس جسم میں اٹکا ہوا جو پرم پرش ہے۔ وہ شاہد
کُل۔ ترغیب دینے والے۔ پرورش کنندہ۔ سب کو
کام میں لانے والا مالک کُل اور پرماتما بھی کہلاتا ہے۔ ۲۲
جو انسان اِس طرح جیو اور صفات والی پرکرتی کو جانتا
ہے۔ وہ سب طرح سے کام کرتا ہوا پھر جنم نہیں پاتا۔ ۲۳
نوٹ:۔ ۲۔ ۹۔ ۱۲۔ ادرادھیایوں کی امداد سے ہم جان
سکتے ہیں کہ یہ شلوک من مانے طور پر تائید کرنے والا
نہیں ہے۔ بلکہ بھگتی کی بزرگی کا مظہر ہے۔ سبھی کرم
جیو کے لئے باندھنے والے ہیں۔ لیکن اگر وہ سب
کرم ایشور کی نذر کر دے تو وہ زنجیروں سے آزاد ہو جاتا
ہے۔ اور اس طرح جس سے میں کرتا ہوں۔ یہ غرور کا خیال
جاتا رہا۔ اور جو اُتار رہنے والے ایشور کو چوبیس
گھنٹے ہی پہچان رہا ہے وہ پاپ کرم ہی نہیں کر سکتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پاپ کی جڑ ہی غرور یا اھبیمان ہے۔ جہاں میں۔نہیں ہے وہاں پاپ نہیں ہے۔یہ شلوک پاپ کرم نہ کرنے کا طریقہ بتلاتا ہے۔

کوئی تصوّر کے طریقے سے آتما کے ذریعے آتما کو اپنے اندر دیکھتا ہے۔ کتنے ہی گیان کی راہ سے اور دوسرے کتنے ہی کرم کے راستے سے۔ ۲۴

اور کوئی ان راستوں کو جاننے کی وجہ سے دوسروں سے پرماتما کے متعلق سن کر سنتے ہوئے یقین کر کے اور اسی میں محو ہو کر پوجا کرتے ہیں اور وہ بھی موت کو تر جاتے ہیں ۲۵

جو چیز بھی چاہے وہ متحرک اور غیر متحرک پیدا ہوتی ہے۔ وہ ہے ارجن کھشیتر اور کھشیتر گیہ کے یعنی پرکرتی اور پرش کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے۔ ایسا جان۔ ۲۶

سب فانی جانداروں میں لافانی پرمیشور کو یکساں طور پر پیدا ہوا جانتا ہے وہ آسے جاننے والا ہے ۲۷

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایشور کو سب جگہ یکساں طور پر موجود جو انسان دیکھتا ہے۔ وہ اپنے آپ کا گھات نہیں کرتا۔ اور پرم گتی کو پاتا ہے ۲۸

نوٹ:۔ یکساں طور پر موجود ایشور کو دیکھنے والا خود اس میں سما جاتا ہے۔ اور دیگر کچھ نہیں دیکھنا اس سے تبدیلی کے بس میں نہ ہو کر مکتی حاصل کرتا ہے۔ اپنا دشمن نہیں بنتا۔

سب جگہ قدرت کرم کرتی ہے۔ ایسا جو سمجھتا ہے اور اسی لئے آتما کو کرم نہ کرنے والا جانتا ہے وہی جانتا ہے۔ ۲۹

نوٹ:۔ کیسے جیسے کہ سوتے ہوئے انسان کی روح نیند کی فاعل نہیں ہے۔ بلکہ پرکرتی نیند کا فعل کرتی ہے مستقل مزاج انسان کی آنکھیں کوئی گندگی نہیں دیکھ سکتیں۔ پرکرتی اپنے دھرم سے گرنے والی نہیں ہے۔ مغرور انسان جب اس کا مالک بنتا ہے تب اسکی صحبت سے وشے اور برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

جب جیو کی ہستی الگ ہونے پر بھی ایک ہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہی قائم دیکھتا ہے۔ اور اس وجہ سے سارے پھیلاؤ کو
اُسی سے پیدا ہوا سمجھتا ہے۔ تب وہ برہم کو پاتا ہے۔ ۳۰
نوٹ :۔ احساس سے سب کچھ برہم میں ہی دیکھنا برہم
کو حاصل کرنا ہے۔ اسوقت جیو شو سے الگ نہیں
رہ جاتا۔

بے گنتی کے پترا یہ لافانی پرماتما ازلی اور صفات کے خالی
ہونے کی وجہ سے جسم میں رہتا ہوا بھی نہ کچھ کرتا ہے۔ اور نہ کسی
کے ساتھ پھنساوٹ میں پڑتا ہے۔ ۳۱

جس طرح نہایت باریک ہونے کی وجہ سے سب
جگہ رہنے والا آکاش کسی میں پھنستا نہیں ہے۔ ویسے ہی
سارے جسم میں موجود آتما پھنساوٹ میں نہیں آتا۔ ۳۲
جیسے ایک ہی سورج اس کُل دُنیا کو روشن کرتا ہے
ویسے ہی ہے بھارت کھشتری کل کو روشن کرتا ہے۔
۳۳

جو گیان کی آنکھوں سے کھشیتر اور کھشیتر گیہ کا فرق اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پرکرتی کی زنجیروں سے جانداروں کی نجات کیسے ہوتی ہے
یہ جانتا ہے۔ وہ برہم کو پاتا ہے۔ ۳۴

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا کھشیتر کھشیتر گیہ بھاگ نام کا تیرھواں ادھیائے ختم ہوا ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چودھواں ادھیائے

گن ترے وبھاگ یوگ

شری بھگوان بولے۔ جس اعلےٰ گیان کو حاصل کرکے رشی منیوں نے پرم سدّھی پائی ہے۔ وہ پھر میں تجھ سے کہتا ہوں اس گیان کو حاصل کرکے اور اس کے مطابق دھرم پر عمل کرکے لوگ زندگی اور موت کے چکر سے چھوٹ جاتے ہیں۔ ہے ارجن یہ جان لو کہ میں سب جانداروں کا ماں باپ ہوں۔ مادہ سے پیدا شدہ تین صفات ست۔ رج اور تم روح کو باندھنے والے ہیں۔ ان صفات کو بالترتیب اعلیٰ۔ متوسط اور نیچ بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان میں ست گن صاف اور پاک ہے۔ اور منوّر ہے۔ اس لئے اس [illegible] پیدائش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

محبت اور حرص سے ہوتی ہے۔ اِس لئے انسان کو گڑبڑ میں
ڈال دیتا ہے۔ تامس کی جڑ جہالت ہے۔ موہ ہے۔ اس
سے انسان کاہل اور سست بنتا ہے۔ اس لئے مختصر طور
پر یہ ہوا کہ ستو سے سکھ رجس سے گڑبڑی اور تامس سے
سستی پیدا ہوتی ہے۔ رجس اور تامس کو دبا کر ستو فتح مند
ہوتا ہے۔ ستو اور تامس کو دبا کر رجس فتحمند ہوتا ہے۔ اور
ستو اور رجس کو پچھاڑ کر تامس فتح حاصل کرتا ہے۔ جسم
کے سب کاموں میں جب گیان کا احساس پایا جائے۔
تب سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس میں ستو گن کامیاب ہو کر کام کر رہا
ہے۔ جہاں لوبھ۔ گڑبڑ۔ بے چینی حسد پائی جائے۔ وہاں رجس
کی ترقی سمجھنی چاہیئے۔ اور جہاں جہالت سستی اور موہ کا احساس
ہو۔ وہاں تامس کی حکومت سمجھنی چاہیئے۔ جس کی زندگی میں
ستو گن پردہان ہوتا ہے۔ وہ مرنے کے بعد گیان سے بھرپور
بے عیب جگہ پر جنم لیتا ہے۔ جس پر دہان ہونے پر گڑبڑی کی
جگہ پر انسانی دُنیا میں جاتا ہے۔ اور تامس کے طاقت ور ہونے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پر موڑھ یونی میں جنم لیتا ہے۔ ساتوک کرم کا پھل پاکیزہ
راجسی کا دُکھ والا اور تامسی کا جہالت سے لبریز ہوتا ہے
ساتوک دُنیا کی حالت اعلیٰ۔ راجسی کی متوسط اور تامسی
کی نیچے ہوتی ہے جب انسان یہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ صفات کے
سوائے اور کوئی فاعل نہیں ہے۔ اور صفات سے پرے
میں ہوں۔ تب وہ میرے بھاؤ کو حاصل کرتا ہے جسم میں
موجود ان تین صفات کو جو جیو پار کر جاتا ہے۔ وہ جنم۔ بڑھاپے
اور موت کے دُکھوں کو پار کر کے امرت سے لبریز موکھش کو
حاصل کرتا ہے۔

اس پر ارجن پوچھتا ہے۔ کہ جب صفات کے پرے
کی ایسی اعلیٰ گتی ہوتی ہے۔ تو اس کی تعریف کیا ہے۔ اور
اس کا عمل کیسا ہے۔ اور وہ تینوں صفات کو پار کیسے
کر لیتا ہے۔

بھگوان جواب دیتے ہیں۔ جب انسان اپنے اُوپر
جا کر پہنچ چکا ہے وہ شانتی ہے تو غزلیں ...

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہو۔ علم ہو۔ گڑ بڑ ہو یا جہالت ہو۔ اس کے لئے زیادہ دُکھ یا
سُکھ نہیں خیال کرتا یا خواہش نہیں کرتا یا جو صفات کے
تعلق میں الگ تھلگ رہ کر گھبراہٹ میں نہیں پڑتا۔ جو یہ
سمجھ کر کہ صفات اپنا کام کرتے ہی رہتے ہیں مضبوط
رہتا ہے۔ جو سُکھ دُکھ کو برابر سمجھتا ہے جسے لوہا۔ پتھر یا سونا
ایک جیسا ہے۔ نہ کچھ پیارا ہے اور نہ بُرا جس پر تعریف یا
برائی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جو عزت اور بے عزتی کو ایک سمجھتا
ہے۔ جو دوست دشمن سے یکساں برتاؤ کرتا ہے۔ جس نے
سب آغازوں کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ صفات سے پرے کہلاتا
ہے۔ ان لفظوں کو سن کر چونکنے یا کاہل بن کر ہاتھ پر ہاتھ
دھرے بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تو سدھ کی حالت
بتائی ہے۔ اس حالت تک پہنچنے کی راہ یہ ہے۔ کہ پاکھنڈ کے
بغیر بھگتی کی راہ پر چل کر میری سیوا کر۔ تیسرے ادھیائے
کے شروع میں تجھے بتایا ہے۔ کہ کرم کے بغیر۔ رجحان کے
بغیر کوئی سانس بھی نہیں لے سکتا۔ اس لئے کرم تو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سب جانداروں کے پیچھے لگے ہی ہیں۔ جو سادھک صفات سے پرے حالت کو پہنچنا چاہتا ہے۔ اس کو سب کرم میری نذر کرنے چاہئیں۔ اور پھل کی خواہش بھی نہ رکھنی چاہیئے' ایسا کرنے سے اُسے اس کے کرم باندھنے والے نہ ہونگے۔ کیونکہ برہم بھی ہوں جو کچھ سو میں ہوں۔ انسان ناچیز ہے تو سب جگہ مجھے ہی دیکھے۔ بس یہی صفات سے پرے ہونا ہے۔

پردوا مندر

۲۵ جنوری ۱۹۳۲ء

یوگ کے عملی سبق

از سوامی دویکانند۔ یوگ کے تمام مرحلوں کی بالتوضیح صداقت اور اصلی غرض و منشا کی تفصیل و وضاحت جس میں یوگ آسن پرانایام۔ دھارنا۔ دھیان سمادھی پر فلسفیانہ لکھا گیا ہے۔ قیمت ۸/

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۴

صفات والی پرکرتی کا تھوڑا علم دینے کے بعد قدرتی طور پر تینوں گنوں (صفات) کا بیان اس ادھیائے میں آتا ہے۔ اور یہ کرتے ہوئے صفات سے پرے کی تعریف بھگوان بتلاتے ہیں۔ دوسرے ادھیائے میں جو تعریف ستھت پرگیہ (جس کی عقل ٹھیک کام کر رہی ہے۔) کے دیکھنے میں آتے ہیں۔ بارھویں میں جو بھگت کے دیکھنے میں آتے ہیں۔ ویسے ہی اس میں صفات سے پرے کے ہیں۔

شری بھگوان نے کہا:-

گیانوں میں جو اعلےٰ گیان ہے۔ اور جسے پاکر سب منیوں نے یہ جسم چھوڑنے پر پرم گتی پائی ہے۔ وہ میں تجھے کہونگا۔ اس گیان کا سہارا لیکر جنہوں نے میرا خیال حاصل کیا ہے۔ اُنہیں پیدائش کے زمانہ میں جنم لینے کا کام نہیں رہتا اور قیامت کے زمانہ میں تکلیف اُٹھانے کا کام نہیں رہتا۔ ۲

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے بھارت۔ بڑا برہم یعنی پرکرتی جائے پیدائش ہے اس میں میں بیج یا رحمل کرتا ہوں۔ اور اس سے سب جاندارو کی پیدائش ہوتی ہے۔ ۳

ہے کنتی کے پتر! جانوروں کی جائے پیدائش ہیں جن جن جانداروں کی پیدائش ہوتی ہے۔ اُن کی پیدائش کی جگہ میری پرکرتی ہے۔ اور اسمیں تخم ریزی کرنیوالا پتا مرد میں ہوں۔ ۴

ہے ارجن۔ ست۔ رج۔ تم پرکرتی سے پیدا ہونیوالی صفات ہیں۔ وہ لافانی قالب میں آنے والے جیو کو جسم کے متعلق باندھتے ہیں۔ ۵

اِن میں ست گن پاک کی وجہ سے منوّر صحت دینوالا ہے۔ گناہ سے مبّرا وہ جیو کو راحت اور گیان کے تعلق سے باندھتا ہے۔ ۶

ہے کنتی کے پتر۔ رج گن عشق کی شکل والا ہونے کیوجہ سے حرص اور خواہش کی جڑ ہے۔ وہ جیو کو کرم کی زنجیر میں باندھتا ہے۔ ۷

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے بھارت۔ تم گن بنائے جہالت ہے۔ وہ سب جسم میں
آنیوالوں کو جھوٹی محبت پھنساتا ہے۔ اور وہ بے احتیاطی
سُستی اور نیند کے جال جیو کو باندھتا ہے۔ ۸

ہے بھارت۔ ست گن آتما کو شانتی کے سُکھ سے
ملاتا ہے۔ رج کرم سے ملاتا ہے۔ اور تم گیان کو ڈھک کر
جہالت کی نیند میں سُلا دیتا ہے۔ ۹

ہے بھارت جب رج اور تم دب جاتے ہیں۔ تب
ست اوپر آتا ہے۔ ست اور تم دبتے ہیں۔ تب رج اور
ست دبتے ہیں۔ تب تم اُوپر آتا ہے۔ ۱۰

سب اندریوں کے ذریعے اس جسم میں جب روشنی
اور گیان کا ظہور ہوتا ہے۔ تب ست گن کی بڑھتی ہوئی
ہے۔ ایسا سمجھنا چاہیئے۔ ۱۱

ہے بھرت کے خاندان میں اعلےٰ ارجن۔ جب رج
گن کی بڑھتی ہوتی ہے۔ تب لالچ۔ ترغیب۔ کرموں کا آغاز
اشانتی اور خواہش کا ظہور ہوتا ہے۔ ۱۲

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے ارجن۔ جب تم گن کی بڑھتی ہوتی ہے۔ تب جہالت سستی۔ بے احتیاطی اور جھوٹی محبت پیدا ہوتی ہے۔ ۱۳

جب اپنے اندر ست گن کی بڑھتی ہوئی۔ ایسے وقت میں اگر انسان کی موت ہو تو وہ اُتم گیانیوں کی اعلیٰ حالت کو پاتا ہے ॥ ۱۴

رج گن میں موت ہونے پر جو کرم سے پریم کرنیوالوں کی حالت میں جنم پاتا ہے۔ اور تم گن میں موت پانےوالا حیوان جسم میں جنم لیتا ہے ۱۵

نوٹ: کرم سے پیار رکھنے والے کا مطلب ہے منشیہ جنم اور موڑھ یونی سے مطلب ہے۔ حیوانات وغیرہ کے جسم ہیں۔ ساتوک (بھلے) کرم کا پھل نیک اور پاک ہوتا ہے۔ راجسی کرم کا پھل دُکھ ہوتا ہے۔ اور تامسی کرم کا پھل جہالت ہوتا ہے۔ ۱۶

نوٹ۔ جیسے ہم لوگ سکھ دُکھ مانتے ہیں۔ اس سکھ دُکھ کا بیان یہاں نہیں سمجھنا چاہیئے۔ سکھ کے معنی ہیں آتما کا آنند

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آتما کی پرکاشش۔ اس سے جو الٹا ہے وہ دکھ ہے

ستارھویں شلوک ہیں یہ صاف ہو جاتا ہے ؏

ستوگن ہیں سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ رجوگن ہیں سے لالچ اور تموگن ہیں سے بے احتیاطی۔ جھوٹی محبت اور جہالت پیدا ہوتی ہے۔

ساتوک انسان اونچے چڑھتے ہیں۔ راجسی بیچ میں رہتے ہیں اور آخری گن والے تامسی کی نیچ حالت ہوتی ہے

گیانی جب دیکھتا ہے۔ کہ صفات کے سوا اور کوئی فاعل نہیں ہے اور صفات سے جو پرے ہے اسے جانتا ہے تب وہ میری ہستی کو حاصل کرتا ہے ؏

نوٹ:۔ صفات کو فاعل ماننے والوں کو غرور ہو ہی نہیں سکتا اس لئے اس کے کام سب قدرتی اور محض جسمانی کاروبار چلانے کے لئے ہوتے ہیں۔ اور جسمانی کاروبار حصول نجات کے لئے ہی ہونے کی وجہ سے اس کے سبھی کاموں سے لگاتار علیحدگی اور ویراگ ہونا چاہئے + ایسا گیانی قدرتی طور پر ہی صفات سے پرے اپنے صفات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سے خالی البتور کو مانتا اور یاد کرتا ہے۔ جسم کے ملاپ سے پیدا ہونے والے ان تینوں گنوں کو پار کر کے جیو۔ پیدائش۔ موت اور بڑھاپے کے دُکھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور نجات حاصل کرتا ہے۔ ۲۰

ارجن نے کہا:۔ ہے مالک۔ اِن صفات کو ترجانے والا کن نشانات سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کے چال چلن کیا ہوتے ہیں اور وہ تینوں صفات کو کس طرح پار کرتا ہے ۲۱

ہے پانڈو پتر (ارجن) روشنی۔ ترغیب اور جھوٹی محبت کے ہو جانے پر جو دُکھ نہیں مانتا اور اِن کے حاصل نہ ہونے پر انکی خواہش نہیں کرتا علیحدگی پسند کی طرح جو ٹکا ہوا ہے جسے صفات اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتے۔ صفات اپنا کام کر رہی ہیں۔ یہ مان کر جو مستقل رہتا ہے۔ اور اِدھر اُدھر نہیں ہوتا۔ جو سُکھ دُکھ میں یکساں رہتا ہے۔ ٹھیک حالت میں رہتا ہے۔ مٹی کا ڈھیلا۔ پتھر اور سونا جسکو یکساں دکھتا ہے۔ پیاری اور جو پیاری نہیں۔ دونوں قسم کی اشیاء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے حصول پر ایک سا رہتا ہے۔ اپنی غیبت یا تعریف جسے ایک سی ہے۔ ایسا عقلمند جسے عزت اور بے عزتی ایک جیسی ہے۔ جو دوستوں اور دشمنوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اور جس نے سب آغازوں کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ صفات سے پرے کہلاتا ہے۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔

نوٹ:۔ ۲۲ سے ۲۵ شلوک تک پر اکٹھا غور کرنا چاہیئے روشنی۔ ترغیب اور جھوٹی محبت (پرکاشں۔ پرورتی موہ) پچھلے شلوک میں کہے کے مطابق ست۔ رج اور تم کے سلسلہ وار نتائج یا نشان ہیں۔ یعنی جس نے صفات کو پار کر لیا ہے۔ اُس پر ان نتائج کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ کہنے کا مطلب ہے۔

پھر روشنی کی خواہش نہیں کرنا نہ ہی ترغیب یا جہالت کی مخالفت کرتا ہے۔ اس کو بغیر خواہش کے تنانی ہی اسے کوئی حرکت دیتا ہے۔ تو یہ اسکی مخالفت نہیں کرتا حرکت دینے کے بعد اُسے ٹکا کر رکھ دیتا ہے۔ اس سے حرکت کی ترکیب بند ہو گئی۔ وہ یا جڑ بن مل گیا۔ اس خیال سے وہ دُکھی نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوتا بلکہ تینوں حالتوں میں وہ یکساں رہتا ہے۔ پتھر اور صفات
سے الگ انسان میں فرق یہ ہے۔ کہ صفات سے الگ
انسان میں علم اور احساس ہے۔ اور اس نے علم رکھتے
ہوئے صفات کے نتائج کا احساس کا تیاگ کیا ہے۔ اور جڑ
پتھر کی طرح بن گیا ہے۔ پتھر صفات کا یعنی قدرت کے کاموں
کا شاہد ہے لیکن فاعل نہیں ہے۔ ویسے ہی گیانی اس کا
شاہد رہتا ہے۔ فاعل نہیں رہ جاتا۔ ایسے گیانی کے متعلق
فرض کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ۲۳ ویں شلوک کے کہنے کے
مطابق صفات اپنا کام کرتی ہیں ٭

یہ مانتا ہوا استقلال نہیں چھوڑتا اور مستقل رہتا ہے
علیحدگی پسند بنا رہتا ہے۔ مضبوط رہتا ہے۔ اس حالت کو
صفات میں محو ہم لوگ حوصلے کے ساتھ صرف خیال میں ہی سمجھ
سکتے ہیں محسوس نہیں کر سکتے۔ لیکن اس خیال کو نظر میں
رکھ کر ہم میں، اپن کو آہستہ آہستہ گھٹاتے جاویں تو آخر
میں صفات سے پرے کی حالت کے نزدیک پہنچ کر اس کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نظارہ دیکھ سکتے ہیں۔ صفات سے پرے اپنی حالت کا احساس کرتا ہے۔ اس کا بیان نہیں کر سکتا۔ جو بیان کر سکتا ہے۔ وہ صفات سے پرے نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں 'میں' پن موجود ہے۔ جیسے سب لوگ آسانی سے محسوس کر سکتے ہیں۔ وہ شانتی روشنی اور گھبراہٹ یعنی کئی کاموں میں لگاؤ یعنی جڑتا یا موہ ستوگنی ہونا صفات سے پرے ہونے کے نزدیک ترین حالت ہے۔ ایسے گیتا میں جگہ جگہ پر صاف کیا ہے۔ اس لئے سب انسانوں کی کوشش ستوگن کو ترقی دینے کی ہے۔ اُسے صفات سے پرے ہونے کی حالت حاصل ہو جاوے گی۔ یہ یقین رکھئے۔

جو لا منقسم بھگتی یوگ کے ذریعے میری خدمت کرتا ہے وہ ان صفات کو پار کر کے برہم روپ بننے لائق ہوتا ہے ۲۶

اور برہم کی حالت میں ہی ہوں۔ ہمیشہ رہنے والے موکھش کی حالت میں ہوں۔ ویسے ہی صاف مذہبی دھرم کی اور اعلیٰ سکھ کی حالت بھی میں ہی ہوں۔ ۲۷

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اوم تت ست

اِس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم
ودیا کے بیچ یوگ شاستر شری کرشن ارجن وارتالاپ کا
گن تیہے نام کا چودھواں ادھیائے ختم ہؤا ۞

سرگذشت ٹالسٹائی

یہ اُس شخص کی زندگی کے خودنوشت حالات ہیں
جو رُوس کی تحریک آزادی کا بانی ہے ۔ اور جیسے
مہرشی روُس کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے
حالات بچپن ۔ مغربی تہذیب کے تباہ کن حالات
کا صحیح مرقع ۔ ٹالسٹائی کا سہ رنگا فوٹو قیمت ۱؎

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پندرھواں ادھیائے

پرشوتم یوگ

شری بھگوان بولے:- اس دنیا کو دو طرح دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک جس کی جڑ اوپر ہے۔ شاخیں نیچے ہیں۔ اور جس کے وید روپی پتے ہیں۔ ایسے پیپل کی شکل میں جو دُنیا کو دیکھتا ہے وہ وید کا جاننے والا گیانی ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سنسار روپی درخت کی شاخ اوپر نیچے پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں صفات ثلاثہ سے بڑھے ہوئے وشیوں کی شکل میں کونپلیں ہیں اور وہ وشے روح کو انسانی دُنیا میں کرم کی زنجیر سے جکڑ دیتے ہیں۔ نہ تو اس درخت کی شکل جانی جا سکتی ہے۔ نہ اس کا آغاز نہ انتہا اور نہ ٹھکانا۔ یہ دوسری طرح کا دُنیا کا درخت ہے اگرچہ اُس نے جڑ تو پرا رچائی ہے۔ پھر بھی اُسے [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

روپی اوزار سے کاٹتا ہے۔ جس سے روح اس دُنیا میں پہنچے۔ جہاں سے اُسے لوٹنے کی ضرورت نہ رہے۔ ایسا کرنے کے لئے وہ منوانہ اس شخصیت ازلی کی یاد کرے۔ جس کی مایا کے ذریعے یہ پُرانی ترغیب پھیلی ہوئی ہے۔ جنہوں نے عزت اور دُنیاوی محبت کا خیال چھوڑ دیا ہے۔ جنہوں نے تعلقات سے پیدا ہونے والی بُرائیوں کو جیت لیا ہے۔ جو روح میں محو ہیں جو خواہشوں سے چھوٹ چکے ہیں جنہیں رنج و راحت یکساں ہے۔ وہ گیانی لافانی درجہ کو حاصل کرتے ہیں۔ اس جگہ نہ تو سورج کو نہ چاند کو اور نہ آگ کو روشنی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں جانے کے بعد پھر لوٹنا نہیں پڑتا۔ وہ میرا نہایت اعلےٰ درجہ ہے؛

جانداروں میں میرا قدیمی عنصر روح کی شکل میں پرکرتی کی بنی چھ اندریوں اور من کو کشش کرتا ہے۔ جب روح جسم کو اختیار کرتی ہے۔ اور چھوڑتی ہے۔ تب جیسے ہوا بُو کو ساتھ لیکر گھوما کرتی ہے۔ ویسے ہی یہ روح بھی اندریوں کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو ساتھ لیکر گھوما کرتی ہے۔ کان - آنکھ - کھال - زبان - ناک اور من انکا سہارا لیکر روح وشیوں کا بھوگ کرتا ہے۔ جہالت میں پڑے ہوئے اگیانی اس صفات والی روح کو چلتے۔ ٹھہرے بہتے اور بھوگتے ہوئے پہچانتے نہیں - گیانی یہ پہچانتے ہیں - ریاضت کش یوگی اپنے اندر رہنے والی اس روح کو پہچانتے ہیں - لیکن جنہوں نے حالت غیر متبدل کی شکل میں یوگ حاصل نہیں کیا ہے - وہ کوشش کرنے پر بھی اسے نہیں پہچانتے ؛

سورج کی جو روشنی دُنیا کو روشن کرتی ہے۔ جو چاند میں ہے جو آگ میں ہے - اس سب کو میرا نور سمجھو - اپنی طاقت کے ذریعے اجسام میں داخل ہو کر میں روحوں کو سہارا دیئے ہوئے ہوں - رس پیدا کرنے والا سوم بن کر کُل دوائیوں کی پرورش کرتا ہوں - جانداروں کے اجسام میں رہ کر ہاضمہ کی آگ بنتا ہوں اور پران اپان ہواوں کو یکساں کر کے چاروں طرح کا اناج ہضم کرتا ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سب دلوں میں میں رہتا ہوں۔ میری وجہ سے ہی حافظہ ہے۔ علم ہے۔ اس کی نیستی ہے۔ سب ویدوں کے ذریعے جاننے لائق میں ہوں۔ ویدانت بھی میں ہوں۔ وید جاننے والا بھی میں ہوں۔ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس دُنیا میں دو شخصیتیں ہیں۔ کھشر اور اکھشر یعنی فانی اور لافانی۔ اِن میں جیو فانی ہیں اور ان میں رہنے والا میں لافانی ہوں۔ اور اس سے آگے اعلیٰ شخصیت ہے وہ پرماتما کہلاتا ہے۔ وہ لافانی ایشور تینوں لوگوں میں داخل ہو کر انکی پرورش کرتا ہے۔ وہ ایشور بھی میں ہی ہوں۔ اس لئے میں کھشر اور اکھشر سے بھی اعلےٰ ہوں۔ اور لوک اور وید میں پرشوتم روپ مشہور ہوں۔ اس طرح جو گیانی مجھے پرشوتم روپ میں پہچانتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور سب خیالات کے ذریعے میری ہی یاد کرتا ہے۔ ہے گناہوں سے بغیر ارجن یہ نہایت پوشیدہ شاستر میں نے تمہیں کہا ہے۔ اسے جان کر انسان دانشمند بنتا ہے۔ اور اپنے قابل پرستش کو پہچانتا ہے۔ پرودا مندر۔ ۱۲ جنوری ۱۹۳۲ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۵

اس ادھیائے میں کھشر (فناہ ہونے والا) اور اکھشر (ناقابل فناہ) سے پرے ایسا اپنا اوتم سروپ بھگوان نے سمجھایا ہے

شری بھگوان نے کہا: جس کی جڑ اوپر ہے۔ جسکی شاخیں نیچے ہیں۔ اور وید جس کے پتے ہیں۔ ایسے لافانی پیپل کے درخت کو عقلمند لوگوں نے بیان کیا ہے۔ اسے جو جانتے ہیں وہ وید کے جاننے والے گیانی ہیں۔ ۱

نوٹ: سنسکرت شو لفظ کے معنی آنے والا کل ہے۔ اس لئے اشوتھ کا مطلب ہے کل تک نہ ٹکنے والا۔ جلدی ناش ہونیوالا سنسار:-

سنسار میں ہر گھڑی تبدیلی ہؤا کرتی ہے۔ اس لئے اسکا نام اشوتھ ہے۔ لیکن ایسی حالت میں وہ سدا رہنے والا ہے۔ اور اس کی جڑ اوپر یعنی ایشور ہے۔ اس لئے وہ لافانی ہے اس میں اگر وید یعنی دھرم کے پاک علم کے پتے نہ ہوں۔ تو اس کی خوبصورتی نہیں رہتی۔ اس طرح سنسار کا ٹھیک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ٹھیک گیان جسے ہو اور جو دھرم کو جاننے والا ہے وہ گیانی ہے
صفات کے چھونے کی وجہ سے بڑھی ہوئی اور وشے کی
کونپلوں والی اس اشوتھ (پیپل) کی ڈالیاں نیچے اوپر پھیلی
ہوئی ہیں اور کرموں میں جکڑنے والی اسکی جڑیں انسانی دُنیا
میں نیچے تک پھیلی ہوئی ہیں۔ ۲

نوٹ:۔ یہ دُنیاوی درخت کا گیانی نظر سے بیان ہے
اسکی اوپر ایشور میں رہنے والی جڑ اگیانی نہیں دیکھ سکتا۔ بلکہ
لذات کی خوبصورتی پر لٹو رہ کر تینوں صفات کے ذریعہ اس
درخت کی پرورش کرتا ہے۔ اور انسانی دُنیا میں کرم کی زنجیروں
میں جکڑا رہتا ہے ؎

اس کی اصلی ماہیت دیکھنے میں نہیں آتی۔ اس کا آخر
نہیں ہے۔ آغاز نہیں ہے۔ بنیاد نہیں ہے۔ خوب گہرائی
تک گئی ہوئی جڑوں والے اس پیپل کے درخت کو بُری
صحبت کے مضبوط ہتھیار سے کاٹ کر انسان کو یہ دعا کرنی
چاہیئے "جس نے قدیمی ترغیب یعنی مایا کو پھیلایا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس آدمی پرش یعنی ہستی اولین کی پناہ میں جاتا ہوں" اور
اس درجہ کی تلاش کرنی چاہیئے۔ کہ جسے حاصل کرنے والے کو
پھر مرنے جلنے کے چکر میں پڑنا نہیں پڑتا۔ ۱۵-۴
نوٹ:- علیحدگی سے مطلب ہے نامل ورتن- ویراگ۔ جبتک انسان وشیوں کے
عدم تعاون یا یہ نامل ورتن نہ کرے۔ اسکی ترغیبات سے دور نہ رہے
تب تک وہ اُن میں پھنستا ہی رہیگا۔ وشیوں کے ساتھ کھیل کھیلنا
اور ان سے اچھوت رہنا یہ ناممکن بات ہے۔ یہ اس شلوک کا مطلب ہو۔
جس نے عزت اور جھوٹی محبت کو چھوڑ دیا ہے۔ جس نے
پھنساوٹ سے پیدا ہونیوالے عیبوں کو دُور کیا ہے۔ جو آتما میں ہمیشہ
محو ہے۔ جسکے وشے شانت ہو گئے ہیں۔ جو سُکھ دُکھ کے جھمیلوں سے
آزاد ہے۔ وہ گیانی لافانی درجہ کو حاصل کرتا ہے۔ ۵
وہاں سورج کو چاند کو یا آگ کو روشنی پھیلانے کا کام
نہیں ہوتا جہاں جانیوالے کو پھر پیدا نہیں ہونا پڑتا۔ وہ میرا اعلیٰ درجہ ہے۔ ۶
میرا ہی قسم ہی جزو جیو لوک میں جیو ہو کر پرکرتی میں وجود
پانچ اندریوں اور من کو گشش کرتا ہے۔ ۷

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(جیو بنا ہوا یہ میرا جزو) البشور جب شریر دھارن کرتا ہے یا
چھوڑتا ہے۔ تب جس طرح ہوا آس پاس کے دائرہ میں سے
بُو لے جاتی ہے۔ ویسے ہی یہ من کے ساتھ اندریوں کو ساتھ لیجاتا ہے۔
اور وہ کان۔ آنکھ۔ کھال۔ زبان۔ ناک اور من کا سہارا
لیکر وشیوں کا استعمال کرتا ہے۔۹

نوٹ:۔ یہاں سے وشے لفظ کا مطلب بُرے شے نہیں ہے بلکہ اُن
اندریوں کے قدرتی کاروبار سے مطلب ہے۔ جیسے آنکھ کا وشے
ہے دیکھنا۔ کان کا سننا۔ زبان کا ذائقہ لینا یہ افعال جب وکار
والے میرا پن کے خیال والے ہوتے ہیں۔ تب بُرے اور
قابل نفرت ٹھہرتے ہیں جب وکار کے بنا یعنی میرا پن کے
چھوڑ کر کئے جاتے ہیں۔ تو وہ بے عیب ہیں۔ بچہ آنکھ سے دیکھتا ہے
یا ہاتھ سے چھوتا ہے لیکن اسمیں کوئی وکار یا برائی کا خیال پیدا
نہیں ہوتا۔ اسلئے مندرجہ ذیل شلوکوں میں کہتے ہیں:۔

جسم کو چھوڑنے یا اسمیں رہنے والے یا صفات کا سہارا
لیکر بھوگنے والے (اس جزوی شکل میں ایشور) کو بیوقوف نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیکھتے۔ لیکن اہل بصیرت گیانی دیکھتے ہیں۔ ۱۰

ریاضت کش یوگی لوگ اپنے آپ میں ٹکے ہوئے (اس ایشور)
کو دیکھتے ہیں جنہوں نے آتما کو پاکیزہ نہیں بنایا ہے ایسے نادان لوگ
کوشش کرتے ہوئے بھی اُسے نہیں پہچان سکتے۔ ۱۱

نوٹ:۔ اسمیں اور نویں ادھیائے میں بدچلن کو جو بات کہی گئی
ہے۔ اسمیں خلاف نہیں ہے۔ نہ کرنیوالی آتما سے مطلب ہے بغیر
بھگتی کے اپنی مرضی سے کام کرنیوالا۔ بدچلن جو حلیمی کے ساتھ
وشواش کرکے ایشور کو یاد کرتا ہے۔ اسکی آتما پاکیزہ ہو جاتی ہے
اور ایشور کو پہچانتا ہے۔ جو یم نیم وغیرہ کی پرواہ نہ کرکے صرف
غور و فکر کے ذریعے ایشور کو پہچاننا چاہتے ہیں۔ وہ قوت
احساس سے خالی رام سے محروم رام کو نہیں پہچانتے ۞

سورج میں موجود روشنی جو ساری دُنیا کو روشن کرتی ہے
اور جو روشنی چاند یا آگ میں موجود ہے۔ وہ میری ہی ہے ایسا جان ۱۲
مٹی میں داخل ہو کر اپنی طاقت سے میں جانداروں کو سہارا
دیتا ہوں اور رس پیدا کرنیوالا چاند بن کر سب جڑی بوٹیوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی پرورش کرتا ہوں۔ ۱۳

جانداروں کے جسم کا سہارا لیکر حرارت عزیزی بن کر سانس کی دو قسم کی ہوا اندر جانے والی اور باہر نکلنے والی کے ذریعہ میں چار قسم کا اناج ہضم کرتا ہوں۔ ۱۴

سب کے دلوں میں حاضر میرے ذریعے یادداشت اور علم اور اس کی نیستی ہوتی ہے۔ سب ویدوں کے ذریعے جاننے لائق میں ہی ہوں۔ ویدوں کا جاننے والا میں ہوں اور ویدانت کا ظاہر کرنیوالا بھی میں ہی ہوں۔ ۱۵

اس دُنیا میں کھشر یعنی فانی اور اکھشر یعنی لافانی ایسی وہ ہستیاں ہیں سبھی بھوت فانی ہیں۔ اور ان میں سمایا ہوا دل کی بات جاننے والا جو ہے۔ اُسے اکھشر (عناصر) لافانی کہتے ہیں۔ ۱۶

اس کے بعد اُتم پرشش دو اور ہے وہ پرماتما کہلاتا ہے۔ یہ نظر نہ آنے والا ایشور تینوں لوک میں داخل ہو کر انکی پرورش کرتا ہے۔ ۱۷

کیونکہ میں فانی سے پرے اور لافانی سے بھی اعلیٰ ہوں۔ اسلئے ویدوں اور دُنیا میں پرشوتم نام سے مشہور ہوں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے بھارت جھوٹی محبت سے خالی ہو کر مجھ پرشوتم کو اس طرح جو جانتا ہے۔ وہ سب جانتا ہے۔ اور مکمل طور پہ میری یاد میں محو رہتا ہے: ۱۹

ہے پاپ سے خالی یہ پوشیدہ سے پوشیدہ علم میں نے تجھے بتلایا ہے۔ ہے بھارت۔ اسے جان کر انسان عقلمند بنے اور اپنی زندگی کامیاب بناوے۔ ۲۰

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اُپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا پرشوتم یوگ نام کا پندرھواں ادھیائے ختم ہوا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سولھواں ادھیائے

دیو اُسر سمپد وبھاگ یوگ

شری بھگوان کہتے ہیں - اب میں تجھے دھرم میں لگانیوالی ادھرم میں پھنسانے والی ترغیبات میں فرق بتاتا ہوں - دہرم کی ترغیب کے متعلق تو پہلے بہت کچھ کہہ چکا ہوں - پھر بھی اس کی تعریف کیے ڈالتا ہوں جسمیں دہرم کی ترغیب ہوتی ہے اسمیں بیخوفی - اندر کی صفائی - گیان سے لگن - اندریوں پر قابو - دان - یگیہ شاستروں کا پڑھنا - تپ - سادگی - کسی کو ایذا نہ پہنچانا - صداقت غصہ نہ ہونا - قربانی - شانتی - کسی کی چغلی نہ کھانا - سب جانداروں پر رحم - لالچ نہ ہونا - نرمی - قواعد کی پابندی - بھڑکتے نہ رہنا - رعب - معاف کر دینا - صبر و استقلال - اندر اور باہر سے بھاری بھر کم - کسی کے ساتھ دھوکا نہ کرنا - غرور کا نہ ہونا - یہ سب ہوتی ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس میں گناہوں کی ترغیب ہوتی ہے۔ اس میں جھوٹی نمائش گھمنڈ۔ غرور۔ غصہ۔ سختی اور جہالت پائی جاتی ہے۔ دھرم کی ترغیب انسان کو نجات کی طرف لیجاتی ہے۔ پاپ کی ترغیب اُسے قید میں ڈالتی ہے۔ ارجن تو تو دھرم کی ترغیب لیکر پیدا ہوا ہے ۔

پاپ کی ترغیب تھوڑے میں کہونگا۔ جس سے لوگ آسانی سے اس کو چھوڑ دیں۔ پاپ کی ترغیب والا یہ نہیں جانتا۔ کہ کس میں من لگاتا ہے۔ اور کس سے علیحدگی اختیار کرتی ہے اُسے صاف ناصاف اور سچ جھوٹ کا گیان نہیں ہوتا۔ اسکے چال چلن کا تو ٹھکانہ ہی کیا۔ اسکے خیال میں دُنیا جھوٹی اور بے بُنیاد ہے دُنیا کا کوئی منتظم نہیں۔ مرد و عورت کا تعلق ہی اس کی دُنیا ہے۔ یعنی اس میں وشے بھوگ کو چھوڑ کر اور کوئی خیال ہی نہیں ہوتا ۔

ایسے رجحان والے کے کام خوفناک ہوتے ہیں۔ وہ کند فہم ہوتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے بُرے خیالات کو پکڑتے رہتے ہیں اور دُنیا کی تباہی کی طرف اُن کا رجحان ہوتا ہے۔ ان کی خواہشات کا خاتمہ ہی نہیں ہوتا۔ وہ جھوٹی نمائش۔ عزت کے خیال اور خودی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں مست رہتے ہیں۔

اِس لئے اِن کے تفکرات کا بھی پار نہیں رہتا۔ انہیں روز نئے نئے بھوگوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ سینکڑوں ہوائی قلعے بناتے ہیں اور اپنی خواہشات کے پورا کرنے کے لئے دھن بٹورنے میں تو وہ انصاف اور بے انصافی میں تمیز کرنا جانتے ہی نہیں۔

آج یہ حاصل کیا۔ کل وہ دوسرا مل جائیگا۔ اس دشمن کو آج مارا۔ کل دوسروں کو مارونگا۔ میرے پاس زر و دولت ہے کامیابی ہے۔ میرے برابر اور دوسرا کون ہے۔ شہرت حاصل کرنے کے لئے یگیہ کروں گا۔ دان دونگا اور موج کروں گا۔ اس طرح من ہی من میں وہ پھولے پھرتے ہیں۔ اور آخر کار موہ جال میں پھنس کر نرک کا دُکھ بھوگتے ہیں۔

یہ آسُری لوگ اپنے گھمنڈ میں رہ کر دوسروں کی بُرائی کر کے ہر جگہ حاضر و ناظر ایشور سے عملی طور پر نفرت کرتے ہیں۔ اور اُس لئے یہ بار بار آسری اجسام میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔

روح کو تباہ کرنے والے اس نرک کے تین دروازے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ شہوت نفسانی۔ غصّہ اور لالچ۔ سب لوگوں کو ان تینوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ انکو چھوڑنے والے بھلائی کی راہ پر چلنے والے ہوتے ہیں۔ اور وہ نہایت اعلےٰ درجہ حاصل کرتے ہیں ؛

جو ازلی اصولوں کی شکل میں شاستر گیان ہے اُسے جو چھوڑ کر اپنی ہی خواہش سے بھوگ میں لگے رہتے ہیں۔ وہ نہ تو خوشی حاصل کرتے ہیں۔ نہ بھلائی کی راہ چلنے سے جو شانتی ملتی ہے۔ اُسے ہی بھوگ سکتے ہیں۔ اس لئے بھلے بُرے کاموں کا فیصلہ کرنے کے لئے تجربکار مہاتماؤں سے اٹل اصول جان لینے چاہئیں اور انکے مطابق ہی عمل اور خیالات بنانے چاہئیں ؛

یرودا مندر

۷ جنوری ۱۹۳۲ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۶

اس ادھیائے میں دیوی اور آسُری سپند کا بیان ہے

شری بھگوان نے کہا:۔

ہے بھارت۔ بیخوفی۔ ضمیر کی پاکیزگی۔ گیان اور یوگ میں یقین دان۔ ضبط۔ یگیہ۔ سوادھیائے۔ تپ۔ سادگی۔ کسی کو ایذا نہ دینا۔ سچائی۔ غصہ نہ کرنا۔ قربانی۔ شانتی۔ چغلخوری نہ کرنا۔ سب جانداروں پر رحم۔ لالچ نہ کرنا۔ نرمی اور مٹھاس۔ حد میں رہنا معاف کر دینا۔ استقلال۔ پاکیزگی۔ کسی کو دھوکا نہ دینا۔ عدم بیقراری۔ بغیر غرور کے ہونا۔ یہ سب صفات اس میں ہوتے ہیں۔ جو دیوی سپند لیکر پیدا ہوا ہے۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔

نوٹ:۔ دم کا مطلب حواس پر ضبط ہے۔ اہیشن کسی کی چغلی نہ کرنے کو کہتے ہیں۔ الولپتا کے معنی حرص کے بغیر ہونا ہے۔ عیاش نہ ہونا ہے۔ تیج کے معنی ہر ایک نیچ رغبت کو دبانے کی زبردست خواہش ہے اور دروہ کے معنی کسی کا بُرا نہ چاہنا یا کرنا ہے۔

پاکھنڈ۔ گھمنڈ۔ غرور۔ غصہ۔ سخت کلامی۔ جہالت آسری سپند۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ادولت بدی) لیکر پیدا ہونیوالے میں یہ سب باتیں ہوتی ہیں ۔ ۴
نوٹ ۔ جو اپنے میں نہیں وہ دکھانا پاکھنڈ یا دمبھ ہے اسی کو
ڈھونگ کہتے ہیں ۔ درپ کے معنی بڑائی یا غرور کا خیال ہے اور
پارُشیہ کے معنی سختی ہے ۔

(دولت نیکی) دیوی سمپند مکتی کے دینے والی اور اُسری سمپند
زنجیر میں جکڑنے والی مانی گئی ہے ہے پانڈو ا ارجن انتو دکھ مت
کر ۔ تو دیوی سمپند لے کر پیدا ہوا ہے ۔ ۵

اس دنیا میں دو طرح کی خلقت ہے نیک (دیوی) بد
(اُسری) نیک کا مفصل بیان کیا ہے ۔ اب بد اُسری کا سُن ۔ ۶

آسُر یا بد اکش لوگ کرنے لائق کیا ہے اور نہ کرنے لائق کیا
یہ نہیں جانتے ۔ اُسی طرح نہ انہیں پاکیزگی کا نہ چال چلن کا اور
سچائی کا احساس ہوتا ہے ۔ ۷

وہ کہتے ہیں ۔ دُنیا جھوٹی ہے ۔ اسکا کوئی سہارا نہیں نہ ہی
کوئی ایشور ہے ۔ صرف نر مادہ کے ملنے سے بنی ہے ۔ اس میں
سوائے عیاشی کے اور کیا وجہ ہو سکتی ہے ۔ ۸

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ڈراؤنے کام کرنے والے کند فہم برے لوگ اس رائے سے منتفق خلقت کے دشمن اسکے فناہ کرنے کے لئے پڑھتے ہیں۔ ۹

شانت نہ ہونیوالی خواہشات سے بھرا ہوا۔ پاکھنڈی هنکبر مستی میں اندھا ہوا ہوا نامبارک فیصلے والا جہالت کی وجہ سے بُری خواہشات میں پڑکر برائیوں میں پھنس جاتا ہے۔ ۱۰

تاقیامت ختم نہ ہونیوالا بے پایاں تفکرات کا سہارا لیکر عیاش آدمی جو عیش وعشرت اور لذات ہی سب کچھ ہیں۔ ایسا مان لیتا ہے۔ اور سینکڑوں امیدوں کے دام میں پھنسا ہوا شہوت پرست۔ غصے والا۔ لذات حاصل کرنے کے لئے بے انصافی کے ساتھ دولت جمع کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۱ - ۱۲ -

آج میں نے یہ پایا۔ یہ خواہش اب پوری کروں گا۔ اتنی دولت میرے پاس ہے۔ اتنی اور میری ہو جاویگی۔ اس دشمن کو تو مار لیا۔ دوسرے کو بھی ماروں گا۔ میں سب چیزوں کا مالک ہوں۔ سب عیش وعشرت کے سامان موجود ہیں۔ جو چاہوں وہ کر سکتا ہوں۔ طاقتور ہوں سبھی راحتیں مجھے میسر ہیں میں قبال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوں۔ خاندانی ہوں۔ میرے برابر دوسرا کون ہے۔ میں یگیہ کرونگا۔ دان دونگا۔ آنند لوٹونگا۔ ایسا جہالت سے اندھے ہوئے ہوئے لوگ مانتے ہیں اور بیشمار توہمات میں پھنسے ہوئے جھوٹی محبت کے جال میں پڑے ہوئے۔ لذات کے حاصل کرنے میں مست ہوئے ہوئے پھر جہنم میں گرتے ہیں۔ ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶

اپنے کو بڑا ماننے والے اکڑخاں دولت اور عزت کے نشہ میں پھنسے ہوئے یہ لوگ نمائشی اور بے قاعدہ برائے نام ہی یگیہ کرتے ہیں ۱۷

اہنکار۔ طاقت۔ گھمنڈ۔ شہوت اور غصے کا سہارا لیکر چغلی کھانے والے اور ان میں اور دوسروں میں رہنے والا جو میں ہوں اس سے نفرت کرنے والے ہیں۔ ۱۸

ان نیچ۔ دشمنی کرنے والوں۔ دوسروں کو بے فائدہ ستانے والوں اور گرے ہوئے انسانوں کو میں اس دنیا کے نہایت ہی برے اجسام میں ہی بار بار ڈالتا ہوں۔ ۱۹

ہے کنتی کے پتر کئی جنم تک برے اجسام پاکر اور مجھے نہ حاصل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرکے یہ نادان لوگ اس سے بُری حالت کو پہنچتے ہیں۔ ۲۰

آتما کا ناش کرنیوالا دوزخ کا یہ تین قسم کا دروازہ ہے شہوت۔ غصہ اور لالچ۔ اس لئے انسان کو ان تینوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ ۲۱

ہے کنتی کے پُتر۔ اس تین قسم کے دوزخ کے دروازے سے دُور رہنے والا آدمی آتما کی بھلائی کے کام کرتا ہے اور اس سے پرم گتی کو پاتا ہے۔ ۲۲

جو انسان شاستر کے بتائے راستے کو چھوڑ کر من مانے طور پر عیش و عشرت میں محو ہو جاتا ہے۔ وہ نہ کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ نہ راحت حاصل کرتا ہے۔ اور نہ مکتی ہی پاتا ہے۔ ۲۳

نوٹ:۔ شاستر کے راستے کا مطلب مذہبی مانے جانے والی کتابوں میں بتلائے ہوئے بیشمار کام نہیں بلکہ خدا رسیدہ عالم باعمل بزرگوں کا دکھایا ہؤا خود ضبطی کا راستہ ہے۔

اس لئے بھلے اور بُرے کام کا فیصلہ کرنے میں شاستر کی بات فیصلہ کُن مانی چاہیئے۔ شاستر کا راستہ کیا ہے۔ یہ جان کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہاں تجھے کرنا مناسب ہے۔ ۲۴

نوٹ۔ جو اوپر بتلایا جا چکا ہے۔ وہی مطلب شاستر کا یہاں بھی ہے۔ سب کو اپنے اپنے قواعد بنا کر من مانی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ دھرم کے پوری طرح جاننے والے کی بات کو ہی سچا ماننا چاہیئے۔ یہ اس شلوک کا مطلب ہے ؛

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اُپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا دیوا اُسر سپند وبھاگ نام کا سولھواں ادھیائے ختم ہوا ؛

غلامی کا انسداد

از مہرشی ٹالسٹائی

غلامی کسے کہتے ہیں اس کے اسباب سوشلزم۔ انار کی حُب الوطنی اور مزدوروں کی اندوہناک داستان اس پیرایہ میں بیان کی گئی ہے۔ کہ پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں قیمت ۱ر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سترھواں ادھیائے

شردھا ترے وبھاگ یوگ

ارجن پوچھتے ہیں۔ جو ظاہر آداب وقواعد کو چھوڑ کر لیکن شردھا کے ساتھ خدمت کرتے ہیں۔ انکی کیا حالت ہوتی ہے۔ بھگوان جواب دیتے ہیں۔ شردھا تین طرح کی ہوتی ہے ستیا تو ک راجسی اور تامسی۔ جیسے جسکی شردھا ہوتی ہے۔ ویسے وہ بنتا ہے۔ ساتوک لوگ دیوتاؤں کی۔ راجس یکھشں، راکھششوں کی اور تامس بھوت پریت کی پرستش کرتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں جانا جاسکتا۔ کہ کس کی شردھا کیسی ہے۔ اس کے لئے یہ معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ اسکی خوراک کیسی ہے۔ تپ کیسا ہے۔ دان کیسا ہے یگیہ کیسا ہے؟ اور ان سب کی بھی تین قسمیں ہیں۔ وہ بھی کہے دیتا ہوں :-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس خوراک سے عمر - پاکیزگی - طاقت تندرستی - خوشی اور
پھرتی بڑھتی ہے - وہ ساتوک ہے - جو تیز کھٹی - چٹ پٹی اور گرم
ہوتی ہے - وہ راجس ہے - اور اس سے دُکھ اور بیماریاں پیدا
ہوتی ہیں جو پکا ہوا باسی کھانا ہے - جو بدبودار - جوٹھا اور کسی
طرح سے ناپاک ہوتا ہے اُسے تامس سمجھو

جس یگیہ کے کرنے میں پھل کی خواہش نہیں - جو فرض
کی ادائیگی کے خیال سے اس میں محو ہو کر کیا جائے وہ ساتوک
ہے جس میں پھل کی آشا ہے - اور نمائش کا بھی خیال ہے -
اُسے راجس یگیہ سمجھو - جس میں کوئی قاعدہ نہیں کچھ پیدا نہیں
کوئی منتر نہیں کوئی قربانی نہیں وہ یگیہ تامسی ہے

جس میں مہاتماؤں کی پوجا ہے پاکیزگی ہے برہمچریہ ہے
دوسروں کو دُکھ نہ دیا جائے - وہ جسمانی تپ ہے - صداقت سے
بھرپور پیارے بھلا کرنیوالے بچن اور دھرم گرنتھوں کا پڑھنا
زبان کا تپ ہے - من کی خوشی - شانتی - خاموشی - من کو قابو
میں رکھنا - نیک خیالات یہ من کا تپ ہے جو غیر متبدل خیال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے پھل کی خواہش چھوڑ کر اس طرح کا جسمانی - زبانی یا مانسک تپ کرتا ہے - اس کا تپ ستوک کہلاتا ہے - جو تپ عزت کے خیال سے نمائشی طور پر کیا جاوے - جس سے جسم میں رہنے والی روح کو بے فائدہ تکلیف ہو وہ تپ تامسی ہے ٭

دینا چاہیئے - اس لئے پھل کی خواہش کے بغیر دیش کال پاتر دیکھ کر دیا ہوا دان ساتوک ہے - جس میں بدلے کی امید اور جب دیتے ہوئے جھجک ہوتی ہے - وہ دان راجسی ہے دیش کال وغیرہ کا خیال کئے بغیر نرادر یا بے عزتی سے دیا ہوا دان تامسی ہے ٭

ویدوں میں برہما کا ذکر "اوم تت سَت" روپ میں کیا ہے اس لئے شردھالو لوگ یگیہ - دان - تپ وغیرہ یہ بول کر کیا کریں اوم یعنی ایک حرفی برہم - تت یعنی وہ - سَت یعنی ستیہ سروپ کلیان سروپ ہے - یعنی ایشور ایک ہے - وہی ہے وہی ستیہ ہے - وہی کلیان کرنیوالا ہے - جو اس طرح کا خیال رکھ کر عقل خدا داد سے یگیہ وغیرہ کرتا ہے - اس کی شردھا ساتوکی ہے اور وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ظاہری قواعد کو جانتے ہوئے یا نہ جانتے ہوئے بھی خدا کے نام پر اس سمجھ سے قواعد کے برخلاف بھی کچھ کرتا ہے۔ تو وہ بھی بے گناہ ہے۔ لیکن جو کرم نذرِ خدا اِس سمجھ سے نہیں کئے جاتے۔ وہ شردھا کے بغیر مانے جاتے ہیں اور اِس لئے اسیت ہیں۔

پروواسندر

۱۴ ار فروری ۱۹۴۲ء

راجا پرجا

از مہرشی ٹالسٹائی

اس میں زمین اور مزدوری لگان زمین اور جائداد کے قوانین۔ غلامی کی وجوہات۔ قوانین گورنمنٹ کیا چیز ہے۔ کے امورات پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱۰ ار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۷

شاستر یعنی بزرگوں کے چال چلن قابل تقلید ماننا چاہیئے۔ یہ سن کر ارجن کو شک ہوا کہ جو بزرگوں کے چال چلن کی تقلید نہ کر سکے۔ لیکن شردھا سے کام کرے۔ اس کی کیسی حالت ہوتی ہے۔ اس کا جواب دینے کی اس ادھیائے میں کوشش کی گئی ہے۔ لیکن بزرگوں کی تقلید کا چراغ رہ چھوڑنے سے شردھا میں کئی خطرات کا امکان بتلا کر بھگوان نے سنتوکھ مانا ہے اور اس لئے شردھا اور اس کے سہارے پر کئے جانے والے یگیہ۔ تپ۔ دان وغیرہ کے صفات کے مطابق تین حصے کر کے کہا ہیں اور اوم تت ست کی بزرگی کے گیت گائے ہیں۔

ارجن نے کہا:۔

ہے ارجن۔ شاستر کے احکام یعنی بزرگوں کے کلام کی تقلید کی پرواہ نہ کر کے جو صرف شردھا سے ہی پوجا وغیرہ کرتے ہیں انکی حالت کیسی ہوتی ہے۔ ساتوک۔ راجسی یا تامسی۔ ۱

شری بھگوان نے کہا:۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انسان میں فطرتاً تین قسم کی شردھا یعنی سانوکی، راجسی اور پھر تامسی ہوتی ہے یہ تو سُن ۔ ۲

ہے بھارت سب کی شردھا اپنی عادات کے مطابق ہوتی ہے ۔ آدمی کو کچھ نہ کچھ شردھا تو ہوتی ہے جیسے اسکی شردھا ہوتی ہے ۔ ویسے وہ ہوتا ہے ۔ ۳

ساتوک لوگ دیوتاؤں کو یاد کرتے ہیں ۔ راجسی یکھشنوں اور راکھشنوں کا خیال کرتے ہیں اور تامسی لوگ بھوت پریت وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں ۴

پاکھنڈ اور غرور والے شہوت اور محبت کی طاقت سے کشش کئے گئے ۔ جو لوگ شاستر کے احکام کے برخلاف بڑا تپ کرتے ہیں ۔ وہ نادان لوگ جسم میں موجود عناصر خمسہ (پانچ بھوتوں) اور دل میں رہنے والے مجھ کو بھی تکلیف پہنچاتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کو آسُری نشچے والا ابدی میں یقین رکھے ہوئے جان ۔ ۵ ۔ ۶

خوراک بھی تین طرح سے پیاری لگتی ہے اس طرح یگیہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تپ اور دان اِکھی تین قسم سے پیارا ہوتا ہے، اسکی یہ تقسیم تو سُن ۶

عمر ۔ نیکی ۔ طاقت ۔ صحت ۔ خوشی اور خواہش بڑھانے والے رس دار ۔ چکنے ۔ طاقت دینے والے اور دل پسند کھانے ساتوک لوگوں کو اچھے لگتے ہیں ۔ ۸

تیز ۔ کھٹے ۔ کھاری ۔ بہت گرم ۔ چٹ پٹے ۔ روکھے ۔ جلن پیدا کرنے والے کھانے راجسی لوگوں کو پیارے ہوتے ہیں اور وہ رنج افسوس اور بیماری پیدا کرنے والے ہوتے ہیں ۔ ۹

پھر بھر پڑا ہوا ۔ بے ذائقہ ۔ بدبودار ۔ باسی ۔ جھوٹھا اور ناپاک کھانا تامس لوگوں کو اچھا لگتا ہے ۔ ۱۰

جس میں معاوضے کی خواہش نہیں ہوتی جو حسب قاعدہ اپنا فرض سمجھ کر دل لگا کر جو یگیہ ہوتا ہے وہ یگیہ ساتوک ہے ۱۱

ہے بھرت کے خاندان میں اعلےٰ جو معاوضے کے لئے اور پاکھنڈ سے کیا جاتا ہے ۔ اس یگیہ کو راجسی جان ۔ ۱۲

جس کا کوئی قاعدہ نہیں ہے ۔ اناج کی پیدائش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہیں ہے۔ منتر نہیں ہے۔ قربانی نہیں ہے۔ شردھا نہیں ہے
اس یگیہ کو عقلمند لوگ تامس یگیہ کہتے ہیں۔ ۱۳

دیوتا۔ برہمن۔ گورو اور گیانی کی پوجا۔ صفائی۔ سادگی
برہمچریہ۔ کسی کو ایذا نہ پہنچانا۔ جسمانی ریاضت (تپ)
کہلاتی ہے۔ ۱۴

کسی کے دل کو نہ دُکھاوے۔ ایسی سچی اور پیاری
اور دوسروں کا فائدہ پہنچانے والی۔ نیز دھرم پُستکوں کا
پڑھنا یہ زبانی کا تپ (دریافت) کہلاتا ہے؛

من کی خوشی۔ شانتی۔ خاموشی۔ خود ضبطی۔ خیالات کی
پاکیزگی یہ من کا تپ کہلاتا ہے؛

سب میں یکساں نظر رکھنے والے انسان جب معاوضے
کی خواہش چھوڑ کر بڑی شردھا کے ساتھ یہ تینوں قسم کا تپ
کرتے ہیں۔ تب عقلمند لوگ اُسے ساتوک تپ کہتے ہیں۔ ۱۷

جو عزت بڑائی اور پوجا کے لئے نمائشی طور پر ہوتا ہے
وہ غیر مستقل اور غیر یقینی تپ راجس کہلاتا ہے؛ ۱۸

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو تپ تکلیف اُٹھا کر ہٹ دھرمی سے یا دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے ہوتا ہے وہ تامس تپ کہلاتا ہے۔ ۱۹

دینا چاہیے ایسا سمجھ کر معاوضہ کی خواہش کے بغیر جگہ وقت اور قابلیت جانچ کر جو دان کیا جاتا ہے۔ وہ ساتوک دان کہا گیا ہے۔ ۲۰

جو دان معاوضہ لینے کے لئے یا کسی اور نتیجے کا خیال کرکے اور دُکھ کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ وہ راجسی دان کہا گیا ہے۔ ۲۱

جگہ وقت اور قابلیت کا خیال کئے بغیر عزت کے بغیر اور بے عزتی کے ساتھ جو دان دیا جاوے۔ وہ تامسی کہلاتا ہے۔ ۲۲

برہما کا بیان اوم۔ تت۔ ست۔ ست اس طرح تین طرح سے کیا گیا ہے۔ اور اس کے ذریعہ زمانہ قدیم میں برہمن وید اور یگیہ بنائے گئے۔ ۲۳

اس لئے برہم وادی اوم کا ورد کرکے دان اور تپ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے کرم قاعدے کے مطابق کرتے ہیں۔ ۲۴

اور طالبانِ نجات تت کا ورد کر کے پھل کی امید رکھے بغیر یگیہ۔ تپ اور دان وغیرہ کئی قسم کے کام کرتے ہیں۔ ۲۵

صداقت اور بھلائی کے لئے ست لفظ کا استعمال ہوتا ہے اور ہے پارتھ بھلے کاموں میں بھی ست کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ ۲۶

یگیہ۔ تپ اور دان میں استقلال کو بھی ست کہتے ہیں تت کے لئے ہی کرم ہے۔ ایسا ارادہ بھی ست کہلاتا ہے۔ ۲۷

ضوط:۔ مندرجہ بالا تینوں شلوکوں کا مطلب یہ ہؤا کہ ہر ایک کام نذرِ خدا کر کے ہی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اوم ہی ست ہے۔ سچ ہے اسکی نذر کیا ہؤا کرم پار آور ہوتا ہے ہے پارتھ جو یگیہ۔ دان۔ تپ یا دوسرا کام شردھا کے بغیر ہوتا ہے۔ وہ است کہلاتا ہے۔ وہ تو نہ یہاں کے کام کا ہے اور نہ پرلوک کے کام کا۔ ۲۸

اوم تت ست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اُپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا شردھا ترے وبھاگ یوگ نام کا سترھواں ادھیائے ختم ہوا ۞

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اٹھارھواں ادھیائے

سنیاس یوگ

پچھلے سترھویں ادھیائے کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد ارجن کے من میں اور بھی شک رہ جاتا ہے۔ کیونکہ گیتا کا سنیاس اُسے موجودہ سنیاس سے علیحدہ معلوم ہوتا ہے۔ تیاگ اور سنیاس میں دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اس شک کو رفع کرتے ہوئے بھگوان اس آخری ادھیائے میں گیتا کی تعلیم کا نچوڑ دے دیتے ہیں۔ کئی ایک کرم خواہشات سے بھرپور ہوتے ہیں۔ کئی طرح کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے انسان کوشش کرتے ہیں۔ وہ خواہش کام ہیں۔ دوسرے ضروری اور قدرتی کرم ہیں۔ جیسے سانس لینا جسم کی حفاظت کے لئے جتنا ضروری ہو۔ اتنا ہی کھانا۔ پینا۔ پہننا۔ سونا۔ بیٹھنا وغیرہ۔ تیسرے کرم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حصول نجات کے لئے کرم ہیں ان میں سے خواہش کو چھوڑ دینا گیتا کا سنیاس ہے اور سبھی کرموں کا پھل تیاگ گیتا کی نظر میں قابل عزت تیاگ ہے ؎

یہ چاہے کہا جائے۔ کہ سبھی کرموں میں تھوڑی بہت بُرائی تو رہتی ہے۔ پھر بھی یگیہ یعنی رفاہ عام کے کام کے لئے کئے گئے کاموں کا تیاگ نہیں کیا جاتا۔ یگیہ میں دان اور تپ ملے رہتے ہیں لیکن پرمارتھ میں بھی کھنسا وٹ موہ نہ ہونا چاہیئے۔ نہیں تو اسمیں برائی گھس جانے کا امکان ہے ؎

موہ کے بس کرم کا تیاگ کرنا تامسی تیاگ ہے جسم کو تکلیف ہوگی۔ یہ سمجھ کر کیا گیا تیاگ راجسی ہے لیکن جو خدمت کا کام پھل کا خواہش نہ رکھ کر اور کرنا چاہیئے۔ اسی لئے ایسے خیال سے کیا جاتا ہے۔ وہ سچا ساتوک تیاگ ہے۔ یعنی اس تیاگ میں سبھی کرموں کا تیاگ نہیں ہے۔ بلکہ فرض کی ادائیگی کے لئے کئے ہوئے کام کے پھل کا تیاگ ہے اور دوسرے یعنی خواہش کرموں کا تو تیاگ ہے ہی۔ ایسے تیاگی کے دل میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شکوک اُٹھتے ہی نہیں - اس کا خیال پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ آسانی یا مشکل کا خیال نہیں کرتا ؛

جو کرموں کے پھل کا تیاگ نہیں کرتے - اُنہیں تو اچھے بُرے پھل بھوگنے ہی پڑتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قید میں رہا کرتے ہیں - جس نے پھل تیاگ کیا ہے وہ قید سے آزاد ہوتا ہے ؛

اور کرم کی محبت کیا ؟ یہ تکبر کہ میں کرتا ہوں - جھوٹا ہے

سبھی کاموں کی کامیابی کے لئے پانچ وجوہات ہوتی ہیں جگہ - فاعل - ذریعہ عمل اور ان سب کے ہوتے ہوئے بھی آخری قسمت ؛

یہ سمجھ کر انسان کو غرور چھوڑ دینا چاہیئے - اور جو خودی کو چھوڑ کر کرم کرتا ہے - اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے - کہ وہ جو کچھ کرتا ہے - وہ کرتے ہوئے بھی نہیں کرتا - کیونکہ وہ کرم اسے جکڑتا نہیں - ایسے منکسر مزاج ناچیز بنے ہوئے انسان کے متعلق کہا جا سکتا ہے - کہ وہ مارتے ہوئے بھی نہیں مارتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ کوئی بھی انسان ناچیز ہو کر کبھی مردم آزاری کرے اور بے لگاڈ رہے۔ کیونکہ منکسر مزاج آدمی دوسروں کو ایذا پہنچانے کا مطلب ہی نہیں رہتا۔

کرم کی ترغیب میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔ گیان یعنی علم جاننے لائق اور جاننے ہارا۔

اِن کے تین انگ ہوتے ہیں۔ اندریاں فعل اور فاعل کیا کرتا ہے۔ یہ جاننے لائق ہے۔ اس کا طریقہ گیان ہے اور اُسے جاننے والا پری گیتا یعنی جاننے ہارا ہے۔

اس طرح ترغیب ہونے کے بعد جو کرم ہوتے ہیں اِن میں اندریاں موجب ہوتی ہیں جو کرتا ہے۔ وہ فعل ہے اور اُسے کرنے والا فاعل ہے۔ اس طرح سے عمل کی پیدائش ہوتی ہے۔ جس سے ہم سب جانداروں میں ایک ہی خیال سے دیکھیں یعنی سب کچھ علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتے ہوئے بھی عمیق غور و فکر سے ایک ہی لگے۔ وہ ساتوک گیان ہے۔

اس کے برخلاف جو الگ الگ نظر آتا ہے وہ الگ،

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہی معلوم ہو تو وہ راجس گیان ہے۔ اور جہاں کچھ پتہ ہی نہیں چلتا اور سب کچھ بلا وجہ ملاوٹ والا یا کچھڑی معلوم ہوتا ہے۔ وہ تامس گیان ہے؛

گیان کی طرح کرم کی تقسیم کی جا سکتی ہے۔ جہاں پھل کی خواہش نہیں محبت اور نفرت نہیں۔ وہ کرم ساتوک ہے جہاں بھوگ کی خواہش ہے۔ میں کرتا ہوں ایسا غرور ہے اور اور اسی وجہ سے اندھا دھند ہے۔ وہ راجسی کرم ہے جہاں نہ نتیجے کا نہ نقصان کا نہ کسی کو دُکھ دینے کا اور نہ طاقت کا خیال ہے اور جو جہالت سے کیا جاتا ہے۔ وہ تامس ہے؛

کرم کی طرح کرتا کو بھی تین طرح کا سمجھو۔ اگرچہ کرم کو پہچاننے کے بعد کرتا کو پہچاننے میں مشکل ہو ہی نہیں سکتی۔ ساتوک کرتا وہ ہے جسے راگ نہیں خودی نہیں اور پھر بھی جس میں مضبوطی ہے جرأت ہے۔ اور اس پر بھی جسے بھلے بُرے پھل کے لئے رنج و راحت نہیں۔ راجس کرتا میں راگ ہوتا ہے۔ لوبھ ہوتا ہے خوشی غمی تو ہوتی ہی ہے۔ تو پھر کرم پھل کی خواہش کی تو بات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہی کیا ؟ اور جو بد انتظام ہیں۔ سست ہیں۔ ضدی ہیں۔
خراب ہیں۔ کاہل ہیں۔ مختصراً تنزیت یافتہ ہیں۔ وہ تامس
کرتا ہیں ۞

عقل حوصلہ اور سُکھ کی بھی علیحدہ علیحدہ قسموں کو جان
لینا اچھا ہے۔

ساتوک عقل۔ رحجان۔ نفرت۔ بگاڑنا۔ بنانا۔ خوف بیخوفی
قید۔ آزادی وغیرہ میں اچھی طرح تمیز کرتی اور جانتی
ہے۔ راجسی بدھی یہ تمیز کرتی تو ہے۔ لیکن اکثر جھوٹی اور اُلٹی
تمیز کرتی ہے۔ اور تامسی عقل تو دھرم کو ادھرم مانتی اور
سب کچھ اُلٹا ہی دیکھتی ہے ۞

حوصلہ یعنی استقلال کسی بھی چیز کو حاصل کرکے اس
پر ڈٹے رہنے کی طاقت۔ یہ طاقت کم و بیش مقدار میں سب
میں ہے۔ اگر نہ ہو۔ تو دنیا ایک پل بھر بھی قائم نہ رہ سکے۔ تو
جس میں من پران اور اندریوں کے فعل میں یکسانیت ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

برابری ہے۔ پکا یقین ہے وہ دھیرج ہے۔ جس کے ذریعے

پاپ نہ ہو۔ کیونکہ اس میں نشکامنا کی حفاظت ہوتی ہے۔ دوسرے کی چیز کی خواہش کرنے میں ہی کامنا آجاتی ہے۔ نہیں تو جس طرح سب جگہ آگ میں دھواں ہے۔ اُسی طرح سب کرموں میں بُرائی تو ہے ہی لیکن سوبھاؤ سے حاصل شدہ کرم پھل کی خواہش کے بغیر کیا جاتے۔ تو کرم کا دوش نہیں لگتا۔

اور اسی طرح جو اپنے دھرم کا پالن کرتے ہوئے جو پاکیزہ بنا ہے جس نے من کو بس میں رکھا ہوا ہے جس نے پانچوں وشیوں کا تیاگ کیا ہے۔ جس نے محبت اور نفرت کو جیت لیا ہے۔ جو گوشہ نشین یعنی دھیان میں محو رہ سکتا ہے۔ جو تھوڑا کھا کر من بچن اور جسم کو اپنے بس میں رکھتا ہے۔ نِیتو نتر الیشور کے دھیان میں لگا رہتا ہے۔ جس نے خودی۔ کام۔ کرودھ۔ ضرورت سے زیادہ زر و دولت وغیرہ فراہم کرنا چھوڑ دیا ہے۔ وہ شانت یوگی برہم بھاؤ کو پانے لائق ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایسا انسان سب کے ساتھ برابری کے خیال سے برتاؤ کرتا ہے

انسان دھرم ارتھ اور کام کو بھیدا وٹ کے ساتھ اختیار کرتا ہے۔ وہ دھیرتی یا دھیرج راجسی ہے۔ جو دھیرج انسان کو نیند۔ خوف۔ رنج۔ مایوسی۔ تکبر وغیرہ چھوڑنے نہیں دیتی وہ تامسی ہے ؛

ساتوک سُکھ وہ ہے جس میں دُکھ کا احساس نہیں جو آغاز میں چاہے زہر کی طرح معلوم ہو۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ انجام میں وہی امرت کی طرح ہوگا جس میں آتما خوش رہتی ہے۔ وشے بھوگ میں جو شروع میں میٹھا معلوم ہوتا ہے لیکن بعد میں زہر سا بن جاتا ہے۔ وہ راجس سُکھ ہے اور جس میں صرف بیہوشی سُستی اور نیند ہی رہتے ہیں۔ وہ تامس سُکھ ہے ؛

اس طرح ہر ایک چیز کے تین حصّے کئے جا سکتے ہیں۔ برہمن وغیرہ چاروں ذاتیں بھی تین صفات کی کمی بیشی کیوجہ سے بنی ہیں۔ برہمن کے کرم ہیں شانتی۔ اندریوں کو قابو میں رکھنا تپ صفائی۔ معاف کر دینا۔ سیدھا پن۔ گیان۔ احساس اور ایشور میں وشواس ہونا چاہیئے۔ کھشتری میں بہادری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رعب ۔ حوصلہ ۔ چالاکی ۔ لڑائی میں پیچھے نہ ہٹنا ۔ دان ۔ انتظام سلطنت کی طاقت ہونی چاہیئے ۔ کھیتی ۔ گئو رکھشا ۔ تجارت دیش کا اور خدمت شودر کا کام ہے ۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک دوسرے کی صفات ایک دوسرے میں ہوتی ہی نہ ہو ۔ یا ان صفات کو بڑھانے کا ایک دوسرے کا حق ہی نہ ہو ۔ بلکہ اوپر دئے گئے صفات یا کرم کے مطابق اِس اِس ذات کی پہچان کی جا سکتی ہے ۔ اگر ہر ایک ذات کے صفات اور کرموں کو پہچانا جائے ۔ تو ایک دوسرے کے بیچ میں نفرت کا خیال پیدا نہ ہو اور نہ ہی نقصان پہنچانے والی حسد ہی پیدا ہو ۔ یہاں اونچے نیچے کے خیال کو جگہ نہیں ۔ لیکن اگر سب اپنے سوبھاؤ کے مطابق نشکام بھاؤ سے اپنے کرم کیا کریں ۔ تو وہ اُن اُن کرموں کو کر کے نجات کے حقدار بنتے ہیں ۔ اس لئے کہا بھی ہے ۔ کہ دوسرے کا دھرم چاہے ۔ آسان معلوم ہوتا ہو اور اپنا دھرم خشک اور بیکار جان پڑتا ہو ۔ تو بھی اپنا دھرم اچھا ہے کیونکہ سوبھاؤ سے پیدا شدہ کرم یعنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور شادی غمی نہیں کرتا۔ ایسا بھگت ایشور تتو کو ٹھیک ٹھیک پہچانتا ہے۔ اور ایشور میں محو رہتا ہے۔ اس طرح جو ایشور کا سہارا پکڑتا ہے۔ وہ امرت پد حاصل کرتا ہے۔ اس لئے بھگوان کہتے ہیں۔ کہ سب کچھ میری نذر کر۔ مجھ میں من لگا۔ اور خوب سوچ وچار کر مجھ میں چیت پڑو دے۔ ایسا کرے گا تو ساری الجھنوں سے پار ہو جائے گا۔ لیکن اگر خودی کا خیال نہ رکھ کر میری بات نہ سُنے گا۔ تو ناش کو پراپت ہوگا مطلب کی بات تو یہ ہے۔ کہ سب بکھیڑوں کو چھوڑ کر میرا ہی دامن پکڑ جس سے تو پاپ سے چھوٹ جائے گا۔ جو تپ نہیں کرتا۔ بھگت نہیں جسے سننے کی خواہش نہیں ہے۔ اور جو مجھ سے الگ رہنا چاہتا ہے۔ اُسے یہ گیان نہ بتلانا۔ لیکن یہ نہایت پوشیدہ علم جو میرے بھگتوں کو دے گا۔ وہ میری بھگتی کرنے کی وجہ سے ضرور مجھے حاصل کرے گا۔

آخر میں سنجے دھرت راشٹر سے کہتا ہے:۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جہاں یوگیشور کرشن جی ہیں جہاں دھنش دھاری

ارجن ہے۔ وہاں دھن دولت ہے۔ فتح ہے سب سامان ہیں
اور مضبوط اخلاق ہے ؂

یہاں کرشن کو یوگیشور لفظ سے موصوف کیا ہے جس
سے اس کا ہر زمانے کے لئے مطابق پاکیزہ گیان ہونا ہے
اور دھنردھاری ارجن کہکر یہ بات بتائی گئی ہے۔ کہ جہاں
ایسا گیان کے مطابق آزمودہ عمل ہے۔ وہاں اعلےٰ اخلاق
کے مطابق دلی خواہش حاصل ہوتی ہے ؂

بڑودا امندر
۱۲ر فروری ۱۹۳۲ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۸

یہ ادھیائے نتیجہ کی شکل میں مانا جا سکتا ہے۔ اس کا اور ساری گیتا کا ہی مول منتر یہ کہا جا سکتا ہے "سب دھرموں کو چھوڑ کر میری پناہ لے۔ یہ سچا سنیاس ہے لیکن سب دھرموں کے تیاگ سے مطلب سب کاموں کا تیاگ نہیں ہے۔ پروپکار کے کاموں میں بھی جو سب سے اعلیٰ ہوں انہیں ایشور کی بھینٹ کرنا اور معاوضہ کی خواہش کا چھوڑ دینا یہ پورا تیاگ یا سنیاس ہے۔

ارجن نے کہا:۔

ہے لمبے لمبے بازوؤں والے رشی کیش۔ ہے کیشی کے قاتل سنیاس اور تیاگ کا الگ الگ بھید میں جاننا چاہتا ہوں۔ ۱ شری بھگوان نے کہا:۔

قابل خواہش۔ خواہشات کے پیدا ہوئے کاموں کے تیاگ کا گیانی سنیاس کے نام سے جانتے ہیں۔ کل کاموں کے معاوضہ کے خیال چھوڑ دینے کا عقلمند آدمی تیاگ کہتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں ۔ ۲

بیشمار غور وفکر کرنیوالے انسان کہتے ہیں۔ کہ سبھی
کام جن میں بُرائی کی آمیزش ہو۔ چھوڑ دینے چاہئیں دوسرے
لوگ کہتے ہیں۔ کہ یگیہ۔ دان اور تپ کے کام چھوڑنے لائق
نہیں ہیں ۔ ۳

ہے ارجن۔ اس تیاگ کے متعلق میرا فیصلہ سُن ہے
بہادر انسان تیاگ تین طرح کا بیان کیا گیا ہے ۔ ۴

یگیہ دان اور تپ کے کام چھوڑنے لائق نہیں بلکہ
کرنے کے لئے ہیں۔ یگیہ۔ دان اور تپ باتمیز انسان کو
پاکیزہ کرنے والے ہیں ۵

ہے پارتھ۔ یہ کام بھی پھنساؤ اور معاوضہ کے خیال
کو چھوڑ کر ہی کرنے چاہئیں۔ ایسا میرا سنجتہ اور اعلیٰ مقصد
ہے ۔ ۶

مقررہ کام کا چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے دھوکے
میں پڑ کر اس کو چھوڑ دیا جائے تو وہ قربانی تامسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سمجھی جاتی ہے۔ ۷

رنجیدہ اور جسمانی تکلیف کے ڈر سے جو کام چھوڑا جاتا ہے۔ وہ راجسی قربانی ہے۔ اور اس سے اُسے قربانی کا پھل نہیں ملتا۔ ۸

ہے ارجن کرنا چاہیئے۔ اس سمجھ سے جو مقررہ کام لگاؤ اور معاوضہ کے خیال کو چھوڑ کر کیا جاتا ہے۔ وہ قربانی ہی سچی قربانی مانی گئی ہے۔ ۹

شک وشبہ سے بالاتر۔ پاکیزہ خیالات والا تیاگی اور عقلمند مشکلات پیدا کرنے والے کام سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور آسانی سے ہونیوالے میں لگاؤ نہیں رکھتا۔ ۱۰

کاموں کو بالکل چھوڑ دینا کسی جاندار کے لئے ممکن نہیں ہے۔ لیکن جو کام کے معاوضہ کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہی تیاگی کہلاتا ہے۔ ۱۱

تیاگ نہ کرنے والے کے کرم کا پھل دوسرے اوقات تین قسم کا ہوتا ہے بُرا بھلا اور ملا جلا۔ جو تیاگی سنیاسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ اُسے کبھی نہیں ہوتا۔ ۱۲

ہے لمبے لمبے بازوؤں والے ارجن سبھی کاموں میں کامیابی کے حصول کے لئے سانکھ شاستر میں پانچ وجوہات دی گئی ہیں۔ وہ مجھ سے سُن۔ ۱۳

وہ پانچ یہ ہیں۔ قابلیت (ادھشٹھان) فاعل مختلف ذرائع۔ مختلف افعال اور پانچویں قسمت۔ ۱۴

جسم زبان اور من سے جو کوئی بھی کام انسان دھرم کے مطابق یا برخلاف کرتا ہے۔ اس میں یہ پانچ وجوہات ہوتی ہیں۔ ۱۵

ایسا ہونے پر بھی عقل سلیم نہ ہونے کی وجہ سے جو اپنے ہی کو فاعل مانتا ہے۔ بیوقوف کچھ نہیں سمجھتا ہے۔ ۱۶

جس میں غرور کے خیال نہیں ہیں۔ جس کی عقل آلودگی سے پاک ہے۔ وہ اس دنیا کو مارتے ہوئے بھی نہیں مارتا نہ بندھن میں پڑتا ہے۔ ۱۷

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

[illegible]

غلطی میں ڈالنے والا ہے۔ گیتا کے کئی شلوک فرضی آورش کے سہارے پر ہیں۔ اسکا ہو بہو نمونہ دنیا میں نہیں مل سکتا۔ اور کام چلانے کے لئے بھی جس طرح اقلیدس میں فرضی اشکال کی ضرورت ہے۔ اسی طرح دھرم کے کاموں کے لئے بھی ہے۔ اس لئے اس شلوک کے معنی اس طرح کئے جا سکتے ہیں۔ جس کی میں جاتی رہی اور جس کی عقل میں ذرا بھی میل نہیں ہے۔ وہ بھلے ہی ساری دُنیا کو مار ڈالے۔ ایسا کہہ سکتے ہیں۔ لیکن جس میں میں نہیں ہے۔ اُسے جسم ہی نہیں ہے۔ جسکی عقل بالکل پاکیزہ ہے۔ وہ ترکال درشی ہے۔ ایسا شخص تو صرف ایک بھگوان ہے۔ وہ کرتے ہوئے بھی نہ کرنیوالا ہے۔ مارتے ہوئے بھی ایذا دہندہ نہیں ہے۔ اس لئے انسانوں کے سامنے تو ایک نہ مارنے کا اور علم تقلید بزرگان کا ہی راستہ ہے؛

کرم کی ترغیب میں تین باتیں موجود ہیں۔ علم جاننے والا اُت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور جاننے والا کرم کے حصّے تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اندریاں
فعل اور فاعل ۔ ۱۸

نوٹ :۔ اس میں خیال اور عمل کی یگانگت ہے۔ پہلے انسان
کرنے لائق کرم (جاننے لائق) اس کا طریقہ (علم) جاننا
ہے۔ جاننے والا بنتا ہے۔ اس کرم کی ترغیب کے بعد
وہ اندریوں (ذریعہ) کے ذریعے کرم کا کرنے والا
بنتا ہے۔ یہ کرم سنگرہ ہے ॥

گیان کرم اور کرنے والا صفات کی تقسیم کے مطابق تین
قسم کے ہیں۔ شمار صفات میں اُن کا جیسا بیان کیا جاتا
ہے۔ ویسا سُن ۔ ۱۹

جس کے ذریعے انسان جملہ عناصر میں ایک ہی لافانی
خیال اور اختلاف میں اتحاد کو دیکھتا ہے۔ اُسے سچا گیان
سمجھ ۔ ۲۰

مختلف (دیکھنے میں) ہونے کی وجہ سے سب عناصر میں
جس کے ذریعے انسان الگ الگ مختلف خیالات کو دیکھتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس گیان کو راجسی جان ۔ ۲۱

جو پھنساؤ میں نہیں آتا اور غرور سے خالی ہے جس
میں مضبوطی اور جرأت ہے ۔ جو کامیابی اور ناکامیابی میں
خوش اور رنجیدہ نہیں ہوتا ۔ وہ نیک ساتوک دفاعل، کہلاتا
ہے ۔ ۲۶

جو پھنسا ہؤا ہے ۔ معاوضہ کی خواہش رکھتا ہے ۔
لالچی ہے ۔ دوسروں کو ایذا پہنچانے والا ہے ۔ دل کا میلا ہے
رنج و راحت میں مبتلا ہے ۔ وہ راجسی فاعل کہلاتا ہے ۔ ۲۷

جو غیر مستقل ۔ ناتراشیدہ ۔ فضول ۔ ضدی ۔ سست
پیچ ۔ رنجیدہ خاطر اور سست الوجود ہے ۔ وہ تامسی فاعل ہے ۔ ۲۸
ہے ارجن عقل اور استقلال کی صفت کیمطابق مکمل
اور الگ تین صفتیں بتلاتا ہوں ۔ وہ سُن ۔ ۲۹

جھکاؤ ۔ بچاؤ ۔ فعل ۔ عدم فعل ۔ خوف ۔ بیخوفی پھنساؤ ۔
اور نجات کا فرق جو عقل جانتی ہے ۔ وہ ساتوک عقل ہے ۔ ۳۰
سبب
جو عقل دھرم ادھرم اور کام اکام کی تمیز نا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

طور پر کرتی ہے - وہ عقل اے پارتھ راجسی ہے - ۳۱
ہے پارتھ - جو عقل تاریکی سے گھری ہوئی ہے! دھرم کو
دھرم مانتی ہے - اور سب باتیں الٹی ہی دیکھتی ہے وہ تامسی ہے ۳۲
جس ایک نشٹھا (صرف ایک ہی قائم) دھیرج سے انسان
من - سانس اور اندریوں کے کاموں کو یکساں طور پر کرتا ہے
اس دھیرج کو ہے - پارتھ ساتوک دھیرج سمجھ - ۳۳
ہے پارتھ - جس دھیرج سے انسان معاوضہ کا خواہشمند
ہو کر دھرم - کام اور ارتھ لگاؤ کے ساتھ کرتا ہے - وہ
دھیرج راجسی ہے - ۳۴

جس دھیرج سے کم فہم انسان نیند - خوف - ناامیدی
رنج اور نشہ چھوڑ نہیں سکتا وہ ہے پارتھ تامسی دھیرج ہے - ۳۵
ہے پارتھ - اب تین قسم کے سکھ کا بیان مجھ سے سن -
جس کی مشق سے انسان خوش رہتا ہے - جس سے رنج کا
خاتمہ ہوتا ہے - جو شروع میں زہر کی طرح لگتا ہے اور آخر
میں امرت کی طرح ہوتا ہے - جو آتم گیان کی خوشی سے حاصل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوتا ہے وہ ساتوک سکھ کہلاتا ہے۔ ۳۶-۳۷

وشئے اور اندریوں کی میل سے جو شروع میں امرت کی
طرح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن آخر میں زہر کی طرح ہوتا ہے۔ وہ
سکھ راجسی کہا گیا ہے۔ ۳۸

جو شروع اور آخیر میں بیہوشی کرنے والا ہے اور نیند
سستی اور وہم سے پیدا ہوا ہے۔ وہ تامسی سکھ ہے ۳۹

زمین پر یا دیوتاؤں کے پاس سورگ میں بھی کوئی
چیز ایسی نہیں جو قدرت سے پیدا ہوئے ان تین گنوں
سے آزاد ہو۔ ۴۰

ہے دشمنوں کو ستانے والے ارجن۔ برہمن کھشتری
ویشیہ اور شودر کے کرموں کی بھی بہ بنیاد عادات سے پیدا شدہ
صفات کی وجہ سے تقسیم ہو گئی۔ ۴۱

شانتی۔ خود ضبطی۔ تپ۔ صفائی۔ کھشما۔ سادگی گیان
احساس۔ ایشور پر وشواش یہ برہمن کے قدرتی کرم ہیں۔ ۴۲

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بہادری رعب اور استقلال چالاکی لڑائی میں پیٹھ

نہ دکھانا۔ داں۔ حکومت یہ کھشتری کے قدرتی کرم ہیں ۴۳
کھیتی گئوؤں کی پرورش۔ تجارت یہ ویش کی قدرتی
کرم ہیں۔ اور شودر کا قدرتی کام خدمت ہے۔ ۴۴
اپنے اپنے کام میں لگا رہ کر انسان نجات حاصل کرتا ہے
اپنے کرم میں لگا ہوا انسان کس طرح نجات حاصل کرتا ہے
اُسے سُن۔ ۴۵

جس کے ذریعے جانداروں کو کام میں لگنے کی خواہش
ہوتی ہے اور جس کے ذریعے سب کچھ ہو رہا ہے۔ جو انسان
اپنے افعال سے اس کی یاد کرتا ہے۔ وہ نجات حاصل کرتا ہے ۴۶

دُوسرے کا دھرم اچھا ہونے پر اسکی نسبت اپنا
دہرم چاہے وہ صفات سے خالی ہے۔ اچھا ہے۔ قدرت کے
مطابق کرم کرنے والے انسان کو پاپ نہیں لگتا۔ ۴۷

نوٹ:۔ اپنا دہرم اس کا مطلب ہے اپنا فرض۔ گیتا کی
تعلیم کا مرکز کرموں کے پھل کا تیاگ ہے اور اپنے
فرض کی نسبت زیادہ اچھا کام ڈھونڈنے کی پھل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تیاگ کی جگہ نہیں رہتی۔ اس لئے اپنے دھرم کو اعلیٰ بتلایا گیا ہے۔ سب دھرموں کا پھل اُن کے پالن میں آجاتا ہے۔ ہے کنتی کے پتر۔ قدرت سے حاصل شدہ کام چاہے اس میں نقائص ہوں پھر بھی نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ جس طرح آگ کے ساتھ دھواں ہے۔ اُسی طرح سب کاموں کے ساتھ نقائص موجود ہیں۔ ۴۸

جس نے سب جگہ سے لگاؤ کو ہٹا لیا ہے۔ جس نے خواہشات کو چھوڑ دیا ہے۔ جس نے من کو جیت لیا ہے وہ سنیاس کے ذریعے نشکام کرم کی شکل میں سب سے بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ ۴۹

ہے کنتی کے پتر۔ کامیابی ہونے پر انسان برہم کو کس طرح حاصل کرتا ہے۔ اُسے مجھ سے اختصار کے طور پر سُن۔ گیان کی آخری حد وہی ہے۔ ۵۰

جس کی عقل پاکیزہ ہو گئی ہے۔ ایسا یوگی استقلال کے ساتھ اپنے کو قابو میں کر کے شبد وغیرہ ترغیبات کو چھوڑ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو نفرت اور محبت کا خیال دُور کر کے علیحدگی اختیار کرنے
کھانے مقدار تھوڑی رکھ کر زبان جسم اور من کو قابو میں
رکھ کر دھیان یوگ میں ہمیشہ لگا رہ کر۔ ویراگ کا سہارا
لئے ہوئے گھمنڈ۔ طاقت کا خیال چھوڑ کر حالت خود فراموشی
حاصل کر کے شانتی کے ساتھ برہم بھاؤ کو پانے لائق ہوتا ہے
۵۱-۵۲-۵۳

برہم بھاؤ کو پائے ہوئے خوش دل انسان نہ تو رنجیدہ
خاطر ہوتا ہے- اور نہ کچھ چاہتا ہے۔ سب جانداروں میں
ایک ہی نظر رکھ کر میری پرم بھگتی کو پاتا ہے۔ ۵۴
میں کیسا اور کون ہوں- اسے بھگتی کے ذریعے وہ ٹھیک
ٹھیک جانتا ہے۔ اور اس طرح وہ مجھے ٹھیک ٹھیک جان
کر مجھ میں داخل ہوتا ہے۔ ۵۵

میرا سہارا لینے والا سدا سب کرم کرتا ہوا بھی میری
مہربانی سے سدا رہنے والا اور فنا نہ ہونے درجہ کو پاتا ہے۔ ۵۶
من سے سب کرموں کو میری نذر کر کے مجھ میں محو ہو کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تمیز اور عقل کا سہارا لیکر لگاتار مجھ میں دل لگا۔ ۵۷

مجھ میں دل لگانے پر مشکلات کے سب پہاڑ میری مہربانی سے پار کر جاوے گا۔ لیکن اگر غرور کے بس ہو کر میری نہ سنے گا تو فنا ہو جاوے گا۔ ۵۸

غرور کے بس میں ہو کر "میں لڑائی نہیں کرونگا" ایسا تو مانتا ہو تو یہ تیرا خیال جھوٹا ہے۔ تیری فطرت ہی تجھے زبردستی اس طرف گھسیٹ کرلے جاوے گی۔ ۵۹

ہے کنتی کے پتر۔ فطرت سے پیدا شدہ اپنے کرم سے مجبور ہونے کی وجہ سے تو جو دھوکے میں پڑ کر نہیں کرنا چاہتا وہ مجبوراً کرے گا۔ ۶۰

ہے ارجن۔ ایشور سب جانداروں کے دل میں رہتا ہے۔ اور اپنی مایا کی طاقت سے چاک پر چڑھے ہوئے گھڑے کی طرح چکر چکر گھماتا ہے۔ ۶۱

ہے بھارت۔ تو سب طرح سے اس کی شرن لے۔ اسکی مہربانی سے نہایت پرسکون درجہ نجات کو حاصل کریگا۔ ۶۲

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس طرح خفیہ سے خفیہ گیان میں نے تجھے بتلایا ہے
اس سب پر اچھی طرح غور کرکے جو تجھے اچھا لگے وہ کر۔ ۶۳
اور سب سے پوشیدہ ایسی میری بات سن تو مجھے بہت
پیارا ہے۔ اس لئے میں تجھے تیرے بھلے کی بات کہونگا۔ ۶۴
مجھ سے لگن لگا۔ میرا بھگت بن۔ میرے لئے یگیہ کر
مجھے پرنام کر تو مجھے ہی حاصل کرے گا۔ یہ میرا سچا عہد ہے
تو مجھے پیارا ہے۔ ۶۵

سب دھرموں کو چھوڑ کر ایک میری ہی شرن لے
میں تجھے سب پاپوں سے چھڑاؤں گا۔ افسوس مت کر۔ ۶۶
جو تپسوی نہیں ہے۔ جو بھگت نہیں ہے۔ جو
چاہتا ہے۔ اور جو مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ اُسے یہ گیان تو کبھی نہ کہنا ۶۷
لیکن یہ نہایت پوشیدہ گیان جو میرے بھگتوں کو دیگا۔ وہ میری
پرم بھگتی کرنیکی وجہ سے بلاشک شبہ مجھے ہی حاصل کریگا۔ ۶۸
اس سے بڑھکر انسانوں میں میرا کوئی زیادہ پیارا خادم نہیں ہے
اور اس زمین پر اسکی نسبت مجھے کوئی زیادہ پیارا ہونیوالا بھی نہیں ہے ۶۹

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہماری اس دہرم کی بات کا جو مطالعہ کریگا وہ مجھے
گیان یگیہ کے ذریعے یاد کرے گا۔ ایسا میرا امرت ہے۔ ۷۰
اور جو انسان نفرت سے خالی ہو کر یقین کے ساتھ صرف سُنے گا
وہ بھی نجات حاصل کرنے جہاں نیک لوگ بستے ہیں اس سے
بھلے لوک کو حاصل کرے گا۔ ۷۱

نوٹ۔ اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ جس نے اس گیان کو محسوس
کیا ہے وہی اسے دوسرے کو دے سکتا ہے ٹھیک ٹھیک ل
کر یا یعنی سنا جانے والوں کے لئے یہ دونوں شلوک نہیں ہیں
ہے پارتھ۔ یہ تو نے یکدل ہو کر سنا۔ ہے ارجن اس ناواقفی
کی وجہ سے جو تجھے وہم ہوا تھا کیا وہ جاتا رہا ہے۔ ۷۲

ارجن نے کہا۔ ہے لافانی آپکی مہربانی سے میرا وہم
دُور ہو گیا ہے۔ مجھے ہوش آ گئی ہے شکوک رفع ہو گئی ہیں اسلئے
میں ٹھیک حالت میں آگیا ہوں۔ آپ کا کہا ہوا کرونگا۔ ۷۳

سنجے نے کہا۔ اس طرح واسودیو اور مہاتما ارجن کی یہ
بات چیت جو نہایت عجیب اور رونگٹے کھڑے کرنیوالی تھی میں نے سنی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ویاس جی کی مہربانی سے یوگیشور کرشن کی زبان مبارک سے
نکلا ہوا یہ پوشیدہ اور نہایت اعلےٰ یوگ سُنا - ۷۵
ہے راجن کیشو کرشن ، اور ارجن کی اس عجیب اور پاکیزہ
بات چیت کو یاد کرکے میں بار بار خوش ہوتا ہوں - ۷۶
ہے راجن - ہری کے اس انوکھے روپ کو یاد کرکے میں بہت
حیران ہوتا ہوں اور بار بار خوش رہتا ہوں - ۷۷
جہاں یوگیشور کرشن ہے جہاں تیر انداز ارجن ہے - وہاں شری ہے
فتح ہے دھن دولت ہے اور اعلےٰ مضبوط اخلاق ہے ایسا میرا کہنا ہے ۷۸
نوٹ :- یوگیشور کرشن سے مطلب ہے محسوس شدہ گیان اور تیر انداز
ارجن سے مراد ہے - اسکی تقلید میں کیئے جانیوالا فعل ہے - ان دونوں
کا اتفاق جہاں ہے - وہ سچے کے کہے ہوئے کے سوا دوسرا کیا نتیجہ
ہو سکتا ہے ؛

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا
کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا سنیاس
یوگ نام کا اٹھارھواں ادھیائے ختم ہوا ؛ اوم شانتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri